تیسیر المبتدی

مع

حاشیہ مفیدہ

جس کو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ
کے حکم سے
جناب مولوی عبداللہ صاحب گنگوہیؒ نے تالیف فرمایا

محشّی
مفتی محمد ذیشان قاسمی
(فاضل دارالعلوم دیوبند)

ناشر
مکتبہ ذکی سکندر آباد، بلند شہر (یوپی)

نام کتاب : تیسیر المبتدی مع حاشیہ مفیدہ

مصنف : جناب مولوی عبداللہ صاحب گنگوہیؒ

محشّی : مفتی محمد ذیشان قاسمی سکندر آبادی

حسب ایماء : حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ العالی
استاذ حدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

کمپیوٹر کتابت : محمد شوکت علی قاسمی

قیمت : پینتیس روپے (Rs.35/=)

ناشر : مکتبہ ذکی سکندر آباد، بلند شہر (یوپی)

(فون نمبر: 9319242561، 7536031414)

ملنے کے پتے

محمد ذکی زری ہاؤس، نزد کینٹ والی مسجد سکندر آباد، بلند شہر (یوپی)

دارالکتاب دیوبند — ادارہ فیصل دیوبند — نعیمیہ دیوبند

جامعہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم چورو (راجستھان)

فہرست مضامین

فہرست مضامین

دعائیہ کلمات

حضرت الاستاذ حضرت مولانا قاری شفیق الرحمٰن صاحب بلند شہری

استاذ تجوید وقرأت دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر المبتدی حضرت مولانا عبد اللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت عمدہ کتاب ہے، جو حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نوّر اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ کے حکم سے تالیف کی گئی ہے، جو فارسی پڑھنے والوں کے لیے سنگِ میل ثابت ہوئی اس کی افادیت اہل علم کے نزدیک مسلم ہے، اس کو مزید مفید بنانے کے لیے محترم مولانا مفتی ذیشان صاحب قاسمی سکندرآبادی نے نہایت عمدہ حاشیہ تحریر کیا ہے، بندہ کو بہت پسند آیا، اللہ تعالی اس کو طالبان علوم کے لیے مفید بنائے اور مقبول عام فرمائے، آمین! بندہ دل سے دعا کرتا ہے۔

شفیق الرحمٰن بلند شہری
مدرس دار العلوم دیوبند
۵شوال ۱۴۳۸ھ بروز جمعہ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی استاذ حدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

اہل علم واقف ہیں کہ درس نظامی میں قواعد کی ابتدائی کتب فارسی زبان میں ہیں جن میں نحو وصرف کے اصول وقواعد مختصر اور جامع انداز میں تحریر کیے گئے ہیں، جو ابتدائی طلبہ کے ذہنوں میں جلدی ازبر ہو جاتے ہیں اور استعداد سازی میں معین ومددگار ہوتے ہیں، اور ان کتب کے فارسی زبان میں ہونے کے باعث فارسی زبان کا سیکھنا لازمی ہے، نیز فارسی کی تعلیم سے اردو زبان میں بھی ایک چاشنی پیدا ہو جاتی ہے، فارسی کے ابتدائی قواعد سیکھنے، سکھانے کے لیے مختلف کتابیں رائج ہیں۔

جن میں سے ہمارے اکابر نے ''تیسیر المبتدی'' مؤلفہ جناب مولانا عبداللہ صاحب گنگوہیؒ -کو بنیادی حیثیت دی ہے، یہ کتاب فارسی کے مصادر، اصول اور قواعد کے لحاظ سے دریا بکوزہ کا مصداق ہے؛ بلکہ یہ خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے، اس کو پڑھ کر اور سمجھ کر بچہ فارسی زبان میں بہت جلد آگے بڑھنے لگتا ہے، اور فارسی میں پختگی حاصل ہو جاتی ہے، اب تک یہ معرّٰی چھپتی رہی، اب یہ حاشیہ کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے، اس کے محشّی دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل مفتی محمد ذیشان قاسمی سلمہ ہیں، موصوف نے بڑی محنت سے اس کا حاشیہ ترتیب دیا ہے، یہ ان کی ابتدائی کاوش ہے، امید ہے کہ اہل علم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کے افادہ کو عام وتام فرمائے اور آگے مزید اس طرح کی علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے! آمین ثم آمین۔

عبدالخالق خادم دارالعلوم دیوبند

۶/۱۰/۳۸ھ

تقریظ: حضرت مولانا محمد احمد صاحب بانی ومہتمم مدرسہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ ضلع بلندشہر یوپی ومؤلفِ کتاب رحیما وقندنامہ

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولانا مولوی محمد ذیشان قاسمی سلمہ ساکن سکندرآباد ضلع بلندشہر، باصلاحیت صالح نوجوان ہیں، فارغ التحصیل ہوکر دعوت وتبلیغ میں ایک سال لگارہے ہیں، انہوں نے تیسیر المبتدی پر بہت عمدہ کام کیا ہے، احقر نے جابجا مقامات سے اسے دیکھا اور بعض مشوروں سے بھی رہبری کی، جوانہوں نے خوش دلی سے منظور کیے۔ یہ کتاب حاشیۂ تیسیری المبتدی سب کے لیے مفید ثابت ہوگی خاص طور سے مدرسین حضرات اس سے فائدہ پائیں گے اور نفع اٹھائیں گے، ان کی جانفشانی اور مطالعہ میں بالغ نظری سے اندازہ ہوا کہ تالیف اور تدریس کا ذوق رکھتے ہیں۔

خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ

اسی طرح استفادہ اور افادہ فقط والسلام محمد احمد غفرلہ بھینسانوی مظفرنگری

خادم مدرسہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ ضلع بلندشہر

۲۸ / ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ

تقریظ: حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب صدر المدرسین دار العلوم چورو (راجستھان)

الحمد لاهله و الصلاة علی اهلها، اما بعد:

فارسی میں قواعد کے اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھنے والی کتاب تیسیر المبتدی جس کو حضرت مولانا عبداللہ صاحب گنگوہیؒ نے بحکم حکیم الامت حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ تالیف فرمایا تھا، اب تک تیسیر المبتدی تحقیقی حاشیہ سے بالکل معریٰ شائع ہورہی تھی، مصادر وغیرہ کی حرکات وسکنات پڑھنے میں ایک طرح سے دشواری سی پیش آرہی تھی، اس جانب توجہ فرماتے ہوئے رفیق محترم مفتی محمد ذیشان صاحب قاسمی سکندرآبادی استاذ عربی وفارسی دار العلوم چورو راجستھان نے ایک مفید حاشیہ کا اضافہ کیا ہے، جس سے مصادر کی صحیح حرکات وسکنات اور معروف ومجہول کی شناخت بآسانی حاصل ہوجائے گی، احقر نے بھی کتاب کے اکثر حصہ کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے، کتاب کا حاشیہ تشفی بخش تحقیقی ہے، جو بندہ کو بہت پسند آیا، امید ہیکہ اس کتاب سے اچھے نتائج برآمد ہوں گے، اور طلبہ واساتذہ ہرایک کے لئے یکساں مفید ثابت ہوگی، بندہ بارگاہِ ایزدی میں دعاء کرتا ہے، کہ باری تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازے اور مزید علمی وعملی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

محمد ارشاد قاسمی خادم دار العلوم چورو (راجستھان)

۲۲ / صفر المظفر ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ محشّی

حمد وصلوۃ کے بعد عرض ہے کہ اکابر کے علوم سے استفادہ کے لیے عربی صرف ونحو کی کتابیں سمجھنے کے لیے اور اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لیے، فارسی کی معرفت ضروری ہے مگر دن بدن فارسی سے بے اعتنائی اور بے توجہی بڑھتی جارہی ہے، فارسی کا نصاب بہت مختصر کردیا گیا ہے اور قواعد کی کتابوں میں عموماً تیسیر المبتدی ہی پر اکتفا کرلیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تیسیر المبتدی جیسی مایہ ناز کتاب فارسی قواعد میں ابتدائی طلبہ کے لیے انتہائی مفید اور سہل ہے؛ لیکن جب بتوفیقِ ایزدی تیسیر المبتدی، گلستاں، بوستاں وغیرہ پڑھانے کا اتفاق ہوا، تو بندۂ ناچیز نے قواعد میں لکھی ہوئی متعدد کتابوں مثلاً: مفتاح القواعد، آسان فارسی قواعد، مصدر فیوض، چہل سبق وغیرہ کا مطالعہ کیا، تو احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ تیسیر المبتدی پر ایک ایسے مفید حاشیہ کا اضافہ کردیا جائے جو گلستاں، بوستاں وغیرہ کی مغلق اور پیچیدہ عبارات کو حل کردے، نیز مصادر کی صحیح حرکات وسکنات اور معروف ومجہول کی شناخت پر بھی مطلع کردے۔

حاشیہ کے اندر کچھ باتیں تو ایسی ہیں جن کا طلبہ کو یاد کرانا مفید ہے اور کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جن کا سمجھانا مفید ہے، نیز کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو فن سے تعلق رکھتی ہیں اور شائقینِ فن و معلمین کے لیے نہایت کارآمد ومفید ثابت ہوں گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

حضرات اساتذۂ کرام سے التماس ہے کہ جن باتوں کو طلبہ کو یاد کرانا مفید سمجھیں، تو ان کو یاد کرادیں اور جن باتوں کو سمجھانا مفید سمجھیں، ان کو سمجھادیں !

چوں کہ بندہ ایک انسان ہے اور انسان سے غلطی ہوجانا کوئی بعید نہیں؛ بلکہ یہ تو اس کی فطرت میں داخل ہے، اس لیے حاشیہ میں غلطیاں ہوسکتی ہیں۔

حضرات اساتذۂ کرام وناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے، تو بندے کو مطلع کردیں؛ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس حاشیہ کو بھی متن کی طرح قبول عام عطا فرمائے اور بندہ کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے! (آمین یارب العالمین)۔

محمد ذیشان سکندرآبادی (بلندشہری)

﴿تذکرہ﴾

مصنفِ کتاب حضرت مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی نوراللہ مرقدہ

زیرِ نظر کتاب تیسیر المبتدی جس کو حضرت مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی نوراللہ مرقدہ نے حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے حکم سے تالیف فرمایا۔

وجہ تالیف یہ ہوئی کہ حضرت تھانویؒ حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مولانا یحییٰ صاحبؒ سے فرمایا کہ مجھے اپنے بچہ کی تعلیم کے لیے کسی ذی استعداد طالب علم کی ضرورت ہے، اگر آپ کے پاس کوئی ایسا طالب علم ہو تو مجھے دے دیا جائے، تو مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ نے مولانا عبداللہ صاحب کو دے دیا کہ انشاء اللہ یہ آپ کی مرضی کے مطابق تعلیم دے گا مجھے اس پر اطمینان ہے، چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ مولانا عبداللہ کو تھانہ بھون لے آئے۔

مولانا عبداللہ صاحب کو ابتدائی تعلیم صرف ونحو، ادب میں کامل مہارت تھی، تیسیر المبتدی مولانا شبیر علی صاحب تھانوی برادرزادۂ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے واسطے لکھی تھی اور روزانہ جو سبق لکھ کر لاتے تھے پہلے حضرت حکیم الامتؒ کو دکھلاتے تھے اس طرح یہ کتاب مکمل ہو کر طبع ہوگئی اور بہت مقبول ہوئی۔

حضرت الحاج مولانا شبیر علی صاحب تھانویؒ اپنے استاذ محترم مولانا عبداللہ صاحب کا طرز تعلیم لکھتے ہیں کہ جس طرح میرے استاذ محترم کے استاذ الاساتذہ (مولانا یحییٰ صاحبؒ) نے عمر بھر کسی کو پڑھایا نہیں؛ بلکہ گھول کر پلایا ہے، تو شاگرد رشید کیوں ایسے نہ ہوتے، چنانچہ جب میں استاذ محترمؒ کے سپرد کیا گیا تو مجھے کچھ اردو پلائی اور پھر فارسی شروع کرادی اس زمانہ میں آمدنامہ وغیرہ سے فارسی شروع کرائی جاتی تھی مگر استاذ محترمؒ کو تو گھول کر پلانا تھا؛ لہٰذا میری تعلیم کے لیے ایک مستقل کتاب تصنیف فرمانا شروع کی جس کا نام تیسیر المبتدی ہے۔

غرضیکہ یہ گھول کر پلانے کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ میری عمر چودہ سال کی تھی تو ہدایہ، مشکوۃ وغیرہ مجھے سب گھول کر پلا چکے تھے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی نوراللہ مرقدہ حضرت مولانا یحییٰ صاحبؒ کے اخص الخاص شاگردوں میں تھے جنہوں نے از اول تا آخر سب کچھ مولانا یحییٰ صاحبؒ سے پڑھا استاذ کو شاگرد پر اور شاگرد کو استاذ پر فخر تھا اور حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا الحاج خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کے بڑے اجل خلفاء میں سے تھے۔

مولانا عبداللہ صاحب کی ولادت کی صحیح خبر معلوم نہیں غالباً ۱۲۹۸ھ ہے۔

مولانا عبداللہ صاحب کے والد نے ان کو اسکول میں داخل کیا تھا، اسکول میں پڑھا کرتے تھے اور اپنے محلّہ کی مسجد میں (جس کا حجرہ مولوی محمد یحییٰ صاحبؒ نے اپنے قیام کے لیے لے رکھا تھا) بہت پابندی سے پانچوں وقت کی نماز مسجد میں پڑھتے تھے ان کی یہ ادا مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ کو بہت پسند آئی اور ان کو عربی پڑھنے کی ترغیب دی کہ چھٹی کے اوقات میں تھوڑی تھوڑی عربی بھی پڑھ لیا کرو۔ انگریزی کے ساتھ ساتھ مولوی بھی ہو جاؤ گے کچھ دنوں تک اسکول کے ساتھ ساتھ عربی پڑھتے رہے۔ غبی زیادہ تھے میزان شروع کر دی۔ ایک دن مولانا نے دو گردان یاد کرنے کو کہہ دیا جن کو رٹتے رٹتے شام ہو گئی۔ مولانا نے فرمایا کہ خدا کے بندے کیا ظلم ہے کہ ایک گردان میں شام کر دی۔ کہنے لگے نہیں مولوی صاحب یہ تو دو تھیں دو تھیں اور یہ کہہ کر رونے لگے۔ غرض اس طرح بہلا پھسلا کر آگے چلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی چھوٹ گئی اور عربی کے ہو رہے، حق تعالی نے خوش نصیب بنایا تھا؛ لہذا اول عالم باعمل ہوئے پھر سالک مجاز۔ مولانا عبداللہ صاحبؒ نے تین سال میں تعلیم پوری کی تھی۔

حضرت مولانا الحاج ظفر احمد صاحب تھانوی شیخ الاسلام پاکستان اور الحاج مولانا شبیر احمد صاحب تھانوی ثم الپاکستانی برادرزادۂ حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ، یہ دونوں حضرات بھی حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ کے خاص شاگردوں میں ہیں مولانا شبیر احمد صاحب تھانوی ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ۸ / رمضان ۱۳۱۲ھ کی ہے جب میری عمر چھ سال کی تھی تو بڑے ابّا (حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ) اور بڑی امّاں نے میرے والدین مرحومین سے لیکر گویا مجھے متبنی بنایا اور مجھے لیکر تھانہ بھون واپس آئے اور بڑے ابا کو میری تعلیم کی فکر ہوئی تو مولانا محمد یحیٰ صاحب نے مولانا عبداللہ صاحب یعنی استاذ محترم کو دے دیا کہ انشاء اللہ یہ آپ کی مرضی کے مطابق تعلیم دے گا، مجھے اس پر اطمینان ہے۔ بڑے ابا استاذ محترم کو تھانہ بھون لے آئے اور خصوصیت ان کی اپنے استاذ الاساذہ کے نزدیک ذی استعداد اور قابل اطمینان ہونا تھا۔

بالآخر اہل کاندھلہ کے اصرار پر اور حضرت اقدس سہارنپوری قدس سرہ کے ارشاد پر کاندھلہ تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ عربیہ میں جو پہلے سے قائم تھا جس کو مولاناؒ کے قیام سے بہت زیادہ ترقی ہوئی اخیر تک تعلیم فرماتے رہے اور وہیں قصبہ میں ایک کرائے کے مکان میں مع اہل وعیال تشریف فرما رہے اور ۱۵ / رجب ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶ / مارچ ۱۹۲۱ء شب شنبہ میں کاندھلہ ہی میں انتقال ہوا اور قبرستان متصل عیدگاہ میں جس میں حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب نور اللہ مرقدہ وغیرہ اکابر علماء ومشائخِ خاندان مدفون ہیں تدفین عمل میں آئی (نوّر اللہ مرقدہ وبرّد مضجعہ)۔

(ازماخوذ: اکمال الشیم شرح اتمام النعم).

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم[۱]

حصہ[۲] اول، بابِ[۳] اول، درصرفِ[۴] (فارسی[۵])

رَبِّ یَسِّرْ وَلاتُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا فَتَّاحُ

۱ (بنامِ خدا کہ رحمٰن ورحیم است)۔ **بسم اللہ:** چوں کہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے سے کام میں برکت ہوتی ہے اور انجام کار وہ کام اتمام کو پہنچتا ہے؛ اس لیے مصنفین کتب اپنی کتابوں کی ابتدا بسم اللہ سے کرتے ہیں۔ بسم اللہ کے معنی: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ (حاشیہ مالا بدمنہ)۔

۲ اس کتاب کے دو حصے آتے تھے اور پڑھائے بھی جاتے تھے؛ لیکن چوں کہ دوسرے حصہ میں عربی سے متعلق باتیں تھیں اور ان کی جگہ میزان وغیرہ کتابیں آگئیں، تو اب حصۂ دوم نہ عام بازاروں میں ملتا ہے اور نہ ہی اس دوسرے حصہ کو پڑھا، پڑھایا جاتا ہے۔

۳ حصۂ اول کے اندر دو باب ہیں: پہلے باب میں علمِ صرف کا بیان ہے اور دوسرے باب میں علمِ نحو کا بیان ہے؛ کیوں کہ کسی بھی زبان کے جاننے کے لیے دو باتوں کا جاننا ضروری ہے، ایک الفاظ وکلمات کی بناوٹ دوسرے ان الفاظ وکلمات کے استعمال کرنے کا طریقہ اور علمِ صرف ونحو ان ہی دونوں باتوں پر مشتمل ہوتا ہے؛ اس لیے اس حصہ کے اندر ان دو بابوں کو ذکر کیا گیا ہے۔

۴ علمِ صرف:

وہ علم ہے جس میں الفاظ کی مختلف شکلیں بنانے اور ان میں تغیر کرنے کے طریقے بیان کیے جائیں۔

موضوع:

(وہ چیز کہ جس کے متعلق کسی علم میں بحث کی جائے)۔ اس علم کا موضوع کلمہ (مفرد) ہے۔

غرض وغایت:

(مقصد وانتہاء) اس علم کی یہ ہے کہ انسان مفردات کے لکھنے اور پڑھنے میں غلطی سے محفوظ رہے۔

۵ **فارسی:** وہ زبان جو ملکِ ایران میں بولی جاتی ہے۔

سوال: جب فارسی ملکِ ایران کی زبان ہے، تو ہندوستان کے مدارس اسلامیہ عربیہ میں کیوں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے؟

جواب: (۱) یہ ہے کہ فارسی الفاظ اردو زبان میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں، نیز فارسی جانے بغیر اردو کامل طور پر سمجھی نہیں جاسکتی۔

(۲) یہ ہے کہ عربی کے بعد سب سے بڑا علمی ذخیرہ فارسی میں ہے؛ اس لیے ہندوستان میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے؛ لیکن اب فارسی کے بجائے اردو میں زیادہ علمی ذخیرہ نظر آتا ہے۔

فائدہ: تقریباً دو سو سال پہلے فارسی ہندوستان کی سرکاری زبان رہ چکی ہے۔ فہمیدم از دیباچہ اول فرہنگ عامرہ۔

☆☆☆

اصطلاحات[1]: حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں۔ **متحرک**[2]: جس حرف پر حرکت ہو۔ضمہ پیش، فتحہ زبر، کسرہ زیر۔ **مضموم**: جس حرف پر پیش ہو[3]، **مفتوح**: جس حرف پر زبر ہو[4]، **مکسور**: جس حرف کے نیچے زیر ہو[5]۔

واؤ معروف: وہ واؤ جس سے پہلے ضمہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھا جاوے۔ جیسے: واؤ نور کا[6]۔

واؤ مجہول: وہ واؤ جس سے پہلے ضمہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھا جاوے۔ جیسے: واؤ کور کا[7]۔

یائے معروف: وہ یا جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھی جاوے۔ جیسے: (ی) نبی کی[8]۔

یائے مجہول: وہ یا جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھی جاوے۔ جیسے: یا بڑے کی[9]۔

کلمہ[10] کی اقسام

کلمہ معنی دار لفظ کو کہتے ہیں۔ کلمہ تین طرح[11] ہے: اسم[12]، فعل[13]، حرف[14]۔

اسم: جس کے معنی میں زمانہ نہ پایا جاوے اور اس کے معنی سمجھ میں آسکیں۔ جیسے: زید، عمر، بکر[15]۔

۱۔ کسی شئ کا کوئی نام تجویز کرنا نام رکھنے والے کی اصطلاح کہلاتا ہے۔ یہ نام مقرر کرنے والی اگر کوئی جماعت ہو، تو وہ اس جماعت کی اصطلاح کہلاوے گی، اس کتاب میں جو نام مقرر کیے گئے ہیں یہ فارسی والوں کی اصطلاحات کہلاتی ہیں اگر نام تجویز کرنے والا ایک شخص ہے، تو اس کی اصطلاح کہلاوے گی۔ جیسے: باپ بچے کا نام رکھے ''مبشر''، تو یہ مبشر نام رکھنا باپ کی اصطلاح کہلاوے گی۔

۲۔ متحرک: حرکت والا یعنی جس حرف پر حرکت (زبر، زیر، پیش) ہو، اس کو متحرک کہتے ہیں۔ ۳۔ جیسے: قرآن کا قاف مضموم ہے۔

۴۔ جیسے: قلم کا قاف مفتوح ہے۔ ۵۔ جیسے: قبلہ کا قاف مکسور ہے۔

۶۔ اور جیسے واؤ حور، طور، یعلمون وغیرہ کا۔ ۷۔ اور جیسے واؤ شور، مور، چکور وغیرہ کا۔ ۸۔ اور جیسے (ی) بڑی، کھڑی، پڑی وغیرہ کی۔

۹۔ اور جیسے (ے) بڑے، کھڑے، پڑے وغیرہ کی۔

۱۰۔ کلمہ: یعنی جو بولی انسان کے منہ سے نکلتی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: معنی دار، بلا معنی۔ معنی دار کو کلمہ اور موضوع بھی کہتے ہیں۔ جیسے: کتاب، قلم، کاپی وغیرہ اور بلا معنی کو مہملہ اور مہمل بھی کہتے ہیں۔ جیسے: وتاب، ولم، واپی وغیرہ کہ یہ سب کتاب، قلم، کاپی کے الٹے ہیں اور ان کے کوئی معنی بھی نہیں ہیں۔ ۱۱۔ طرح: قسم۔ ۱۲۔ اسم: نام۔ ۱۳۔ فعل: کام۔ ۱۴۔ حرف کے معنی کنارہ۔

۱۵۔ جیسے: زید، عمر، بکر۔ دیکھیے! ان اسماء کے بولتے وقت زید، عمر، بکر کے معنی یعنی ان کی ذات ایک دم سمجھ میں آجاتی ہے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

☆☆☆

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی میں زمانہ پایا جاوے اور اس کے معنی سمجھ میں آسکیں۔ جیسے[۱]: آیا، کھایا، سویا۔

حرف: وہ ہے کہ بغیر اور کلمہ کے ملائے اس کے معنی سمجھ میں نہ آسکیں۔ جیسے[۲]: میں، سے، کو۔

سوالات امتحانیہ جدید

کلمہ کس کو کہتے ہیں اور کلمے کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف کرو، اور مثال دو۔

اسم اور فعل میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر سمجھاؤ۔

---

۱ جیسے: آیا، کھایا، سویا۔ دیکھیے! ان افعال کے بولتے وقت ان کے معنی خود بخود سمجھ میں آجاتے ہیں اور ان میں زمانہ (ماضی) بھی پایا جارہا ہے۔

۲ جیسے: میں، سے، کو۔ دیکھیے! ان حرفوں کے بولتے وقت ان کے معنی خود بخود سمجھ میں نہیں آتے ہیں؛ بلکہ دوسرے کلمہ کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کے معنی میں زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اسم کی بناوٹ کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں: (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

اسم مصدر: وہ اسم ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور اس سے اسم و فعل نکلیں۔ جیسے: آوردن (لانا)، گفتن (کہنا) وغیرہ۔

اسم مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنایا گیا ہو۔ جیسے: گفتن سے گوئندہ (کہنے والا)، نوشتن سے نوشتہ (لکھا ہوا) یعنی اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ۔

اسم جامد: وہ اسم ہے جس سے نہ کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ خود کسی کلمہ سے نکلا ہو۔ جیسے: کتاب، قلم، کاپی وغیرہ۔

سوال: اسمائے مشتقہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: اسمائے مشتقہ سات ہیں اور وہ یہ ہیں اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ، اسمِ تفضیل، اسمِ حالیہ اور حاصل مصدر۔

نوٹ: اسمِ فاعل و اسمِ مفعول کی تعریف و تشریح ص/۳۹، اسمِ ظرف کی ص/۵۵ پر اور باقی اسمائے مشتقہ کی تعریف و تشریح ص/۶۸ پر آرہی ہے۔

☆☆☆
☆☆
☆

﴿زمانہ[1] تین ہیں: ماضی، حال، مستقبل﴾

ماضی: زمانہ گذراہوا[2]۔ **حال:** زمانہ موجودہ[3]۔ **مستقبل:** زمانہ آنے والا[4]۔ **واحد[5]:** ایک، **جمع[6]:** ایک سے زیادہ۔ **غائب:** جوموجود نہ ہو[7]، **حاضر:** جوسامنے موجود ہو[8]، **متکلم:** خود بولنے والا[9]۔

صیغہ[10]: لفظ[11] کو بولتے ہیں۔ صیغے چھ ہیں: واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

سوالات: ان فقرات میں یہ بتاؤ کہ کون لفظ اسم ہے اور کون حرف اور کون فعل۔

خالد گھر میں گیا، عمرو مسجد میں ہے، زید دہلی سے آیا ہے، بکر آیا تھا، میں لاہور جاؤں گا۔

فعل[12] کے اقسام

فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مضارع، حال، مستقبل، امر، نہی۔

فعل ماضی: جس کے معنی میں زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے۔ جیسے: لایا، گیا۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں

ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

(۱) ماضی مطلق: جس سے کیا ہوا کام معلوم ہو۔ جیسے[13]: آیا۔

---

۱ زمانہ: وقت کو بولتے ہیں۔ ۲ جیسے: کل گذشتہ۔ ۳ جیسے: ابھی، فی الحال۔ ۴ جیسے: کل آئندہ۔ ۵ واحد: ایک کو کہتے ہیں۔ جیسے: کتاب، دوات، کاپی وغیرہ۔ ۶ جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ جیسے: کتابیں، دواتیں، کاپیاں وغیرہ۔ ۷ جیسے: وہ۔ ۸ جیسے: تو، تم۔ ۹ جیسے: میں، ہم۔ ۱۰ صیغہ: فعل کی اس خاص شکل کو کہتے ہیں جو خاص معنی پر دلالت کرتی ہے۔

نوٹ: فارسی میں چھ صیغے ہوتے ہیں ان کی مفصل بحث ص ۲۷ پر آرہی ہے، یہاں صرف یاد کرادینا ہی کافی ہے۔

۱۱ لفظ: مشتق کو بولتے ہیں، چناں کہ در نسخہ رشیدیہ است۔ ۱۲ فعل: کام کو کہتے ہیں خواہ وہ کام ماضی سے متعلق ہو خواہ مستقبل و حال سے۔

۱۳ جیسے: آیا، کھایا، سویا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا صرف گذرے ہوئے زمانہ میں ہونا معلوم ہو رہا ہے، یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ یہ کام کتنے پہلے ہوا ہے؛ اس لیے اس کو ماضی مطلق کہتے ہیں۔

(۲) ماضی قریب: جس سے تھوڑی دیر کا کیا ہوا کام معلوم ہو۔ **جیسے**[۱]: آیا ہے۔
(۳) ماضی بعید: جس سے بہت مدّت کا کیا ہوا کام معلوم ہو۔ **جیسے**[۲]: آیا تھا۔
(۴) ماضی استمراری: جس سے کسی کام کی ہمیشگی اور تکرار زمانہ گذرے ہوئے میں دریافت ہو۔ **جیسے**[۳]: آتا تھا۔
(۵) ماضی احتمالی: جس سے کیے ہوئے کام میں شک دریافت ہو۔ **جیسے**[۴]: آیا ہوگا۔
(۶) ماضی تمنائی: جس سے گذرے ہوئے زمانہ کے کسی کام کی آرزو معلوم ہو۔ **جیسے**: کیا اچھا ہوتا کہ وہ آتا[۵]۔
(۷) مضارع: وہ فعل ہے جس کے معنی میں زمانہ موجودہ اور آئندہ دونوں پائے جاویں۔ **جیسے**[۶]: لاوے۔

---

۱ جیسے: آیا ہے، کھایا ہے، سویا ہے وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا قریب کے گذرے ہوئے زمانہ میں ہونا معلوم ہورہا ہے؛ اس لیے اس کو ماضی قریب کہتے ہیں۔ ۲ جیسے: آیا تھا، کھایا تھا، سویا تھا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا دور کے گذرے ہوئے زمانہ میں ہونا معلوم ہورہا ہے، اس لیے اس کو ماضی بعید کہتے ہیں۔ ۳ جیسے: آتا تھا، کھاتا تھا، سوتا تھا وغیرہ یعنی بار بار یہ کام ہوتا رہتا تھا۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا گذرے ہوئے زمانہ میں بار بار ہونا معلوم ہورہا ہے کہ یہ کام گذشتہ زمانہ میں ہمیشہ اور بار بار ہوتا رہتا تھا؛ اس لیے اس کو ماضی استمراری کہتے ہیں، نیز ماضی استمراری کا دوسرا نام ماضی ناتمام بھی ہے۔ ۴ جیسے: آیا ہوگا، کھایا ہوگا، سویا ہوگا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کیے ہوئے کام میں شک معلوم ہورہا ہے؛ کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ کام ہوا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نہ ہوا ہو دونوں احتمال موجود ہیں؛ اس لیے اس کو ماضی احتمالی کہتے ہیں، نیز ماضی احتمالی کا دوسرا نام ماضی شکی بھی ہے۔

۵ اور جیسے کیا اچھا ہوتا کہ خالد پڑھتا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں گذرے ہوئے زمانہ کے ایک کام کی آرزو اور تمنا معلوم ہورہی ہے؛ اس لیے اس کو ماضی تمنائی کہتے ہیں۔

۶ جیسے لاوے: مصنفؒ کی یہ مثال حال واستقبال دونوں کو جامع اور شامل ہے اور اس مثال میں دونوں کا سمجھنا چوں کہ باریکی پر مشتمل ہے؛ اس لیے مبتدئین طلبہ کو اس طرح یاد کرادی جاتی ہے۔ جیسے: لاتا ہے لائے گا، آتا ہے آئے گا، کھاتا ہے کھائے گا، سوتا ہے سوئے گا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا موجودہ اور آئندہ دونوں زمانوں میں کرنا یا ہونا معلوم ہورہا ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعلِ مضارع کہتے ہیں۔

فائدہ: چوں کہ اس مثال (لاتا ہے لائے گا لاوے) میں پہلے کلمہ ''لاتا ہے'' میں حال کے معنی اور دوسرے کلمہ ''لائے گا'' میں مستقبل کے معنی اور تیسرے کلمہ ''لاوے'' میں حال واستقبال دونوں کے معنی پائے جاتے ہیں؛ لہٰذا اگر حضراتِ اساتذۂ کرام تینوں کو یاد کرانا مفید سمجھیں، تو تینوں کو یاد کرادیں اور اگر دونوں (لاتا ہے لائے گا) کو یاد کرانا بہتر سمجھیں، تو صرف ان دونوں کو ہی یاد کرادیں۔

(۸) **حال:** وہ فعل ہے جس میں زمانہ موجودہ پایا جاوے۔ جیسے[1]: آتا ہے۔

(۹) **مستقبل:** وہ فعل ہے جس میں آنے والا زمانہ پایا جاوے۔ جیسے[2]: لاوے گا۔

(۱۰) **امر:** وہ فعل ہے جس میں کسی فعل کے ہونے یا کرنے کی طلب ہو۔ جیسے[3]: مار یا کھڑا ہو۔

(۱۱) **نہی:** وہ فعل ہے جس میں کسی فعل کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب ہو۔ جیسے[4]: مت مار، مت کھڑا ہو۔

سوالات: ان فقروں میں صیغے بتاؤ: زید کے بھائی آ گئے ہیں، عمرو کا بیٹا بیٹھا تھا، تم کب آئے، میں لکھتا تھا، تم نے غالبًا لکھ لیا ہوگا، اگر بکر پڑھتا تو اچھا تھا، ہم نے بکر سے کہا تم پڑھتے تو اچھا تھا، زید پڑھتا ہے، عمرو آج آوے گا، پڑھ، کھیل مت۔

صیغے بنانے کے قاعدے

چوں کہ مضارع[5] کے بنانے کا کوئی مقرر[6] قاعدہ نہیں؛ اس لیے ہر مصدر کے مضارع کا واحد غائب مع مصدر کے لکھا جاتا ہے۔

---

[1] جیسے: آتا ہے، کھاتا ہے، سوتا ہے وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا موجودہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ کام ابھی، فی الحال ہی ہو رہا ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعل حال کہتے ہیں۔

[2] جیسے لاوے گا، کھاوے گا، سووے گا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کا آئندہ زمانہ میں ہونا معلوم ہو رہا ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعل مستقبل کہتے ہیں۔

[3] جیسے مار، کھڑا ہو، پڑھ، لکھ، کھیل وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کے ہونے یا کرنے کی طلب اور حکم دیا جا رہا ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعل امر کہتے ہیں۔

[4] جیسے: مت مار، مت کھڑا ہو، مت پڑھ، مت لکھ، مت کھیل وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ایک کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب اور منع کیا جا رہا ہے! اس لیے اس فعل کو فعل نہی کہتے ہیں۔

سوال: بتاؤ ماضی کی چھ قسموں کو ملا کر فعل کی کل کتنی قسمیں ہوگئیں ؟

[5] مضارع کے بنانے کا تو کوئی مقرر قاعدہ نہیں؛ البتہ مضارع کی علامت یہ ہے کہ آخر میں دال ساکن اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے: آید، آزارد، آزماید وغیرہ۔

[6] مقرر قاعدہ نہیں: یعنی قاعدہ تو ہے مگر مقرر و متعین نہیں ہے؛ البتہ مضارع بنانے سے متعلق مختصر بحث ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مصدر ''دن یا تن'' کو گرا کر دال ساکن آخر میں زیادہ کردو اور دال سے پہلے والے حرف کو فتحہ (زبر) دے دو، تو مضارع بن جائے گا۔ جیسے: پروردن مصدر کے آخر سے علامتِ مصدر ''دن'' کو گرا کر علامتِ مضارع دال ساکن لگادی اور اس کے اول کو زبر دے دیا، تو مضارع پَرْوَرَدْ ہوگیا، نیز مضارع بننے کے لیے ضروری ہے کہ علامتِ مصدر ''دن یا تن'' سے پہلے گیارہ حروف جن کا مجموعہ (شرف آموزی سخن) کہلاتا ہے، ان میں سے کوئی حرف موجود ہو اور مضارع بناتے وقت ان حروف میں چار طرح الٹ پھیر ہوتا ہے:

(۱) کبھی کسی حرف کو ایک حرف یا دو حرفوں سے بدل دیتے ہیں، ایک حرف سے بدلنے کی مثال: شناختن کا مضارع شناسد ہے۔ اس طرح کہ علامتِ مضارع ''تن'' کو گرانے کے بعد خا کو سین سے بدلا اور علامتِ مضارع دال ساکن کو آخر میں لگادیا اور اس کے اول کو فتحہ دے دیا، تو شناسَد ہوگیا، اور دو حرفوں سے بدلنے کی مثال: نوشتن کا مضارع نَوِیسَدْ ہے۔ اس طرح کہ علامتِ مضارع ''تن'' کو گرا کر (شین) کو دو حرفوں (یا اور سین) سے بدلا اور آخر میں علامتِ مضارع دال لگادی، تو نَوِیسَدْ ہوگیا۔ **(۲)** کبھی کسی حرف کو گرا کر مضارع بنا دیتے ہیں۔ جیسے: کشیدن سے علامتِ مصدر ''دن'' الگ کرنے کے بعد کشی باقی رہا (ی) گرانے کے بعد علامتِ مضارع دال لگائی، تو کَشَدْ ہوگیا۔ **(۳)** کبھی کوئی حرف زیادہ کردیا جاتا ہے۔ جیسے: زدن سے علامتِ مصدر ''دن'' گرانے کے بعد صرف ''ز'' باقی رہا، اب ''ز'' کے بعد نون زیادہ کردیا اور علامتِ مضارع دال لگادی، تو زَنَدْ ہوگیا۔ **(۴)** کبھی ساکن حرف کو متحرک کر کے اس کے بعد علامتِ مضارع دال لگادی جاتی ہے۔ جیسے: کُشتن سے علامتِ مصدر ''تن'' الگ کرنے کے بعد کُش باقی رہا، شین جو ساکن تھا اس کو متحرک یعنی فتحہ دے کر آخر میں علامتِ مضارع دال ساکن لگادی، تو کُشَدْ ہوگیا۔ یہ مختصر بحث تھی، مزید تفصیل کے لیے مصدر فیوض، مفتاح القواعد وغیرہ دیکھی جاسکتی ہیں۔

تنبیہ: مضارع کی علامت کہ آخر میں دال ساکن اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو، اس بات کو طلباء کو اچھی طرح ذہن نشیں کرادیں۔

مصدر[۱]	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
الف			آزمودن	آزمانا	آزماید
آختن	تلوار کھینچنا	آخد آختد	آشفتن آشوفتن	فریفتہ ہونا	آشوبد
آرمیدن	آرام پانا	آرامد			
آزاریدن	ستانا	آزارد	آشوبیدن	برہم ہونا	آشوبد

۱ مصدر: وہ اسم ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور اس سے اسم وفعل نکلیں۔

نوٹ : فارسی میں مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' ہوتا ہے۔ جیسے: آمدن، افراختن اور اردو میں مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''نا'' ہوتا ہے۔ جیسے: آنا، بلند کرنا وغیرہ۔

فائدہ : جاننا چاہیے کہ ہر وہ فارسی لفظ جس کے آخر میں ''دن یا تن'' ہو مصدر نہیں ہوتا؛ بلکہ مصدر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس سے اسم وفعل بھی بنتے ہوں، چنانچہ گردن، اور آبستن بمعنی گابھن مصدر نہیں ہوں گے؛ اس لیے کہ ان سے افعال واسماء نہیں بنتے ہیں، اسی طرح اردو میں بھی سمجھنا چاہیے کہ ہر وہ لفظ کہ جس کے آخر میں ''نا'' ہوتا ہے وہ مصدر نہیں ہوتا۔ جیسے: مولانا، پرانا وغیرہ۔

ہدایت : تیسیر المبتدی پڑھانے کے دو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں:

(۱) پہلا طریقہ یہ ہے کہ تمام مصادر پڑھانے کے بعد ایک ایک قاعدہ پڑھا کر گردانوں کی مشق کرائی جائے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ مصادر مثلاً ایک دو تختی پڑھا کر ایک قاعدہ پڑھا دیا جائے اور اس پر تحریری وزبانی خوب مشق کرائی جائے، اسکے بعد مصادر بھی پڑھاتے رہیں اور ایک ایک قاعدہ پر خوب تحریری وزبانی مشق بھی کراتے رہیں۔

رائے محشّی : دررائے بندۂ ناچیز طریقۂ دوم برائے طلبائے تیسیر المبتدی بسیار مفید است۔

نوٹ: ذیل میں ان مصادر کی حرکات وسکنات اور واؤ معروف ومجہول ویائے معروف ومجہول کی تحقیق بحوالۂ لغات لکھی جاتی ہے، جن میں غلطی ہوجاتی ہے یا غلطی ہونے کا احتمال ہے یا کوئی اور خاص وجہ ہے؛ اس لیے حضراتِ اساتذۂ کرام سے مؤدّبانہ درخواست ہے کہ اگر کسی جگہ بندہ سے تحقیق میں غلطی ہوگئی ہو، تو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کرائی جاسکے۔

آختن: (آ، خْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳، ناشر اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی۔

آرمیدن: (آ، رْ، مِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۱۔

آزاریدن: (آ، زَا، رِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۱۔

آزمودن: (آ، زْ، مُوْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۱۔

آشوفتن، آشوبیدن: (بواوِ مجہول اند) بایں وجہ کہ مضارعِ آناں آشوبد بواوِ مجہول آیند، ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۲۲، ناشر فیصل انٹرنیشنل، دہلی۔

☆☆☆

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
آغازیدن آغشتن	ملانا، گوندھنا شروع کرنا	آغازد	آسودن آسائیدن	آرام پانا	آساید
افراختن افرازیدن	بلند کرنا	افرازد	آشامیدن	پینا	آشامد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	افتادن اوفتادن	گرنا، پڑنا اتفاق پڑنا	افتد اوفتد
افسردن	ٹھٹھرنا، بجھانا	افسرد	افروختن افروزیدن	روشن کرنا	افروزد
ارزیدن	بکنا، برابر ہونا	ارزد			
آروغیدن	ڈکارنا	آروغد	افزودن افزائیدن	زیادہ کرنا	افزاید
آزردن	آزردہ کرنا	آزارد			

آغشتن: (آغَشْتَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۔ و در غیاث اللغات: ص/۹، بفتحِ غین معجمہ آمیختن وتر کردن۔

افرازیدن: (اَفْ، رَا، زِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۳۔ **افسردن:** (اَفْ، سُرْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۴۔

ارزیدن: (اَرْ، زِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۴۷۔ **آروغیدن:** (بظاہر بواؤ مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

آزردن: (آزُرْدَنْ) یعنی بضمِ زا است وبفتحِ زا غلط است، ہمچناں در لغات کشوری: ص/۱۸

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی، و در فیروز اللغات: ص/۱۸۔

آسودن: (آ، سُوْ، دَنْ) از فرہنگ عامرہ: ص/۳۲۔ **آسائیدن:** (آ، سَا، ئِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۲۔

تنبیہ: جاننا چاہیے کہ جن حوالوں کے شروع میں لفظ ''از'' ہے وہ تو بعینہ عبارت ہے اور جن کے شروع میں لفظ ''ہمچناں'' ہے وہ بعینہ عبارت نہیں؛ بلکہ مشتقات وغیرہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

آشامیدن: (آ، شَا، مِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۲۔ **افتادن:** (اُفْ، تَا، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۳، و در غیاث اللغات: ص/۴۲، بالضم نہ بالفتح چنانکہ مشہور شدہ۔ **اوفتادن:** (اُوْ فْ، تَا، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۸۰۔

افروختن: (بظاہر بواؤ مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

افروزیدن: (بظاہر بواؤ مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

افزودن: (اَفْ، زُوْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۴۔ **افزائیدن:** (اَفْ، زَا، اِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۴۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
افشاندن	جھاڑنا، چھڑکنا	افشاند	اندودن، اندائیدن	لیپنا، ملمع کرنا	اندايد
افشردن	نچوڑنا	افشرد	انگاشتن انگاردن	جاننا	انگارد
آگندن	بھرنا	آگند			
آماسیدن	سوجنا	آماسد	آوردن	لانا	آورد
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد	آویختن	لٹکانا، لپٹنا	آویزد
آموختن	سیکھنا	آموزد	افگندن	پھینکنا، ڈالنا	افگند
آموزیدن	سکھانا		آلودن آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلاید
انباردن	پاٹنا	انبارد			
انباشتن	ڈھیر کرنا		آمدن	آنا	آید
انداختن اندازیدن	ڈالنا پھینکنا	اندازد	آمودن آمائیدن آمادن	بھرنا سوارنا	آماید

افشردن: (اَف، شُر، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۴۔ **آگندن:** (آ گن، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۔

آمرزیدن: (آ، مُر، زِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۔ **آموختن و آموزیدن:** (ایں ہر دو بظاہر بواوٴ مجہول اند) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

انباردن: (اَم، بار، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۴۳۔

انباشتن: (اَم، پَاش، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۴۷۔ **اندازیدن:** (اَن، دَا، زِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۷۔

اندودن: (اَن، دُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۶۷۔ **اندائیدن:** (اَن، دَا، اِی، دَن) از فرہنگ عامرہ: ص/۵۷۔

آوردن: (بضمِ واوٴ) ہمچناں درلغاتِ کشوری: ص/۴۹، ودرغیاث اللغات: ص/۱۰ بفتحِ واوٴ ضد بردن وبضم واوٴ نیز آمدہ، ودرفرہنگِ عامرہ: ص/۳۵، ومضارعِ او ''آرد'' نیز آمدہ است کہ امرش ''بیار'' آید۔ **آویختن:** (بیائے مجہول است) ہمچناں درفیروز اللغات: ص/۴۵۔

آلودن: (آ، لُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۔ **آلائیدن:** (آ، لا، اِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳

آمدن: (آ، مَدَن) از فرہنگ عامرہ: ص/۳۴، ودرغیاث اللغات: ص/۱۰ آمدن وآمدہ ہر دو بفتحِ میم ست وکسانیکہ آمدن را بروزن ساختن خوانند خطاست از جہانگیری وبرہان۔ ولیکن آمدن بروزن ساختن مشہور است وببین مزید تفصیل: ص/۲۷، ۲۸۔

آمودن: (آ، مُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۔ **آمائیدن:** (آ، مَا، اِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع
آمیختن آمیزیدن	ملنا، ملانا	آمیزد
انجامیدن	آخر ہونا	انجامد
اندوختن اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد
انگیختن انگیزیدن	اٹھانا بلند کرنا	انگیزد
آوریدن	حملہ کرنا	آورد، آوریند
آہیختن آہیزیدن	کھینچنا	آہیزد
ایستادن استادن	کھڑے ہونا ٹھہرنا	ایستد استد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
ب		
برکندن	اکھاڑنا	برکند
باریدن	برسنا، برسانا	بارد
بافتن بافیدن	بننا	بافد
برآمدن	حاصل ہونا، نکلنا، بلند ہونا	برآید
برکردن	روشن کرنا	برکند
برداشتن	اٹھانا	بردارد
برشتن	بھوننا	برید
بخشائیدن بخشودن	رحم کرنا بخشش کرنا	بخشاید
بستن	باندھنا	بندد
بوسیدن	چومنا، پرانا ہونا	بوسد

آمیختن: (بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۳۱۔ **آمیزیدن:** (بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۳۴۔

اندوختن: (بواوٴ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۳۴۔ **اندوزیدن:** (بفتحۂ اول و بواوٴ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۳۴۔

اندیشیدن: (اَن، دے، شی دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۷۶۔ **انگیختن:** (بفتحۂ اول و بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۳۴۔

انگیزیدن: (بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۴۰۔ **آوریدن:** (بظاہر بضمِ واوٴ است) و بفتح واوٴ نیز آمدہ چنانکہ در فرہنگِ

عامرہ: ص/۳۵ و ہمچناں در غیاث اللغات: ص/۱۰۔ **آہیختن:** (بظاہر بیائے مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف و لغات۔

آہیزیدن: (آ، ہے، زِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۶۔ **ایستادن:** (اِیس، تا، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۸۲۔

برکندن: (بَر، کَن، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۶۔ **بافیدن:** (با، فِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۸۷۔

برآمدن: (بَر، آ، مَدَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۴۔ ولیکن مشہور بسکون میم است و تفصیل ایں مصدر ہمچوں مصدرِ آمدن است۔ آنجا ببیں۔

برشتن: (بِرِش تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۵۔ **بخشائیدن:** (بَخ، شا، اِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۰۔ **بخشودن:** (بَخ، شُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۱۔ **بستن:** (بَس، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۹۸۔ **بوسیدن:** (بواوٴ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۲۳۵۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
بیختن بیزیدن	چھاننا	بیزد	بوئیدن	مہکنا، بودینا سونگھنا	بوید
باختن بازیدن	کھیلنا ہارنا	بازد		**پ**	
بالیدن	بڑھنا	بالد	پاریدن	اڑنا، پھاڑنا ٹکڑے کرنا	پارد
برآوردن	نکالنا، بلند کرنا حاصل کرنا	برآورد	پالودن پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
برخاستن	اٹھنا	برخیزد	پائیدن	دیر تک رہنا ٹھہرنا	پاید
بردن	لے جانا	بَرد			
بریدن	کاٹنا	بُرد	پدرودن	نکال دینا ہانکنا	پدرود
بخشیدن	بخشنا، دینا	بخشد			
بودن	ہونا، رہنا	بود، باشد	☆☆	☆☆	☆☆

بیختن: بظاہر بیائے مجہول است ہمچناں در فیروز اللغات: ص۲۶۹۔ **بیزیدن**: (بیائے مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص۲۶۹۔

بازیدن: (بَا، زِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۸۶۔ **بالیدن**: (بَا، لِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۸۸۔

برآوردن: حالِ ایں مصدر ہمچوں مصدر آوردن است در حرکتِ واوٗ یعنی فتحہ وضمہ ہر دو جائز است۔

برخاستن: (بیائے مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص۸۶۔ **بردن**: (بُرْ، دَنْ) مضارعِ او (بَرَدْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۹۵۔

بریدن: (بُرِیْ، دَنْ) مضارعِ او (بُرَدْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۹۷۔ **بودن**: (بُوْ، دَنْ) مضارعِ او (بُوَدْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۰۳۔

بوئیدن: (بواوٗ معروف ومجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص۲۳۲۔ **پاریدن**: (پَا، رِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۱۲۔

پالودن: (پَا، لُوْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۱۴۔ **پالائیدن**: (پَا، لَا، اِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۱۳۔

پائیدن: (پَا، اِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۱۴۔ **پدرودن**: (پَدْ، رُوْ، دَنْ) مضارعِ او (پَدْرُوَدْ) از فرہنگِ عامرہ: ص۱۱۵۔

☆☆☆

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
پرداختن	مشغول ہونا	پردازد	پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پردازیدن	خالی کرنا، بھرنا		پرستیدن	پوجنا	پرستد
	سوارنا		پریدن	اڑنا	پرد
پرسیدن	پوچھنا	پرسد	پروردن	پالنا	پرورد
پژوہیدن	ڈھونڈنا	پژوہد	پنداشتن	جاننا، بوجھنا	پندارد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد	پوشیدن	چھپانا، ڈھانپنا	پوشد
پندیدن	نصیحت کرنا	پندد		پہننا	
پیچیدن	پھیرنا، لپیٹنا	پیچد	پیراستن	سنوارنا، چھانٹنا	پیراید
پیمودن	ناپنا	پیماید	پوئیدن	دوڑنا	پوید
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد	پیوستن	ملنا، ملانا	پیوندد
پالیدن	ڈھونڈنا	پالد	پیوندیدن	جوڑنا	
پختن	پکانا	پزد	پیچتن	لپیٹنا، پھیرنا	پیزد

پردازیدن: (پَرْ، دَا، زِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۱۱۵۔

پژوہیدن: (بظاہر بواوٴ مجہول است) وبفتحِ پے ہمچناں در فرہنگِ عامرہ:ص/۱۱۷، وہمچناں در فیروز اللغات :ص/۳۱۳ ، ودر لغات کشوری ص/۸۴، ودر غیاث اللغات :ص/۱۰۰ بفتحِ اول وضمِ زای معجمہ فارسی جستن ودر جہانگیری بکسر ست ودر سراج اللغات نیز بکسر اول بمعنی تفحص۔

پیچیدن: (پے، چِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۱۲۱۔

پیمودن: (بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات :ص/۳۵۵۔

پختن: (پُخْ، تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۱۱۴، ومضارعِ او پَزَدْ ہمچناں دریں لغت یعنی بفتح پے:ص/۱۱۷۔

پذیرفتن: (بیائے معروف) ہمچناں در فیروز اللغات : ص/۳۱۳۔

پروردن: (پَرْ، وَرْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۱۱۶۔

پوشیدن: (بواوٴ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات:ص/۳۲۹۔

پیراستن: (بالکسر وبیائے مجہول) ازغیاث اللغات:ص/۱۰۵۔

پوئیدن: (بواوٴ مجہول) ہمچناں در غیاث اللغات:ص/۱۰۳۔

پیوستن: (پَے، وَسْ، تَنْ) یعنی بیائے مجہول است ہمچناں در فیروز اللغات:ص/۳۵۶۔

پیوندیدن: (پے، وَنْ، دِیْ، دَنْ) یعنی بیائے مجہول است ہمچناں در فیروز اللغات:ص/۳۵۶۔

پیچتن: (بظاہر بواوٴ مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ ازعرف ولغات۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
	ت		ترنجیدن	گنجلک پڑنا آزردہ ہونا	ترنجد
تابیدن تافتن	پھیرنا، چمکنا بل دینا، مروڑنا	تابد	تفتیدن	تپنا	تفتد
تپیدن	تڑپنا	تپد	توانستن	سکنا طاقت رکھنا ممکن ہونا	تواند
ترابیدن تراویدن	رِسنا	تراود			
ترقیدن	پھٹنا	ترقد		**ج**	
تریدن	کھینچنا	ترد	جستن[1]، جوئیدن	ڈھونڈنا	جوید
تنیدن	تننا	تند	جنگیدن	لڑنا	جنگد
تافتن تازیدن	دوڑنا دوڑانا	تازد	جنبیدن	ہلنا	جنبد
			جوشیدن	ابلنا	جوشد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد	جہیدن جستن[2]	کودنا	جہد
ترسیدن	ڈرنا	ترسد			

تابیدن: (تا، بِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۲۴۔

ترقیدن: (تَرْ، قِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۳۴۔

تراویدن: (تَرَا، وِی، دَن) رِسنا، ٹپکنا از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۳۳۔

ترنجیدن: (تُرُن، جِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۳۵ وہمچناں در غیاث اللغات: ص/۱۱۷۔

تفتیدن: بفتحِ تا یعنی (تَف، تِی، دَن) ہمچناں از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۴۳، ودر لغات کشوری: ص/۱۰۵، ودر فیروز اللغات: ص/۳۹۵۔

توانستن: بضمِ اول بمعنی زور وقوت وبفتحِ اول خطا از کشف وبرہان وبہار عجم ورشیدی وموید وجہانگیرے وسراج از غیاث اللغات: ص/۱۳۴، وہمچناں در لغات کشوری: ص/۱۱۵، ودر فیروز اللغات: ص/۴۱۶۔

[1] **جستن:** (جُس، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۶۶۔

جوئیدن: (بواوِ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۵۱۳، ومعروف ایضاً چنانکہ صیغۂ امر از مضارعِ او "جو" آید مثلاً: جستجو، ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۴۸۹۔

جنبیدن: (جُم، بِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۷۰۔

جوشیدن: (بواوِ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۵۱۰۔

جہیدن: (جَہی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۷۳۔

[2] **جستن:** (جَس، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۶۶۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
	چ		خزیدن	گھسنا	خزد
چخیدن	لڑنا	چخد	خاستن خیستن	اٹھنا	خیزد
چسپیدن	چپکنا، چپٹنا	چسپد			
چکیدن	ٹپکنا	چکد	خائیدن	چبانا	خاید
چمیدن	ٹہلنا	چمد	خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
چریدن	چرنا	چرد	خریدن	مول لینا	خرد
چشیدن	چکھنا	چشد	خستن	زخمی کرنا زخمی ہونا	خستد
چلیدن	چلنا	چلد			
چیدن	چننا	چیند	خسپیدن	سونا	خسپد
	خ		خفتن خوابیدن	سونا	خوابد
خاریدن	کھجلانا	خارد			
خراشیدن	چھیلنا	خراشد	خموشیدن	چپ رہنا	خموشد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد	خندیدن	ہنسنا	خندد

چخیدن: (چَخِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۷۵۔ **چسپیدن:** (چَس، پِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۷۶۔

چیدن: (چِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۸۰۔

خروشیدن: (بفتحِ خا و واوِ مجہول) ہمچناں در لغات کشوری: ص/۱۲۹، و در فرہنگِ عامرہ: ص/۲۰۱، و در فیروز اللغات: ص/۶۲۳، و بضمِ خا نیز آمدہ است۔

خائیدن: (خَا، اِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۹۷۔

خرامیدن: (خِرَا، مِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۹۹، و در غیاث اللغات: ص/۱۸۸، بالکسر و ہمچناں یعنی بالکسر در لغاتِ کشوری: ص/۱۶۷، و در فیروز اللغات: ص/۶۲۲۔ **خستن:** (خَس، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۱۹۷۔

خسپیدن: (خُس، پِی، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۰۱، و ہمچناں در لغات کشوری: ص/۱۷۰۔

خفتن: (خُف، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۰۴۔

خوابیدن: بواوِ معدولہ (وہ واؤ جو لکھا جائے پڑھا نہ جائے) (خَا، بِی، دَنْ) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۶۳۳۔

خموشیدن: (بفتحِ خا و واوِ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۶۳۱، و در فرہنگِ عامرہ: ص/۲۰۷۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
خواندن	پڑھنا، بلانا	خواند	درفشیدن	کانپنا	درفشد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد	دزدیدن	چرانا	دزدد
خیدن	خم دینا	خید	داشتن	رکھنا	دارد
خلیدن	چبھنا	خلد	درائیدن	آواز کرنا	دراید
خمیدن	جھکنا	خمد	درودن	کھیت کاٹنا	درود
خواستن	چاہنا	خواہد	درویدن		
خوردن	کھانا	خورد	دریدن	پھاڑنا	درد
خیسیدن	بھیگنا	خیسد	دلیدن	دلنا	دلد
	د		دمیدن	پھونکنا، چمکنا جمنا، نکلنا گپ مارنا	دمد
دادن	دینا	دہد			
دانستن	جاننا	داند			
درخشیدن	چمکنا	درخشد	دوشیدن	دوہنا	دوشد

خواندن: بواؤمعدولہ یعنی (خَانْ ، دَنْ) ہمچناں درفیروزاللغات:ص؍۶۳۳۔ **خوشیدن:** (بواؤمجہول) ہمچناں درغیاث اللغات:ص؍۱۹۷۔

خیدن: (خِیْ ، دَنْ) خم دینا، ٹیڑھاہونا ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۱۳۔ **خلیدن:** (خَلِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۰۶۔

خواستن: بواؤمعدولہ یعنی (خَاسْ ، تَنْ) ہمچناں درفیروزاللغات:ص؍۶۳۳۔ **خوردن:** (خُرْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۱۰۔

خیسیدن: (خے ، سِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۱۳۔ **درخشیدن:** (دُرَخْ ، شِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۱۸، ودرغیاث اللغات:ص؍۲۰۸، بضمتین وہمچناں درلغاتِ کشوری:ص؍۱۸۶، وبفتحتین یعنی دَرَخْشِیْدَنْ ہمچناں درفیروزاللغات:ص؍۶۵۷۔

درفشیدن: (دُرَفْ ، شِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۱۹، ودرغیاث اللغات:ص؍۲۰۸ بضمِ ثانی وہمچناں درلغاتِ کشوری:ص؍۱۸۷، ودر فیروزاللغات:ص؍۶۵۹۔ **دزدیدن:** (دُزْ ، دِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۲۱۔

درائیدن: (بفتح الدال) ہمچناں درلغاتِ کشوری:ص؍۱۸۵۔

درودن: (دُرُوْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص؍۲۲۰، ودرلغاتِ کشوری:ص؍۱۸۸۔

درویدن: (بضم الدال) ہمچناں درلغاتِ کشوری:ص؍۱۸۸۔ **دوشیدن:** (بظاہر بواؤمجہول است) چنانکہ معلوم شدہ ازعرف ولغات۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع
دیدن	دیکھنا	بیند
دوختن دوزیدن	سینا	دوزد
دویدن	دوڑنا	دود
	ر	
راندن	ہانکنا، چلانا	راند
رزیدن	رنگنا	رزد
رستن[1] رہیدن	چھوٹنا	رہد
رسیدن	پہنچنا	رسد
رفتن، روفتن روبیدن	جھاڑو دینا	روبد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد
ریختن ریزیدن	گرانا بٹانا	ریزد
ریستن	ہگنا	ریسد
ربودن	لے بھاگنا	رباید
رستن[2]، روئیدن	جمنا، اگنا	روید
رستن[3]، رشتن ریسیدن	کاتنا	ریسد
رفتن	جانا، چلنا	رود
رمیدن	بھاگنا	رمد
رندیدن	زندہ کرنا	رندد
ریدن	ہگنا	رید، ریند

دوختن: (بواوِ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۶۹۰۔ **دوزیدن:** (بواوِ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۶۹۲۔

دویدن: (دَوِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۲۹۔ **۱ رستن:** (رَسْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۳۹۔

رہیدن: (رَہِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۴۷، ومضارعِ او بکسر را ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۷۷۳، از و گفتہ شد (رِہائی) بکسر را۔

رفتن: (رُفْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۴۱۔ **روفتن:** (بظاہر بیائے مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

روبیدن: (بواوِ مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۷۶۵۔ **ریختن:** (بظاہر بیائے مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ از عرف ولغات۔

ربودن: (رُبُوْ، دَنْ) مضع رُبَایَدْ از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۳۶، ونیز در غیاث اللغات: ص/۲۲۹ بضمتین، از ''دل رُبا'' آید، ودر لغاتِ کشوری: ص/۲۰۸ بفتحِ را است۔ **۲ رستن:** (رُسْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۳۹۔

روئیدن: (بواوِ مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۷۷۳۔ **۳ رستن:** (رِسْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۳۹۔

رشتن: (رِشْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۴۰۔ **ریسیدن:** (رے، سِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۴۸۔

ریدن: (رِیْ، دَنْ) مضع رِیَدْ، رِیَنْدْ از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۴۸۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
	ز			ژ	
زادن زائیدن	جننا	زاید	ژولیدن	بکھرنا	ژولد
			ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژاژد
زدن	مارنا	زند		س	
زوبیدن	رِسنا، بچہ پیدا ہونا	زوبد	ساختن	موافقت کرنا بنانا	سازد
زیستن	جینا	زید			
زاریدن	رونا	زارد	سپردن	سونپنا	سپرد
زدودن زدائیدن	کھرچنا صاف کرنا	زداید	ستردن	مونڈنا، چھیلنا	سترد
زبیدن	زیب دینا	زیبد	ستدن ستاندن	لینا	ستد

زائیدن: (زَا، اِئی، دَنْ) ازفرہنگ عامرہ: ص؍۲۵۰۔ **زوبیدن:** (بظاہر بواوٗ مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ ازعرف۔

زیستن: (بیائے معروف) ہمچناں در فیروز اللغات: ص؍۸۰۱۔ **زدودن:** (زُدُوْ دَنْ) ازلغاتِ کشوری: ص؍۲۲۶، ودرغیاث اللغات: ص؍۲۴۵ بضمتین، ودر برہان و جہانگیری بکسر اول وضم ثانی، ودر سراج اللغات بکسر اول وضم اول ہر دو صحیح گفتہ۔

زدائیدن: (زِدَا، اِئی، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۵۱، ونیز احتمال ضمۂ زا ہم جائز است برقیاس مضارع او کہ مضموم است۔

زبیدن: (زِے، بِئی، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۵۷۔ **ژولیدن:** (بواوٗ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص؍۸۰۳۔

ژاژیدن: (ژَا، ژِئی، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۵۸۔

سپردن: بضمتین دادن وتسلیم کردن ازغیاث اللغات ص؍۲۵۹ وہمچناں در فیروز اللغات: ص؍۸۲۱۔

ستردن: (سُتُرْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۶۴، ودرغیاث اللغات: ص؍۲۶۰ بضمتین موی تراشیدن ازبرہان وموید وکشف۔

ستدن: (سِتَدَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۶۴، ودرغیاث اللغات: ص؍۲۶۰ بکسر اول وفتح ثانی گرفتن ازچراغِ ہدایت۔ ولیکن بسکونِ تا مشہور است وببیں مزید تفصیل: ص؍۲۹۔

ستاندن: (سِتَانْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص؍۲۶۴۔

☆☆☆

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
سجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجد	سرشتن	گوندھنا	سریشد
سائیدن			سزیدن	لائق ہونا	سزد
سودن	گھسنا	ساید	سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
سپردن	پامال کرنا		سنجیدن	تولنا	سنجد
	راہ چلنا	سپرد	سرفیدن	کھانسنا	سرفد
ستودن			سفتن	پرونا	سفتد
ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید	سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد	سوختن	جلنا، جلانا	سوزد
سرائیدن				ش	
سرودن	گانا	سراید	شاشیدن	موتنا	شاشد

سائیدن: (سَا، اِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۱/۔ **سودن:** (سُوْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۹/۔

سپردن: (سِپُرْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۴۰/، وہمچناں درغیاث اللغات: ص۲۵۹/۔

ستودن: (سُتُوْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۵/، وہمچناں درلغاتِ کشوری: ص۲۴۲/، ودرغیاث اللغات: ص۲۶۰/ بکسر اول وضم اول ہر دو معنی مدح کردن از سروری و برہان و جہانگیری ومؤید ودرسراج اللغات نوشتہ کہ ستودن بکسر اول صحیح ست چراکہ ستایش حاصل بالمصدر ستودن ست دلالت برکسرہ دارد۔ **ستائیدن:** (سِتَا، اِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۴/، ودرلغاتِ کشوری: ص۲۴۱/۔

ستیزیدن: (سِتے، زِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۵/، وہمچناں درلغاتِ کشوری: ص۲۴۲/، ودرفیروز اللغات ص۸۲۵/، ودرغیاث اللغات ص۲۵۹/۔

سرائیدن: (سَرَا، اِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۷/، وہمچناں درغیاث اللغات: ص۲۶۲/، ودرلغاتِ کشوری: ص۲۴۴/۔

سرودن: (سُرُوْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۱/۔ **سرشتن:** (سِرِشْ، تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۶۹/۔

سزیدن: (سَزِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۲/۔ **سگالیدن:** (سِگَا، لِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۴/، ودرلغاتِ کشوری: ص۲۵۴/، وہمچناں درفیروز اللغات: ص۸۴۹/، ودرغیاث اللغات: ص۲۷۱/ بکسر کاف فارسی۔

سرفیدن: (سُرُ، فِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۰/، وہمچناں درفیروز اللغات: ص۸۴۰/۔ **سفتن:** (سُفْ، تَنْ) ازفیروز اللغات: ص۲۷۳/۔

سنبیدن: (سُمْ، بِیْ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص۲۷۷/۔ **سوختن:** (بواوِ مجہول) ہمچناں درفیروز اللغات: ص۸۶۴/۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
شتافتن شتابیدن	دوڑنا	شتابد	شوئیدن	شستن دھونا	شوید
شپلیدن شپیلیدن	نچوڑنا	شپلد شپیلد	شکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکند
شگافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شگافد	شکوخیدن	الف[1] ہونا گھوڑے کا ٹھوکر کھانا	شکوخد
شگفتن	کھِلنا	شگفد			
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد	شمردن	گننا، جاننا	شمرد
شائستن	لائق ہونا	شاید	شمیدن	سونگھنا	شمد
شدن شودن	ہونا، جانا	شود	شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
			شوریدن	شور کرنا	شورد

شتافتن: (شِتَاف، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۸۸، وہمچناں در لغاتِ کشوری: ص/۲۷۱۔

شتابیدن: (شِتَا، بِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۸۸، و در لغاتِ کشوری: ص/۲۷۱۔

شپلیدن: (شَپ، لِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۸۸۔ **شپیلیدن:** (بظاہر بیائے مجہول وبفتح شین است) ہمچناں در غیاث اللغات: ص/۲۸۸ بالکسر بمعنی افشردن از جہانگیری و رشیدی و در برہان بالفتح۔ **شگافتن:** (شِگاف، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۶۔

شگفتن: (شِگُف، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۶، و در فیروز اللغات: ص/۸۹۵ (شِ، گُف، تَن)۔

شکوہیدن: (بضمتین وکاف عربی و واؤ مجہول) از غیاث اللغات: ص/۲۹۶۔ **شوئیدن:** (بواؤ مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۸۹۸۔

شکستن: (شِکَس، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۵، وہمچناں در فیروز اللغات: ص/۸۹۴، و در غیاث اللغات: ص/۲۹۶ بکسر از جہانگیری۔

شکوخیدن: (بظاہر بواؤ مجہول است، وضمۂ شین وکاف) ہمچناں در غیاث اللغات: ص/۲۹۶۔

شمردن: (شُمُر، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۷۔ **شمیدن:** (شَمِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۷۔

شکیبیدن: (شِکے، بِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۶، وہمچناں در فیروز اللغات: ص/۸۹۵، و در غیاث اللغات: ص/۲۹۵ بکسرتین و یائے مجہول وبفتح خطا است۔ **شوریدن:** (بواؤ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۸۹۸۔

[1] **الف ہونا:** گھوڑے کا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا، چراغ پا ہونا، مادرزاد برہنہ ہونا از فیروز اللغات: ص/۱۲۱

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
شناختن	پہچاننا	شناسد	غنودن	اونگھنا	غنود
شنودن شنیدن شنفتن	سننا سونگھنا	شنود	غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
			غزیدن غژیدن	شور کرنا	غزیود غژد
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیود، شیبد		ف	
	ط		فازیدن	جمائی لینا	فازد
طلبیدن	مانگنا، بلانا چاہنا	طلبد	فرستادن	بھیجنا	فرستد
			فرمودن	فرمانا	فرماید
	غ		فروشیدن، فروختن	بیچنا	فروشد
غریدن غرییدن	شور کرنا	غریود غرد	فرسودن فرسائیدن	گھسنا پرانا ہونا	فرساید

شناختن: (شَناخ، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۸۔

شنودن: (شنُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۸۔

شنیدن: (شُنِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۸، و در فیروز اللغات: ص/۸۹۸، و در لغاتِ کشوری: ص/۲۸۲، و در غیاث اللغات: ص/۲۹۹، بفتحِ اول بمعنی سمع۔

شنفتن: (شنُف، تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۲۹۸، ولغاتِ کشوری: ص/۲۸۲، و در غیاث اللغات: ص/۲۹۹، بفتحِ اول وضمِ نون وسکونِ فا۔

شیفتن: (بیائے مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۹۰۵۔

غریدن: (غُرِی، دَن، غُرّی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۹، وبتشدید را نیز در لغات کشوری: ص/۳۳۵۔

غرییدن: (غَرے، وِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۹، وہمچناں در لغاتِ کشوری: ص/۳۳۵۔

غنودن: (غُنُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۲۔

غزیدن: (غَزِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۹۔

غژیدن: (غَژِی، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۳۹۔

فرستادن: (فِرِس، تا، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۸، وہمچناں در فیروز اللغات: ص/۸۹۵، و در غیاث اللغات: ص/۳۶۸ بکسرتین۔

فروشیدن: (بظاہر بواوٴ مجہول است و بفتحِ اول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۹۸۷، ولغاتِ کشوری: ص/۳۴۷۔

فروختن: (بواوٴ مجہول است و بفتحِ اول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۹۸۷، و در لغاتِ کشوری: ص/۳۴۷۔

فرسودن: (فَر، سُو، دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۴۸۔

فروختن: (بظاہر بواوٴ مجہول است، وبکسر اول) ہمچناں در غیاث اللغات: ص/۴۶۸، وہمچناں در فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۰۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
فراختن فراشتن	بلند کرنا	فرازد	ک (تازی)		
فروختن فروزیدن	روشن کرنا	فروزد	کاستن کاہیدن	گھٹنا گھٹانا	کاہد
فرودآمدن	اترنا	فرودآمد	کافتن،کاویدن	کھودنا	کاود
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند	کشادن کشودن	کھلنا کھولنا	کشاید
فشاردن	نچوڑنا	فشارد	کشیدن	کھینچنا	کشد
فہمیدن	سمجھنا	فہمد	کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
فسردن	بجھنا، بجھانا	فسرد	کندیدن	کھودنا	کندد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد فلخاید	کاشتن کاویدن	بونا	کارد

فروزیدن: (بظاہر بواؤ مجہول است وبکسر اول) بایں وجہ کہ مضارعِ او بکسر اول آید ولیکن بضمِ فا ہمچناں در فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۰، ودر لغاتِ کشوری: ص/۳۴۶، وبفتحِ فا ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۹۸۷۔ **فرودآمدن:** (فِرود، آمَدَن) مضع فِرود آید از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۰، ودر فیروز اللغات: ص/۹۸۷ (فَ، رود)، (فِ، رود) (واؤ مجہول)، ودر غیاث اللغات: ص/۳۶۶ فروذ بضمتین ودر برہان بکسر اول وضم ثانی۔

فروماندن: (فِرو مَانْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۰، ودر فیروز اللغات: ص/۹۸۷، (فَ، رو)، (فِ، رو) یعنی بظاہر بواؤ مجہول است۔

فشاردن: (فَشَارْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۱، ودر لغاتِ کشوری: ص/۳۷۰، فشار بفتح بمعنی افشردن وبایں معنی بکسر نیز آمدہ۔

فسردن: (فَسُرْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۱، وہمچناں در فیروز اللغات: ص/۹۸۹۔

فلخیدن: (فَلْ، خِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۴۔ **فلخودن:** (فَلْ، خُوْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۵۴۔

تازی : وہ حرف جو عربی زبان میں آتے ہیں۔ (مصدر فیوض): ص/۳۔

کاستن: (کَاسْ، تَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۷۱۔ **کاہیدن:** (کَا، ہِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۷۱۔

کشودن: (کُشُوْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۸۰۔ **کشیدن:** (کَشِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۸۰۔

کوشیدن: (بواؤ مجہول است) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۱۰۱۔ **کندیدن:** (کَنْ، دِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۸۴۔

کاویدن: (کَا، وِیْ، دَنْ) از فرہنگِ عامرہ: ص/۳۷۳۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
کردن	کرنا	کند	گرائیدن	میل کرنا	گرایَد
کشتن	مارڈالنا	کشد	گرویدن	متفق ہونا، مسلمان ہونا	گرود
کفیدن کفتن	پھٹنا	کفد	گریستن	رونا	گرید
			گزاردن	ادا کرنا	گزارد
کندن	کھودنا	کند	گزیدن	قبول کرنا	گزیند
کوفتن کوبیدن	کوٹنا ٹھوکنا	کوبد	گستردن گسترانیدن	بچھانا	گسترد
گ (فارسی)			گفتن	کہنا	گوید
گداختن گدازیدن	گلنا، پگھلنا گلانا، پگھلانا	گدازد	گنجیدن	سمانا	گنجد
			گذاشتن	چھوڑنا	گذارد
گذرانیدن	گذارنا، گذارہ کرنا	گذراند	گذشتن	گذرنا	گذرد

کردن: (کَرْ ، دَنْ) مضع کُنَدْ ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۷۷۔ **کشتن:** (کُش ، تَنْ) مضع کُشَدْ ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۷۹۔

کندن: (کَنْ ، دَنْ) مضع ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۸۴۔ **کوفتن:** (بواوٴ مجہول است) ہمچناں درفیروزاللغات: ص/۱۱۰۱۔

کوبیدن: (بواوٴ مجہول است) ہمچناں درفیروزاللغات: ص/۱۰۹۶۔

فارسی : یعنی وہ حروف جوعربی میں نہیں آتے اورفارسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں۔جیسے: پ، چ، گ وغیرہ اوران حروف کوعجمی بھی کہتے ہیں۔

گداختن: (گُدَاخْ ، تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۸۹۔ **گرائیدن:** (گِرَا ، اِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۱، ودر غیاث اللغات: ص/۴۲۶ درمدار بکسراول ودرجہانگیری بفتح اول ودرسراج وبرہان بکسراول مستفادمیشود بمعنی رغبت کردن ومیل نمودن۔

گرویدن: (گِرْ ، وِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۲، ولغاتِ کشوری: ص/۳۹۹، وہمچناں درفیروزاللغات: ص/۱۱۵۳۔

گریستن: (گِرِیْس ، تَنْ) فرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۳۔ **گزیدن:** (گُزِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۳۔

گستردن: (گُس ، تَرْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۴۔ **گسترانیدن:** (گُس ، تَرَا ، نِیْ ، دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۴۔

گفتن: (گُفْ ، تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۴، ودرلغاتِ کشوری: ص/۴۰۱ معنیٴ گفتن: کردن نیز آمدہ است مثلاً سخن گفتن (بات کرنا)، ودرفیروزاللغات: ص/۱۱۷۸ (صیغہٴ امر) گوئے (واوٴ معروف ومجہول) معروف مثلاً: گفتگو، ومجہول مثلاً: بگو۔

گذشتن: (گُذَشْ ، تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ: ص/۳۹۰، وہمچناں درفیروزاللغات: ص/۱۱۵۸۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
گرفتن	پکڑنا،قبول کرنا	گیرد	لغزیدن	پھسلنا	لغزد
گریختن گریزیدن	بھاگنا	گریزد	لوکیدن	گھٹنوں چلنا	لوکد
			لیسیدن	چاٹنا	لیسد
گردیدن گشتن	پھرنا ہونا	گردد		م	
			مالیدن	ملنا	مالد
گزیدن	کاٹنا ڈنک مارنا	گزد	مردن	مرنا	میرد
گساردن	کھانا	گسارد	میختن میزیدن	موتنا	میزد
گستن گسلیدن	توڑنا	گسلد	ماندن	رہنا،مشابہ ہونا	ماند
			مکیدن	چوسنا	مکد
گماردن گماشتن	مقرر کرنا	گمارد		ن	
			نازیدن	نازکرنا،فخر کرنا	نازد
	ل		ناویدن	ٹیڑھا ہونا جھکنا،خم ہونا	ناود
لرزیدن	کانپنا	لرزد			

گرفتن: (گِرِفْ ،تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۳۹۲،وہمچناں درفیروزاللغات:ص/۱۱۵۱،ودرغیاث اللغات:ص/۴۲۵۔

گُریختن: (بظاہر بیائے مجہول است) ہمچناں درفیروزاللغات:ص/۱۱۵۳۔ **گریزیدن:** (بواؤ مجہول) ہمچناں درفیروزاللغات:ص/۱۵۵۔

گزیدن: (گَزِیْ ،دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۳۹۳۔ **گساردن:** (گُسَار،دَنْ) ازفرہنگ عامرہ:ص/۳۹۴۔

گسستن: (گُسَسْ ،تَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۳۹۴۔ **گسلیدن:** (گُسْ ،لِیْ ،دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۳۹۴۔

لوکیدن: (بواؤ مجہول است) ہمچناں درفیروزاللغات:ص/۱۴۴۱۔ **لیسیدن:** (لے،سِیْ ،دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۴۰۹۔

مردن: (مُرْ ،دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۴۳۶۔ **میختن:** (بظاہر بیائے مجہول است) چنانکہ معلوم شدہ ازعرف ولغات۔

میزیدن: (مے، زِیْ ،دَنْ) ازفرہنگِ عامرہ:ص/۴۸۶۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
نشستن	بیٹھنا	نشیند	نکوہیدن	برا کہنا	نکوہد
نگریستن	دیکھنا	نگرد	نواختن نوازیدن	نوازنا	نوازد
نمودن	دکھلانا، کرنا	نماید			
نوردیدن	لپیٹنا	نوردد	نوشیدن	پینا	نوشد
نوشتن	لکھنا	نویسد	نہادن	رکھنا	نہد
نالیدن	رونا، شور کرنا فریاد کرنا	نالد	نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
			نہفتن	چھپنا، چھپانا	نہفتد
نبشتن	لکھنا	نویسد	نیوشیدن	سننا	نیوشد
نوشتن	لپیٹنا	نوردد		و	
نگاشتن نگاریدن	لکھنا نقش کرنا	نگارد	ورزیدن	قبول کرنا	ورزد
			وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد

نشستن: (نِشَس ،تَن) مضع نَشِیْنَدْ از فرہنگِ عامرہ: ص/۴۹۸ یعنی مصدر بکسر نون است ہمچناں نیز در فیروز اللغات: ص/۱۴۲۷، ومضارعِ او بفتح نون ہمچناں نیز دریں لغت: ۱۴۲۸۔

نگریستن: (بظاہر بیائے مجہول است وبکسر نون) ہمچناں در فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۴، ودر فیروز اللغات: ص/۱۴۴۴۔

نمودن: (نُمُوْ ،دَن) مضارع نُمَایَد از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۵، ودر غیاث اللغات: ص/۵۳۱ ہر دو لفظ بضمتین۔

نوردیدن: نَوَرْ ،دِیْ ،دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۶۔

نوشتن: (نِوِش ،تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۷۔

نگاشتن: (نِگَاش ،تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۴۔

نکوہیدن: (بظاہر بواوٴ مجہول است، وبکسر نون) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۴۴۲، ودر غیاث اللغات: ص/۵۳۱ نکوہیدن بکسر اول، ودر برہان بفتح اول وبکسر اول نیز گفتہ۔

نوشیدن: (بواوٴ مجہول) ہمچناں در فیروز اللغات: ص/۱۴۵۳۔

نہادن: (نِہَا ،دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۷۔

نیازیدن: (نِیَا ،زِیْ ،دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۸۔

نہفتن: (نُہُف ،تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۰۸۔

نیوشیدن: (نِیُو ،شِیْ ،دَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۱۰ وایں مصدر بواوٴ مجہول است ہمچناں در لغاتِ کشوری: ص/۵۵۱۔

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
	ه			ی	
ہشتن	چھوڑنا	ہلد	یارستن	طاقت رکھنا	یارد
ہلیدن			یافتن	پانا	یابد
ہازیدن	دیکھنا	ہازد	☆☆☆		

ہشتن : (ہِش ،تَن) از فرہنگِ عامرہ: ص/۵۲۴ ، و در غیاث اللغات :ص/۵۴۹ ہشتن بالکسر گذاشتن و رہا کردن از برہان ۔

ہلیدن: (ہِلِی ،دَن)مضع ہَلَدُ از فرہنگِ عامرہ:ص/۵۲۶ ، و در غیاث اللغات :ص/۵۵۷ ہلیدن بکسرتین و یائے معروف گذاشتن از برہان۔

یارستن:(یَا ،رَس ،تَن)از فرہنگِ عامرہ:ص/۵۳۱۔ **یافتن**:(یَاف ،تَن)از فرہنگِ عامرہ:ص/۵۳۲۔

☆☆☆
☆☆
☆

ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ

مصدر کے آخر سے نون گرانے[۱] سے ماضی مطلق کا واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے: آمدن سے آمد بنا اور واحد غائب میں نون دال بڑھانے سے ماضی مطلق کا جمع غائب بن جاتا ہے[۲] اور یائے معروف بڑھانے سے واحد حاضر بن جاتا ہے[۳] اور یائے مجہول اور دال بڑھانے جمع حاضر بن جاتا ہے[۴] اور میم بڑھانے سے واحد متکلم[۵] اور یائے مجہول اور میم بڑھانے سے جمع متکلم بن جاتا ہے۔ جیسے[۶]: آمد، آمدند، آمدی، آمدید، آمدم، آمدیم۔

---

۱ اور آخر کو ساکن کرنے سے۔ ۲ جیسے: آمدند۔ ۳ جیسے: آمدی۔ ۴ جیسے: آمدید۔ ۵ جیسے: آمدم۔ ۶ جیسے: آمدیم۔

نوٹ: ذیل میں ہر قاعدہ کی بطور مثال ایک ایک گردان لکھی جاتی ہے؛ حضرات اساتذۂ کرام ہر قاعدہ کے بعد الگ الگ مصادر سے خوب زبانی وتحریری مشق کرائیں، انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

آمدن: آنا

آمد: آیا وہ ایک مرد، **صیغہ**: واحد غائب (۱)، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمدند: آئے وہ سب مرد، **صیغہ**: جمع غائب، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمدی: آیا تو ایک مرد، **صیغہ**: واحد حاضر (۲)، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمدید: آئے تم سب مرد، **صیغہ**: جمع حاضر، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمدم: آیا میں ایک مرد، **صیغہ**: واحد متکلم (۳)، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمدیم: آئے ہم سب مرد، **صیغہ**: جمع متکلم، **گردان**: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

فائدہ: اب یہاں سے گردان میں مذکورہ اصطلاحات کو بیان کیا جارہا ہے، اسکو اچھی طرح سمجھادیں۔

مرد: گردان میں لفظِ مرد صرف آسانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اگرچہ عورت کے لیے بھی فارسی میں یہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

صیغہ: فعل کی اس خاص شکل کو کہتے ہیں جو خاص معنی پر دلالت کرتی ہے۔

واحد: ایک کو کہتے ہیں، چوں کہ اس صیغہ میں ایک مرد کے آنے کا ذکر ہے؛ اس لیے یہ واحد کا صیغہ ہے۔

غائب: اس شخص کو کہتے ہیں جو سامنے موجود نہ ہو، چوں کہ اس صیغہ میں آنے والا شخص سامنے موجود نہیں ہے؛ اس لیے یہ غائب کا صیغہ ہے۔

گردان: ترتیب کے مطابق صیغوں کے دہرانے کو کہتے ہیں۔

فعل: کام کو کہتے ہیں، چوں کہ اس صیغہ میں ایک کام (آنا) معلوم ہورہا ہے؛ اس لیے اس کو فعل کہتے ہیں۔

ماضی: گذرے ہوئے زمانہ کو کہتے ہیں، چوں کہ اس صیغہ میں گذرا ہوا زمانہ پایا جارہا ہے؛ اس لیے اس کو ماضی کا صیغہ کہتے ہیں۔

مطلق: کہ جس میں کسی زمانہ کی قید نہ ہو، چوں کہ اس صیغہ میں متعین زمانہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ یہ کام کب ہوا ہے، صرف یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ کام ہوا ہے؛ اس لیے اس کو مطلق کہتے ہیں۔

مثبت: اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، چوں کہ اس فعل میں ایک کام کے ہونے کا ذکر ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعل مثبت کہتے ہیں۔

معروف: اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم ہو، چوں کہ یہاں فاعل (کام کرنے والا) معلوم ہے؛ اس لیے اس فعل کو فعل معروف کہتے ہیں۔

(۱) جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں، چوں کہ اس صیغہ میں ایک سے زیادہ مردوں کے آنے کا ذکر ہے؛ اس لیے یہ جمع کا صیغہ ہے۔

(۲) حاضر: اس شخص کو کہتے ہیں جو سامنے موجود ہو، چوں کہ اس صیغہ میں آنے والا شخص سامنے موجود ہے؛ کیوں کہ تو یا تم سامنے موجود شخص کو ہی کہہ سکتے ہیں؛ اس لیے اس صیغہ کو حاضر کا صیغہ کہتے ہیں۔

(۳) متکلم: خود بولنے والے کو کہتے ہیں، چوں کہ (میں یا ہم) سے اپنے کو ہی مراد لیا جا سکتا ہے؛ اس لیے اس صیغہ کو متکلم کا صیغہ کہتے ہیں۔

نوٹ: گردان مذکورہ طریقہ کے علاوہ دیگر طریقوں سے بھی لکھ سکتے ہیں مثلاً "مرد و عورت" دونوں کا ذکر کریں (جیسے آیا وہ ایک مرد یا وہ ایک عورت) یا صرف "آدمی" کا لفظ استعمال کریں۔ جیسے: (آیا وہ ایک آدمی)؛ کیوں کہ لفظِ آدمی یعنی جو آدمؑ کی اولاد سے ہو، مرد و عورت دونوں کو شامل ہو جائے گا، یا کسی کا بھی ذکر نہ کریں۔ جیسے: (آیا وہ، آئے وہ سب) آخر تک پوری گردان کریں، نیز لفظ "گردان" کی جگہ لفظ "بحث" بھی لا سکتے ہیں۔ جیسے: (آمد: آیا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، بحث: ماضی مطلق مثبت معروف)۔

فائدہ: گردان لکھنے کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گردان کی قسم کو اوپر ذکر کریں اور بقیہ گردان کو اگلی لائن سے ذکر کریں۔ جیسے:

گردان: فعل ماضی مطلق مثبت معروف

آمد: آیا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب

تحقیقِ آمدن و آمدورائے محشّی: می گویم کہ مصدر **آمدن** و صیغۂ واحد غائب **آمد** ہر دو بفتحِ میم است و دیگر صیغہا (جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم)، بسکونِ میم است، و ہمچناں حالِ مصدر ستدن و صیغۂ واحد غائب ستد و دیگر صیغہا ازیں مصدر نیامدہ چنانکہ معلوم شدہ بعد از تتبع لغات و عرف، مثلاً: در **غیاث اللغات**: ص/۱۰، آمدن و آمدہ ہر دو بفتح میم ست و کسانیکہ آمدن را بر وزن ساختن خوانند خطاست از جہانگری و برہان، و در **فرہنگ عامرہ**: ص/۳۴، آمَدَن و آمَد، و در **فیروز اللغات**: ص/۳۰ آمَدَن، آمَدنی، و در **لغات کشوری**: ص/۴۲ آمَدَنی، **و نیز در غیاث اللغات**: ص/۲۵۹ ستد بکسر اول و فتح ثانے صیغۂ ماضی بمعنی گرفت۔ **و باید دانست** کہ دال ساکن و ماقبل مفتوح کہ علامتِ مضارع ست، سوای ایں سہ صیغۂ ماضی در ہیچ ماضی نیامدہ: یکے زد، دوم آمد، سوم ستد، و نیز دریں لغت: ص/۲۶۰، **ستدن** بکسر اول و فتح ثانی گرفتن از چراغ ہدایت، باید دانست کہ ازیں مصدر سوائے یک صیغۂ ماضی کہ ستد باشد دیگر افعال مشتق نشدہ است، و در **لغاتِ کشوری**: ص/۲۴۱، سِتَدَن (ف) لینا، واضح ہو کہ اس مصدر سے سوائے ایک صیغۂ ماضی ستد کے اور افعال مشتق نہیں ہوئے ہیں، و نیز دریں لغت: سِتَد "ف" صیغۂ ماضی کا بمعنی لیا، واضح ہو کہ دال ساکن اور ماقبل مفتوح جو علامت مضارع کی ہے، سوائے ان تین صیغۂ ماضی کے اور کسی ماضی میں نہیں آئی ہے۔ (۱) زد (۲) آمد (۳) ستد۔

☆☆☆

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' اور ''است'' بڑھادو ماضی قریب کا واحد غائب بن جائیگا۔ جیسے: آمدہ است اور ''ہ'' اور ''اند'' بڑھانے سے جمع غائب اور ''ہ'' اور ''ای'' بڑھانے سے واحد حاضر اور ''ہ'' اور ''اید'' بڑھانے سے جمع حاضر اور ''ہ'' اور ''ام'' بڑھانے سے واحد متکلم اور ''ہ'' اور ''ایم'' بڑھانے سے جمع متکلم بن جاتا ہے۔ جیسے: آمدہ است، آمدہ اند، آمدہ ای، آمدہ اید، آمدہ ام، آمدہ ایم۔

ماضی بعید بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' اور ''بود'' بڑھانے سے ماضی بعید کا واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے: آمدہ بود اور باقی صیغوں کے بنانے کے لئے ماضی بعید کے واحد غائب میں وہی عمل کرو جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔ جیسے: پروردہ بود، پروردہ بودند، پروردہ بودی، پروردہ بودید، پروردہ بودم، پروردہ بودیم۔

آمدہ است: آیا ہے وہ ایک مرد، **صیغہ**: واحد غائب، **گردان**: فعل ماضی قریب (۱) مثبت معروف

آمدہ اند: آئے ہیں وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

آمدۂ: آیا ہے تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

آمدہ اید: آئے ہو تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

آمدہ ام: آیا ہوں میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

آمدہ ایم: آئے ہیں ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

فائدہ: ماضی مطلق و ماضی قریب میں لفظ ''ہے'' کا فرق ہے کہ ماضی مطلق کا ترجمہ (آیا)، اور ماضی قریب کا ترجمہ (آیا ہے) ہوتا ہے، نیز ماضی قریب کے واحد حاضر کا رسم الخط (ای) سے نہیں لکھا جاتا؛ بلکہ آخری حرف (ہ) پر ہمزہ لکھا جاوے گا۔ جیسے: آمدۂ۔ (۱) **قریب**: کہ جس میں قریب کے زمانہ کی قید ہو؛ چوں کہ اس صیغہ میں قریب کے زمانہ میں ایک کام (آنا) معلوم ہو رہا ہے، کہ یہ آنے کا کام ابھی جلدی ہی ہوا ہے؛ اس لیے اس کو قریب کہتے ہیں۔

پروردن: پالنا

پروردہ بود: پالا تھا اس ایک مرد نے، **صیغہ**: واحد غائب، **گردان**: فعل ماضی بعید (۲) مثبت معروف

پروردہ بودند: پالا تھا ان سب مردوں نے، // جمع غائب // // // //

پروردہ بودی: پالا تھا تو ایک مرد نے، // واحد حاضر // // // //

پروردہ بودید: پالا تھا تم سب مردوں نے، // جمع حاضر // // // //

پروردہ بودم: پالا تھا میں ایک مرد نے، // واحد متکلم // // // //

پروردہ بودیم: پالا تھا ہم سب مردوں نے، // جمع متکلم // // // //

(۲) **بعید**: کہ جس میں بعید کے زمانہ کی قید ہو، چوں کہ اس صیغہ میں دور کے زمانہ میں ایک کام (پالنا) معلوم ہو رہا ہے، کہ یہ پالنے کا کام بہت پہلے ہوا تھا؛ اس لیے اس کو بعید کا صیغہ کہتے ہیں۔

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے اول ''می'' یا ''ہمی'' زیادہ کرو ماضی استمراری بن جائے گی۔ جیسے: می آمد، می آمدند، می آمدی، می آمدید، می آمدم، می آمدیم۔

ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' اور ''باشد'' زیادہ کردو، ماضی احتمالی کا واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے آمدہ باشد۔ اور باقی صیغوں کے بنانے کے لیے لفظ باشد (جو واحد غائب کے آخر میں ہے) کے آخر سے دال دور کر کے وہی عمل کرو جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔ جیسے: آمدہ باشد، آمدہ باشند، آمدہ باشی، آمدہ باشید، آمدہ باشم، آمدہ باشیم۔

می آمد: آتا تھا وہ ایک مرد، **صیغہ:** واحد غائب، **گردان:** فعل ماضی استمراری (۱) مثبت معروف

می آمدند: آتے تھے وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

می آمدی: آتا تھا تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

می آمدید: آتے تھے تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

می آمدم: آتا تھا میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

می آمدیم: آتے تھے ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

فائدہ: ماضی استمراری میں (تا تھا) آتا ہے اور ماضی بعید میں (تا تھا) نہیں آتا، نیز می یا ہمی کے ترجمہ کا فرق: ص ۳۳ر کے حاشیہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(۱) استمراری: کہ جس میں استمرار کے زمانہ کی قید ہو، چوں کہ اس صیغہ میں ایک کام (آنا) بار بار معلوم ہو رہا ہے کہ یہ آنے کا کام بار بار اور ہمیشہ ہوتا رہتا تھا؛ اس لیے اس کو استمراری کا صیغہ کہتے ہیں۔

آمدہ باشد: آیا ہوگا وہ ایک مرد، **صیغہ:** واحد غائب، **گردان:** فعل ماضی احتمالی (۲) مثبت معروف

آمدہ باشند: آئے ہونگے وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

آمدہ باشی: آیا ہوگا تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

آمدہ باشید: آئے ہونگے تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

آمدہ باشم: آیا ہونگا میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

آمدہ باشیم: آئے ہونگے ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

فائدہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ (شاید) زیادہ کر کے بھی ماضی احتمالی بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے: شاید آمد (ہوسکتا ہے کہ آیا ہو وہ ایک مرد)۔

(۲) احتمالی: کہ جس میں احتمال کے زمانہ کی قید ہو؛ چوں کہ اس صیغہ میں ایک کام (آنے) کا احتمال اور شک معلوم ہو رہا ہے، کہ ہوسکتا ہے کہ آنے کا کام ہوا ہو اور ہوسکتا ہے کہ نہ ہوا ہو؛ اس لیے اس کو احتمال کا صیغہ کہتے ہیں۔

ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول بڑھانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے اور ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں: واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلم۔ جیسے آمدے، آمدندے، آمدمے۔

تنبیہ: جاننا چاہیے کہ ماضی تمنائی کبھی[1] ماضی استمراری کے معنی میں بھی آتی ہے۔

سوالات:- ذیل کے صیغے مع معنی بتاؤ اور نیز یہ بھی بتاؤ کہ کس طرح بنے۔ آموختم، آوردہ ایم، آویختہ بودی، استادۂ[2]، آروغیدی، اندوختہ باشید، می پرداختیم، می خندیدی، تافتید، دیدہ اند، باختہ بودیم۔

آمدے: کیا اچھا ہوتا کہ آتا وہ ایک مرد، **صیغہ:** واحد غائب، **گردان:** فعل ماضی تمنائی مثبت معروف

آمدندے: کیا اچھا ہوتا کہ آتے وہ سب مرد، // جمع غائب // // //

آمدمے: کیا اچھا ہوتا کہ آتا میں ایک مرد، // واحد متکلم // // //

فائدہ: ماضی تمنائی کا ترجمہ (کاش کہ آتا وہ ایک مرد) بھی کر سکتے ہیں، نیز ماضی تمنائی کا صیغہ شرط کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے ☆ شبِ قدر بے قدر بودے (اگر تمام راتیں شب قدر ہوتیں، تو شبِ قدر بے قدر ہوتی) (گلستاں: ص/۲۲۸)۔

سوال: ماضی تمنائی کے صرف تین صیغہ کیوں آتے ہیں ؟

جواب: (۱) بقیہ تین صیغوں کے آخر میں (یائے مجہول) زیادہ کرنے سے لفظ متعذر اور دشوار ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ دو یا کا جمع ہونا دشواری اور ثقالت کا سبب ہوتا ہے۔ (۲) بقیہ تین صیغوں کے آخر میں (یائے مجہول) زیادہ کرنے سے کلمہ صیغوں کی بناوٹ کے لحاظ سے بگڑ جاتا ہے۔ جیسے: آمدی ے، آمدیدے، آمدے مے۔

سوال: ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں اگر بقیہ تین صیغوں میں تمنا ظاہر کرنے کی ضرورت پڑے تو کیسے کرینگے ؟

جواب: بقیہ تین صیغوں میں تمنا ظاہر کرنے کی ضرورت پڑے تو ماضی استمراری کے صیغوں کو استعمال کیا جائے گا؛ کیوں کہ ماضی استمراری اور ماضی تمنائی دونوں ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں، چنانکہ درحمہ باری است (یاد رکھو ان دونوں ماضی کا اثر: ہوویں مستعمل بجائے یکدگر) اس شعر میں دونوں ماضی سے مراد ماضی استمراری وتمنائی ہیں؛ بلکہ ان دو کے علاوہ دوسرے صیغے بھی ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو جاتے ہیں، جیسا کہ ص/۳۸ کے حاشیہ میں اس کا مفصل بیان آرہا ہے۔

[1] کبھی ماضی استمراری کے معنی میں بھی آتی ہے۔ مثلاً: آمدے کا ترجمہ اس طرح کرو کہ (آتا تھا وہ ایک مرد)، اسی طرح اس کے برعکس بھی ہوتا ہے، یعنی ماضی استمراری کبھی ماضی تمنائی کے معنی میں بھی آتی ہے۔ مثلاً: می آمد کا ترجمہ اس طرح کرو کہ (کیا اچھا ہوتا کہ آتا وہ ایک مرد)، اور کبھی ماضی تمنائی پر ''می'' زیادہ کر کے بھی ماضی استمراری استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: بر درِ کعبہ سائلے دیدم ☆ کہ ہمی گفت ومی گرستے خوش (خوش: بواوِ معدولہ یعنی خَش ہے) ہمچناں درلغات کشوری: ص/۱۷۸۔ (کعبہ کے دروازہ پر ایک سائل کو دیکھا میں نے ☆ جو کہتا تھا اور بہت روتا تھا) گلستاں: ص/۱۷، دیکھیے اس مثال (می گرستے) میں گرستے ماضی تمنائی کے صیغہ پر ''می'' کا اضافہ کر کے ماضی استمراری استعمال کی ہے۔

[2] استادۂ: یہ (استادہ ای) کا رسم الخط ہے؛ کیوں کہ ماضی قریب کے واحد حاضر کا رسم الخط (ای) سے نہیں لکھا جاتا؛ بلکہ آخری حرف (ہ) پر ہمزہ لکھا جاوے گا۔ جیسے: آمدۂ، آوردۂ، گرفتۂ، سنجیدۂ، فرمودۂ وغیرہ۔

مضارع کے باقی صیغوں کے بنانے کا قاعدہ

مضارع کے واحد غائب کے آخر جو دال آتی ہے اس کو دور کر کے مثل ماضی مطلق کے عمل کرو۔ جیسے: گوید، گویند، گوئی، گوئید، گویم، گوئیم۔

حال بنانے کا قاعدہ

مضارع کے اول لفظ می یا ہمی زیادہ کردو حال بن جائے گا۔ جیسے: می گوید، می گویند، می گوئی، می گوئید، می گویم، می گوئیم۔

مستقبل بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے واحد غائب کے اول لفظِ خواہد بڑھاؤ فعل مستقبل کا واحد غائب بن جائے گا۔ جیسے خواہد آمد، اور لفظ خواہد کے آخر سے دال دور کر کے مثل ماضی مطلق کے عمل کرو اور ماضی مطلق کے واحد غائب کو بدستور رکھو، باقی صیغے بن جاویں گے۔ جیسے: خواہد آمد، خواہند آمد، خواہی آمد، خواہید آمد، خواہم آمد، خواہیم آمد۔

گوید: کہتا ہے یا کہے گا وہ ایک مرد، **صیغہ**: واحد غائب، **گردان فعل** مضارع مثبت معروف

گویند: کہتے ہیں یا کہیں گے وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

گوئی: کہتا ہے یا کہے گا تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

گوئید: کہتے ہو یا کہو گے تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

گویم: کہتا ہوں یا کہوں گا میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

گوئیم: کہتے ہیں یا کہیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

نوٹ: گردان لکھنے میں دونوں زمانے (حال و مستقبل) تحریر کریں گے؛ البتہ کتابوں کے اندر ترجمہ کرتے وقت جو معنی مناسب ہوگا وہی ترجمہ کریں گے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مثبت ومنفی

مثبت: وہ فعل ہے کہ جس میں کرنا، ہونا پایا جاوے۔ جیسے کھڑا ہوا و پالا۔

منفی: وہ فعل ہے جس میں نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جاوے۔ جیسے نہیں کھڑا ہوا اور نہیں پالا۔

تنبیہ: پہلے جس قدر صیغے گذر چکے ہیں وہ سب مثبت کے تھے۔

﴿بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ﴾

می گوید: کہتا ہے وہ ایک مرد، **صیغہ:** واحد غائب، **گردان:** فعل حال مثبت معروف

می گویند: کہتے ہیں وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

می گوئی: کہتا ہے تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

می گوئید: کہتے ہو تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

می گویم: کہتا ہوں میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

می گوئیم: کہتے ہیں ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

نوٹ: حال بنانے کے لیے (می) کی جگہ (ہمی) بھی لگا سکتے ہیں اور دونوں عام طور سے ایک ہی معنی دیتے ہیں؛ البتہ کبھی دونوں میں فرق کرلیا جاتا ہے، اس طرح کہ (ہمی) میں استمرار اور دوام اور (می) میں اطلاق مراد لیا جاتا ہے۔ مثلاً: ہمی گوید کا ترجمہ (کہہ رہا ہے وہ ایک مرد) کریں اور می گوید کا ترجمہ (کہتا ہے وہ ایک مرد) کریں۔

خواہد آمد: آئے گا وہ ایک مرد، **صیغہ:** واحد غائب، **گردان:** فعل مستقبل مثبت معروف

خواہند آمد: آئیں گے وہ سب مرد، // جمع غائب، // // //

خواہی آمد: آئے گا تو ایک مرد، // واحد حاضر، // // //

خواہید آمد: آؤ گے تم سب مرد، // جمع حاضر، // // //

خواہم آمد: آؤں گا میں ایک مرد، // واحد متکلم، // // //

خواہیم آمد: آئیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم، // // //

فائدہ: حال و مستقبل میں مضارع کا ترجمہ ہی تقسیم ہوتا ہے، ایک حال کا اور دوسرا ترجمہ مستقبل کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

فعل منفی بنانے کا قاعدہ

منفی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے شروع میں نون زیادہ کردو۔ جیسے: نگفت اور اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو، تو اس کو "ی" سے بدل کر نون زیادہ کردو۔ جیسے: افروخت سے نیفروخت[1]۔

---

[1] اور اگر الف پر مد ہو، تو مد کو ختم کر کے الف کو باقی رکھو۔ جیسے: آمد سے نیامد وغیرہ۔

تنبیہ: اب یہاں سے طلبہ کی آسانی کے لیے ہر ایک منفی کی گردان لکھی جارہی ہے۔

گردان: فعل ماضی مطلق منفی معروف

نگفت: نہیں کہا اس ایک مرد نے، صیغہ: واحد غائب،	نگفتند: نہیں کہا ان سب مردوں نے، صیغہ: جمع غائب،
نگفتی: نہیں کہا تو ایک مرد نے، // واحد حاضر،	نگفتید: نہیں کہا تم سب مردوں نے، // جمع حاضر،
نگفتم: نہیں کہا میں ایک مرد نے، // واحد متکلم،	نگفتیم: نہیں کہا ہم سب مردوں نے، // جمع متکلم،

گردان: فعل ماضی قریب منفی معروف

نگفتہ است: نہیں کہا ہے اس ایک مرد نے، صیغہ: واحد غائب،	نگفتہ اند: نہیں کہا ہے ان سب مردوں نے، صیغہ: جمع غائب،
نگفتہ : نہیں کہا ہے تو ایک مرد نے، // واحد حاضر،	نگفتہ اید: نہیں کہا ہے تم سب مردوں نے، // جمع حاضر،
گفتہ ام: نہیں کہا ہے میں ایک مرد نے، // واحد متکلم،	نگفتہ ایم: نہیں کہا ہے ہم سب مردوں نے، // جمع متکلم،

گردان: فعل ماضی بعید منفی معروف

نجنگیدہ بود: نہیں لڑا تھا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب،	نجنگیدہ بودند: نہیں لڑے تھے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،
نجنگیدہ بودی: نہیں لڑا تھا تو ایک مرد، // واحد حاضر،	نجنگیدہ بودید: نہیں لڑے تھے تم سب مرد، // جمع حاضر،
نجنگیدہ بودم: نہیں لڑا تھا میں ایک مرد، // واحد متکلم،	نجنگیدہ بودیم: نہیں لڑے تھے ہم سب مرد، // جمع متکلم،

گردان: فعل ماضی استمراری منفی معروف

نمی جنگید: نہیں لڑتا تھا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب،	نمی جنگیدند: نہیں لڑتے تھے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،
نمی جنگیدی: نہیں لڑتا تھا تو ایک مرد، // واحد حاضر،	نمی جنگیدید: نہیں لڑتے تھے تم سب مرد، // جمع حاضر،
نمی جنگیدم: نہیں لڑتا تھا میں ایک مرد، // واحد متکلم،	نمی جنگیدیم: نہیں لڑتے تھے ہم سب مرد، // جمع متکلم،

﴿بقیہ گردانیں آئندہ صفحہ پر ہیں﴾

گردان: فعل ماضی احتمالی منفی معروف

نفرمودہ باشد: نہیں فرمایا ہوگا اس ایک مرد نے، صیغہ: واحد غائب نفرمودہ باشند: نہیں فرمایا ہوگا ان سب مردوں نے، صیغہ: جمع غائب،
نفرمودہ باشی: نہیں فرمایا ہوگا تو ایک مرد نے، // واحد حاضر، نفرمودہ باشید: نہیں فرمایا ہوگا تم سب مردوں نے، // جمع حاضر،
نفرمودہ باشم: نہیں فرمایا ہوگا میں ایک مرد نے، // واحد متکلم، نفرمودہ باشیم: نہیں فرمایا ہوگا ہم سب مردوں نے، // جمع متکلم،

گردان: فعل ماضی تمنائی منفی معروف

نفرمودے: کیا اچھا ہوتا کہ نہیں فرماتا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب،
نفرمودندے: کیا اچھا ہوتا کہ نہیں فرماتے وہ سب مرد، // جمع غائب،
نفرمودمے: کیا اچھا ہوتا کہ نہیں فرماتا میں ایک مرد، // واحد متکلم،

گردان: فعل مضارع منفی معروف

نگوید: نہیں کہتا ہے یا نہیں کہے گا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، نگویند: نہیں کہتے ہیں یا نہیں کہیں گے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،
نگوئی: نہیں کہتا ہے یا نہیں کہے گا تو ایک مرد، // واحد حاضر، نگوئید: نہیں کہتے ہو یا نہیں کہو گے تم سب مرد، // جمع حاضر،
نگویم: نہیں کہتا ہوں یا نہیں کہوں گا میں ایک مرد، // واحد متکلم، نگوئیم: نہیں کہتے ہیں یا نہیں کہیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم،

گردان: فعل حال منفی معروف

نمی گوید: نہیں کہتا ہے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، نمی گویند: نہیں کہتے ہیں وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،
نمی گوئی: نہیں کہتا ہے تو ایک مرد، // واحد حاضر، نمی گوئید: نہیں کہتے ہو تم سب مرد، // جمع حاضر،
نمی گویم: نہیں کہتا ہوں میں ایک مرد، // واحد متکلم، نمی گوئیم: نہیں کہتے ہیں ہم سب مرد، // جمع متکلم،

گردان فعل مستقبل منفی معروف

نخواہد آمد: نہیں آئے گا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب نخواہند آمد: نہیں آئیں گے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،
نخواہی آمد: نہیں آئے گا تو ایک مرد، // واحد حاضر، نخواہید آمد: نہیں آؤ گے تم سب مرد، // جمع حاضر،
نخواہم آمد: نہیں آؤں گا میں ایک مرد، // واحد متکلم، نخواہیم آمد: نہیں آئیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم،

نوٹ: گردان کا مذکورہ طریقہ اس وقت ہے جبکہ شروع میں الف متحرک یا الف ممدودہ نہ ہو، چنانچہ الف متحرک ہونے کی صورت میں الف کو (ی) سے بدل کر نون زیادہ کردیں گے۔ جیسے: افروخت سے نیفروخت (نہیں روشن کیا اس ایک مرد نے) اور اگر الف ممدودہ ہو تو مد کو ختم کر کے اور الف کو باقی رکھ کر اس سے پہلے نون کا اضافہ کریں گے۔ جیسے: آمد سے نیامد (نہیں آیا وہ ایک مرد)، اسی طرح پوری گردان کرینگے۔

تنبیہ: نون نافیہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ بحوالہ مصدر فیوض ص ۱۷، چہل سبق: ص ۱۷۔

☆☆☆
☆☆
☆

امر حاضر بنانے کا قاعدہ

مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے یا کو گرادو اور آخر کو ساکن کرو، امر کا واحد حاضر بن جاوے گا۔ جیسے: پروری سے پرور اور[1] باقی صیغے امر حاضر کے بعینہٖ صیغے مضارع کے ہیں[2]۔ امر کے اول میں اکثر[3] "ب" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: بیا۔

گردان امر معروف

بایدکہ پرورد: چاہیے کہ پالے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب،

بایدکہ پرورند: چاہیے کہ پالیں وہ سب مرد، // جمع غائب،

پرور: پال تو ایک مرد، // واحد حاضر،

پرورید: پالو تم سب مرد، // جمع حاضر،

بایدکہ پرورم: چاہیے کہ پالوں میں ایک مرد، // واحد متکلم،

بایدکہ پروریم: چاہیے کہ پالیں ہم سب مرد، // جمع متکلم،

۱ **اور باقی صیغے امر حاضر کے بعینہ صیغے مضارع کے ہیں**: گویم کہ دریں عبارت سہو واقع شدہ از مصنف یا کاتب؛ اس لیے کہ امر حاضر کے دو صیغوں کے علاوہ جو صیغے باقی ہیں وہ تو امر غائب اور امر متکلم کے صیغے ہیں نہ کہ امر حاضر کے؛ اس لیے عبارت یوں ہوتی "اور باقی صیغے امر کے بعینہ صیغے مضارع کے ہیں"۔ بیندیش۔

۲ یعنی امر حاضر کے تو دو ہی صیغے (واحد حاضر اور جمع حاضر) آتے ہیں؛ البتہ امر غائب اور امر متکلم بنانے کے لیے یا تو بعینہٖ مضارع کے صیغوں کو استعمال کرینگے اور ترجمہ امر کا کریں گے۔ جیسے: گوید یا بگوید کا ترجمہ (کرے وہ ایک مرد) کرینگے، یا مضارع غائب اور متکلم کے صیغوں پر باید کہ یا لازم کہ کا لفظ زیادہ کر کے امر غائب اور امر متکلم کے صیغے بنائیں گے، جیسا کہ گردان میں مکتوب ہے۔

۳ **اکثر الخ**: لفظ اکثر سے معلوم ہوا کہ (ب) کا داخل کرنا امر کے لیے بھی لازم اور ضروری نہیں ہے؛ بلکہ صرف پَرْوَرْ کہنے سے بھی امر حاضر کا صیغہ بن جائے گا۔

فائدہ: امر حاضر بنانے کا اصل قاعدہ تو وہی ہے جو کتاب میں مذکور ہے، البتہ آسانی کے لیے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مضارع کے آخر سے دال دور کردو اور آخر کو ساکن کردو، تو بھی امر کا واحد حاضر بن جائے گا۔ جیسے: پَرْوَرَدْ سے پَرْوَرْ۔

سوال: جب صرف مضارع کے آخر سے دال دور کرنے سے امر کا واحد حاضر بن جاتا ہے، تو "مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے یا کو گرادو" کہنے کی کیا ضرورت ہے؛ بلکہ قاعدہ ہی یہ ہو کہ مضارع کے آخر سے دال دور کردو، تو امر کا واحد حاضر بن جائے گا۔ جیسے: پَرْوَرَدْ سے پَرْوَرْ؟

جواب: امر کا صیغہ اصل امر حاضر کا صیغہ ہے، اسی لیے (بگو) کا ترجمہ کرتے ہیں (کہہ تو ایک مرد)، اسی لیے قاعدہ بیان کیا جاتا ہے کہ مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے یا کو گرادو، تو امر کا واحد حاضر بن جائے گا۔

قاعدہ: اگر امر حاضر کا صیغہ ان مضارعوں سے بنایا جائے جن کے شروع میں الف متحرک ہو، تو امر حاضر بناتے وقت اس الف کو (ی) سے بدل کر بائے زائدہ داخل کرتے ہیں۔ جیسے: افروختن مصدر کے مضارع افروزد سے صیغۂ امر (بیفروز)، اور جن مضارعوں کے شروع میں ←

نہی حاضر بنانے کا قاعدہ

نہی حاضر کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر حاضر کے شروع میں میم بڑھادو[1] اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو (ی) سے بدل کر میم بڑھاؤ۔[2] جیسے: مپرور، میا[3]۔ باقی[4] صیغے نہی کے بعینہ مضارع منفی کے صیغوں کے موافق ہیں، صرف ترجمہ کا فرق ہے۔ نہی کے ترجمہ میں لازم یا چاہیے کا لفظ زیادہ آوے گا۔ مثلاً: میا[5] کا ترجمہ یوں کرو، چاہیے کہ نہ آوے تو ایک شخص یا لازم ہے کہ نہ آوے تو ایک شخص۔

سوالات: ذیل کے صیغے مع معنی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ کس طرح بنے۔ افروزم، گدازی، می بینی، نمی گوئی، نمی گزیدم، مگزار، مکوشید، خواہی گریخت، خواہم نوشت، ببیں، نکند، مزن۔

الف ممدودہ ہو، تو ان مضارعوں سے امر بناتے وقت مد کو ختم کرکے الف کو باقی رکھ کر (ی) اور (ب) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: آمدن مصدر کے مضارع، آید سے ''بیا'' بنا۔ اس طرح کہ مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے (ی) کو گرایا تو ''آ'' بچا، شروع میں بائے زائدہ داخل کرنے کے لیے الف ممدودہ ہونے کی وجہ سے الف کو (ی) سے نہیں بدلا؛ بلکہ مد کو ختم کرکے (ی) کا اضافہ کیا، پھر شروع میں بائے زائدہ داخل کیا تو ''بیا'' ہوا۔ بریں قیاس کنید۔

سوال: کیا بائے زائدہ صیغۂ امر کے علاوہ دیگر افعال (ماضی، مضارع، حال مستقبل) پر بھی داخل ہوسکتی ہے ؟

جواب: صیغۂ امر کے علاوہ دیگر افعال پر بھی بائے زائدہ داخل ہوسکتی ہے، جیسا کہ فارسی کی پہلی، گلستاں، بوستاں وغیرہ میں اس کی مثالیں کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

تنبیہ: جو (بائے زائدہ) افعال (ماضی، مضارع، حال، مستقبل اور امر) پر داخل ہوتی ہے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر (ب) کے بعد والا حرف مضموم ہو، تو (ب) بھی مضموم ہوگی۔ جیسے: گفت بُگفت۔ گوید، بگوید۔ گو، بگو وغیرہ، اور اگر (ب) کے بعد والا حرف مفتوح یا مکسور ہو، تو ''ب'' دونوں حالتوں میں مکسور ہوگی۔ جیسے: خَوانَد، بِخَوانَد، خَوانَد، بِخَوانَد۔ خَوان، بِخَوان، گِرِفت، بِگِرِفت، گِیرَد، بِگِیرَد، گِیر، بِگِیر وغیرہ، اور اسم پر داخل ہونے والی ''ب'' ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے: بغیر، بجز وغیرہ۔ (مفتاح القواعد: ص ۳۲)

[1] جیسے پرور سے مپرور۔ [2] جیسے: افروز سے میفروز۔ [3] **میا: دریں مثال سہو واقع شدہ،** اس لیے کہ مصنف ؒ نے قاعدہ بیان کیا کہ ''اگر شروع میں الف متحرک ہو، تو اس کو (ی) سے بدل کر میم بڑھاؤ'' جیسے: میا؛ حالاں کہ میا، آمدن مصدر کے مضارع آید سے بنا ہے اور اس میں الف باقی ہے، تو اس قاعدہ کے بعد یہ مثال بیان کرنا سہو معلوم ہوتا ہے، یہ مثال اس قاعدہ کی ہوگی کہ ''جن مضارعوں کے شروع میں الف ممدودہ ہو، تو ان مضارعوں سے امر بناتے وقت مد کو ختم کرکے الف کو باقی رکھ کر (ی) اور (ب) کا اضافہ کرتے ہیں'' جیسے: میا، آمدن مصدر کے مضارع آید سے بنا ہے اور اس میں الف باقی ہے، مد کو ختم کرکے (ی) اور میم کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ فہمید۔

[4] **باقی صیغے نہی کے بعینہ مضارع منفی کے موافق ہیں:** یعنی نہی حاضر کے دو صیغوں کے علاوہ نہیں غائب و نہی متکلم کے چاروں صیغے وہی ہیں جو مضارع منفی کے صیغے ہیں اور وہ ''نپرورد، نپرورند، نپرورم، نپروریم'' ہیں، نیز ترجمہ کے ذریعہ فرق کرلیا جاتا ہے، چنانچہ ''نپرورد'' کا ترجمہ یوں کریں (چاہیے کہ نہ پالے وہ ایک مرد یا لازم ہے کہ نہ پالے وہ ایک مرد)۔ اسی پر دوسرے صیغوں کا ترجمہ بھی قیاس کرلیا جائے۔ [5] **میا:** میا اور میائید یعنی نہی حاضر کے دونوں صیغوں کا ترجمہ متن میں لکھے ہوئے ترجمہ کے مطابق بھی کرسکتے ہیں اور آگے لکھی ہوئی گردان کے ترجمہ کے موافق بھی کرسکتے ہیں۔

فائدہ : گردان کا ایک طریقہ تو وہی ہے، جو اوپر معلوم ہو چکا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ (باید کہ یا لازم کہ) کا لفظ نہی حاضر کے دو صیغوں کے علاوہ بقیہ چار صیغوں میں ذکر کیا جائے۔ مثلاً: **فعلِ نہی معروف کی گردان**

باید کہ نپرورد: چاہیے کہ نہ پالے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب	**لازم کہ نیاید:** لازم ہے کہ نہ آئے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب
باید کہ نپرورند: چاہیے کہ نہ پالیں وہ سب مرد، ؍؍ جمع غائب	**لازم کہ نیایند:** لازم ہے کہ نہ آئیں وہ سب مرد، ؍؍ جمع غائب
مپرور: مت پال تو ایک مرد، ؍؍ واحد حاضر	**میا:** مت آ تو ایک مرد، ؍؍ واحد حاضر
مپرورید: مت پالو تم سب مرد، ؍؍ جمع حاضر	**میائید:** مت آ ؤ تم سب مرد، ؍؍ جمع حاضر
باید کہ نپرورم: چاہیے کہ نہ پالوں میں ایک مرد، ؍؍ واحد متکلم	**لازم کہ نیایم:** لازم ہے کہ نہ آؤں میں ایک مرد، ؍؍ واحد متکلم
باید کہ نپروریم: چاہیے کہ نہ پالیں ہم سب مرد، ؍؍ جمع متکلم	**لازم کہ نیائیم:** لازم ہے کہ نہ آئیں ہم سب مرد، ؍؍ جمع متکلم

تنبیہ: جاننا چاہیے کہ نہی حاضر پر داخل ہونے والی میم ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے، ہمچناں در مصدر فیوض: ص ؍۳۰، و در چہل سبق: ص ؍۱۷۔

ھدایت: امر اور نہی منفی نہیں ہوتے یعنی امر اور نہی پر نون داخل کر کے منفی نہیں بنایا جاتا، نیز منفی افعالِ خبریہ ہوتے ہیں اور امر و نہی افعالِ انشائیہ ہوتے ہیں، یہ بات بچوں کو اچھی طرح ذہن نشیں کرا دی جائے۔

نوٹ: اب تک جو افعال کے معانی بیان کیے گئے ہیں، وہ حسب ضابطہ ہیں۔ مگر بعض افعال کبھی اس کے خلاف بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: (۱) کبھی ماضی مطلق، ماضی استمراری کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے ہمیں کام و ناز و طرب داشتند ☆ بآخر برفتند و بگذاشتند (یہی مقصد نخرہ اور خوشی وہ بھی رکھتے تھے ☆ آخر چلے گئے اور چھوڑ گئے) بوستاں: ص ؍۱۷۔ دیکھیے! اس مثال میں (داشتند) ماضی مطلق کا صیغہ، ماضی استمراری کے معنی میں آیا ہے۔ (۲) کبھی ماضی مطلق، مصدر کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے: بباز وانِ توانا وقوتِ سر دست ☆ خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشکست (طاقتور بازو اور ہاتھ کی قوت سے ☆ کمزور مسکین کا پنجہ توڑنا غلطی ہے) گلستاں: ص ؍۳۶۔ دیکھیے! اس مثال میں (بشکست) ماضی مطلق کا صیغہ، مصدر کے معنی میں آیا ہے۔ (۳) کبھی ماضی مطلق جملہ شرطیہ میں مستقبل کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے: اگر رفتی بردی واگر خفتی مردی (اگر تو چلا تو (جان بچا) لیجائے گا، اور اگر سو گیا تو مر جائے گا) گلستاں: ص ؍۹۷۔ دیکھیے! اس مثال میں (بردی اور مردی) دونوں ماضی مطلق کے صیغے مستقبل کے معنی میں آئے ہیں۔ (۴) کبھی ماضی استمراری، ماضی تمنائی کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے: مرا اے کاشکے مادر نمی زاد ☆ وگر می زاد پس شیرم نمی داد (اے کاش کہ مجھ کو میری ماں نہ جنتی ☆ اور اگر جنتی تو مجھ کو دودھ نہ پلاتی) مفتاح القواعد: ص ؍۲۲۔ دیکھیے! اس مثال میں (نمی زاد اور نمی داد) دونوں ماضی استمراری کے صیغے، ماضی تمنائی کے معنی میں آئے ہیں۔ (۵) کبھی ماضی تمنائی، ماضی استمراری کے معنی میں آتی ہے۔ جیسے: شنیدم کہ مردے براہِ حجاز ☆ بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز (میں نے سنا کہ ایک مرد حجاز کے راستے میں ☆ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا تھا) بوستاں: ص ؍۷۰۔ دیکھیے! اس مثال میں (کردے) ماضی تمنائی کا صیغہ ماضی استمراری کے معنی میں آیا ہے۔ (۶) کبھی حال، مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے: باراں رحمتِ الٰہی ست، اکنوں گیاہ می روید، روئے زمیں ہمہ سبز می شود (بارش اللہ کی رحمت ہے، اب گھاس اگے گی، ساری زمین سرسبز ہو جائے گی) دیکھیے! اس مثال میں (می روید اور می شود) دونوں حال کے صیغے مستقبل کے معنی میں آئے ہیں۔ (۷) مضارع کبھی صرف مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے: بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود ☆ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش (تابعدار غلام کو اگر تو نہیں نوازے گا، تو وہ چلا جائے گا ☆ مہربانی کر کہ مہربانی سے غیر بھی غلام بن جاتا ہے) گلستاں: ص ؍۲۳، دیکھیے! اس مثال میں (ننوازی اور برود) دونوں مضارع کے صیغے، صرف مستقبل کے معنی میں آئے ہیں۔ (۸) مضارع کبھی صرف حال کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے: دو کونش یکے قطرہ در بحرِ علم ☆ گناہ بیند و پردہ پوشد بحلم (دونوں عالم اس کے علم کے سمندر میں ایک قطرہ ہیں ☆ وہ گناہ دیکھتا ہے اور بردباری سے پردہ ڈال دیتا ہے) بوستاں ؍ص: ۱، دیکھیے! اس مثال میں (بیند اور پوشد) دونوں مضارع کے صیغے، صرف حال کے معنی میں آئے ہیں۔

اسم فاعِل واسم مفعول

اسم فاعِل: وہ اسم ہے جو فعل سے نکلے اور فعل کے کرنے والے کو بتلا دے[1]۔

اسم فاعِل بنانے کا قاعدہ: امر حاضر کے واحد حاضر پر لفظ ''ندہ'' بڑھا دو اسم فاعل بن جائے گا۔ جیسے[2]: گوئی سے گوئندہ۔ **اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں:** اول قیاسی[3]، دوم سماعی[4]۔

قیاسی: وہ ہے کہ جو طریقۂ مذکورہ[5] سے بنایا جائے۔ اور سماعی کے بنانے کا قاعدہ اکثر یہ ہوتا ہے، کہ امر کے واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم زیادہ کر دیا جائے۔ جیسے[6]: جہاں آفریں۔

اسم مفعول: وہ ہے جو فعل سے نکلے اور جس پر فعل واقع ہوا ہے اس کو بتلا دے۔ جیسے[7]: لایا ہوا۔

اسم مفعول بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' زیادہ کر دو اسم مفعول بن جاوے گا۔ جیسے[8]: آوردہ۔

اسم فاعل واسم مفعول کی جمع بنانے کا قاعدہ: اسم مفعول واسم فاعل کے جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے آخر میں جو ''ہ'' ہے اس کو گاف سے بدل کر الف نون بڑھا دو۔ جیسے: آورندہ[9] سے آورندگان اور آوردہ سے آوردگان۔

فاعل ومفعول بہ

فاعل: کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے: زید نے لکھا، اس میں زید فاعل ہے[10]۔

مفعول: وہ ہے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسے: مارا زید کو، زید مفعول ہے[11]۔

---

۱ جیسے کرنے والا، آنے والا، کھانے والا وغیرہ۔ **۲ جیسے:** گوئی سے گوئندہ بمعنی کہنے والا، آئی سے آئندہ بمعنی آنے والا، پری سے پرندہ بمعنی اڑنے والا وغیرہ۔ دیکھیے! ان مثالوں میں مصادر کے مضارعوں کے واحد حاضر کے آخر سے ''ی'' کو گرا کر امر حاضر کے واحد حاضر پر لفظ ''ندہ'' بڑھایا، تو مذکورہ اسمِ فاعل کے صیغے بن گئے۔

نوٹ: اسمِ فاعل کی دو قسمیں ہیں: واحد غائب۔ جیسے: گوئندہ (کہنے والا وہ ایک) اور جمع غائب۔ جیسے: گوئندگان (کہنے والے وہ سب)۔

۳ قیاسی: اسمِ فاعل قیاسی وہ ہے کہ جس کے بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ ہو۔ **۴ سماعی:** اسمِ فاعل سماعی وہ ہے کہ جو محض اہلِ زبان سے سننے پر موقوف ہو۔ **۵ طریقۂ مذکورہ:** یعنی امر حاضر کے واحد حاضر پر لفظ ''ندہ'' بڑھا کر۔ **۶ جیسے: جہاں آفریں** (دنیا کا پیدا کرنے والا)، گھڑی ساز (گھڑی بنانے والا)، نور باف (کپڑا بننے والا)، مردم در (لوگوں کو پھاڑنے والا) وغیرہ۔

﴿بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر﴾

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اسم فاعل سماعی بنانے کا اصلاً کوئی مقرر قاعدہ نہیں؛ بلکہ اہلِ زبان سے سننے پر موقوف ہے؛ البتہ اہلِ زبان مختلف طرح سے اسم فاعل بناتے ہیں جن میں سے چند طریقے ذیل میں لکھے جاتے ہیں: (۱) کبھی امر حاضر کے آخر لفظ ''گار'' بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: پرہیزیدن مصدر کے مضارع پرہیزد سے صیغۂ امر پرہیز کے آخر لفظ ''گار'' بڑھا دیا، تو پرہیزگار ہو گیا بمعنی گناہوں سے بچنے والا، اسی طرح آمرزگار بمعنی بخشنے والا۔ (۲) کبھی امر حاضر کے آخر حرف ''ہ'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے استردن مصدر کے مضارع استرد سے صیغۂ امر ''استر'' کے آخر ''ہ'' زیادہ کر دیا، تو استرہ ہو گیا بمعنی مونڈنے والا۔ **تحقیق مصدر**: استردن مصدر بضمِ الف وتا است ہمچناں در غیاث اللغات: ص/۳۰۔
(۳) کبھی امر حاضر کے آخر ''الف نون'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: افتادن مصدر کے مضارع افتد کے صیغۂ امر ''افت'' کے آخر الف نون زیادہ کر دیا، تو افتاں ہو گیا بمعنی گرنے والا، اسی طرح خیزاں بمعنی اٹھنے والا اور پرساں بمعنی پوچھنے والا، چنانچہ بولا جاتا ہے ''پُرسانِ حال یعنی حال کا پوچھنے والا۔ (۴) کبھی امر حاضر کے آخر لفظ ''ار'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: پرستیدن مصدر کے مضارع پرستد سے صیغۂ امر پرست کے آخر لفظ ''ار'' زیادہ کر دیا، تو پرستار ہو گیا بمعنی پوجنے والا۔ (۵) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''الف'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: دیدن مصدر کے مضارع بیند سے صیغۂ امر ''بین'' کے آخر میں ''الف'' زیادہ کیا، تو بینا ہو گیا بمعنی دیکھنے والا، اسی طرح ''دانا'' بمعنی جاننے والا اور گویا بمعنی کہنے والا، بولنے والا۔ (۶) کبھی بعینہ امرِ حاضر کو بھی اسمِ فاعل سماعی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: زاریدن مصدر کے مضارع زارد سے صیغۂ امر ''زار'' (رونے والا)۔ (۷) کبھی ماضی مطلق کے آخر لفظ ''گار'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: پروردن مصدر سے پرورد ماضی مطلق کے صیغہ پر لفظ ''گار'' زیادہ کر دیا، تو پروردگار ہو گیا بمعنی پالنے والا۔ (۸) کبھی ماضی مطلق کے آخر لفظ ''ار'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: خریدن مصدر سے خرید ماضی مطلق کے صیغہ پر لفظ ''ار'' زیادہ کیا، تو خریدار ہو گیا بمعنی مول لینے والا۔ (۹) کبھی ماضی مطلق کے آخر لفظ ''ناک'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: لفظ ''غم'' کے آخر لفظ ''ناک'' زیادہ کیا، تو غمناک ہو گیا بمعنی غم کرنے والا۔ (۱۰) کبھی امر کے شروع میں کوئی اسم زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: دیدن مصدر کے مضارع بیند سے صیغۂ امر بین کے شروع میں ''دور'' اسم زیادہ کیا، تو ''دوربین'' ہو گیا بمعنی دور دیکھنے والا۔
(۱۱) کبھی اس لفظ کو اسمِ فاعل سماعی استعمال کرتے ہیں، جس میں فاعل ہونے کے معنی ہوں۔ جیسے: گدا (فقیر، بھکاری، بھیک مانگنے والا)۔
(۱۲) کبھی کسی اسم کے آخر میں لفظ ''گر'' یا ''گار'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: ستم گر بمعنی ظلم کرنے والا، مددگار بمعنی مدد کرنے والا۔

۷ جیسے: لایا ہوا، کھایا ہوا، سویا ہوا وغیرہ۔ ۸ جیسے: آوردہ (لایا ہوا)، خوردہ (کھایا ہوا)، خفتہ (سویا ہوا) وغیرہ۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اصل قاعدہ تو وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا؛ البتہ آسانی کے لیے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مصدر کے آخر سے ''نون'' ہٹا کر ''ہ'' لگا دو، تو اسمِ مفعول بن جائے گا۔

۹ آورندہ: لانے والا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، گردان: اسمِ فاعل　آوردہ: لایا ہوا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، گردان: اسمِ مفعول
آورندگان: لانے والے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب، // //　آوردگان: لائے ہوئے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب // //

نوٹ: قاعدہ تو وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا؛ البتہ آسانی کے لیے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسمِ فاعل واسمِ مفعول واحد کے آخر سے ''ہ'' ہٹا کر ''گان'' بڑھا دو، تو اسمِ فاعل واسمِ مفعول کی جمع بن جائے گی۔

فائدہ: اسم فاعل واسم مفعول کی جمع آخری (ہ) کو گرا کر لفظ (ہا) زیادہ کر کے بھی بنا دیتے ہیں۔ جیسے: آورندہ سے آورندہا اور آوردہ سے آوردہا وغیرہ۔

☆☆☆

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اسم فاعل سماعی کی طرح اسم مفعول سماعی بنانے کا بھی اصلاً کوئی مقرر قاعدہ نہیں؛ بلکہ اہل زبان سے سننے پر موقوف ہے؛ البتہ اہل زبان مختلف طریقوں سے اسم مفعول بناتے ہیں جن میں سے چند طریقے ذیل میں لکھے جاتے ہیں: (۱) کبھی ایک اسم اور ایک ماضی کو ملا کر بناتے ہیں۔ جیسے: دست پُخت (ہاتھ کا پکایا ہوا) لغاتِ کشوری:ص/۱۹۰، قز آگند (ریشم سے بھرا ہوا)۔ (۲) کبھی ماضی کے آخر ''ار'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: گرفت سے گرفتار (پکڑا ہوا) (فیروز اللغات:ص/۱۱۵۱)۔ (۳) کبھی اسم اور امر کو ملا دیتے ہیں۔ جیسے: پامال (پاؤں سے روندا ہوا، پیروں سے ملا ہوا)، شیر مال (دودھ سے ملا ہوا، ایک روغنی روٹی جو دودھ سے بنتی ہے) (فرہنگ عامرہ:ص/۳۰۲)۔ (۴) کبھی بعینہ امر کو بمعنی اسم مفعول استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: گزیں (قبول کیا ہوا)۔ (۵) کبھی اسم اور نہی کو ملا کر بناتے ہیں۔ جیسے: کس مپرس (بے چارہ)۔ (۶) کبھی اسم اور اسم مفعول کو ملا کر بناتے ہیں۔ جیسے: دل گرفتہ (غمگین، رنجیدہ)۔ (۷) کبھی امر حاضر پر ''الف'' زیادہ کر کے بناتے کیا ہوا)۔ (۸) کبھی امر حاضر سے پہلے کوئی اسم لا کر بناتے ہیں۔ جیسے: دل پسند (دل سے پسند کیا ہوا)۔

(۹) کبھی امر حاضر کے آخر ''الف نون'' زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے: بریاں (بھنا ہوا)۔

(۱۰) کبھی اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں، جس میں مفعول ہونے کے معنی ہوں۔ جیسے: شہر بدر (شہر سے نکالا ہوا)۔

سوال: اسمِ فاعل واسمِ مفعول کے صرف دو صیغے آتے ہیں (واحد غائب، جمع غائب)، اگر بقیہ چار صیغوں (واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم) کی ضرورت پڑے تو کیسے کریں گے۔

جواب: اسمِ فاعل واسمِ مفعول کے بقیہ چار صیغوں کی ضرورت پڑے، تو ضمائر منفصلہ (تو، شما، من اور ما) کو اسمِ فاعل واسمِ مفعول کے شروع میں زیادہ کر دیں گے۔ جیسے: تو آورندہ (تو لانے والا)، شما آورندگان (تم لانے والے) من آورندہ (میں لانے والا)، ما آورندگان (ہم لانے والے)، اسی طرح اسمِ مفعول۔ جیسے: تو آوردہ (تو لایا ہوا)، شما آوردگان (تم لائے ہوئے) من آوردہ (میں لایا ہوا) ما آوردگان (ہم لائے ہوئے)۔

۱۰ کیونکہ لکھنے کا کام کرنے والا زید ہے؛ اس لیے زید فاعل ہے۔ ۱۱ کیونکہ زید پر فعل یعنی مارنے کا کام واقع ہوا ہے؛ اس لیے زید مفعول ہے۔

سوال: فاعل اور اسمِ فاعل میں کیا فرق ہے؟

جواب: فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور اسمِ فاعل اس لفظ کو کہتے ہیں، جس لفظ کے ذریعہ فاعل (یعنی کام کرنے والے) کی ذات پر دلالت اور رہنمائی کی جاتی ہے۔

نوٹ: مختلف مصادر سے اسمِ فاعل واسمِ مفعول بچوں سے بنوائیں اور کاپی پر لکھوائیں۔

جیسے: اسمِ فاعل کی مثالیں: اندوزندہ، بازندہ، ترسندہ، جوئندہ، چرندہ، خارندہ، دہندہ وغیرہ۔

اسمِ مفعول کی مثالیں: اندوختہ، باختہ، پاریدہ، تاختہ، جستہ، چریدہ، خاریدہ، دادہ وغیرہ۔

☆☆☆☆
☆☆
☆

معروف ومجہول

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے: زید نے کہا[1]۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے: کہا گیا ہے[2]۔

تنبیہ: جس قدر صیغے اول گذر چکے ہیں وہ سب معروف کے تھے[3]۔

فعل مجہول بنانے کا قاعدہ

جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر ماضی مطلق کے آخر ''ہ'' زیادہ کرکے اس کے بعد رکھ دو۔ ہر ایک ماضی ومضارع وحال وامر کا واحد غائب بطور مثال کے لکھا جاتا ہے۔ آوردہ شد، آوردہ شدہ است، آوردہ شدہ بود، آوردہ می شد، آوردہ شدہ باشد، آوردہ شدے، آوردہ شود، آوردہ می شود، آوردہ خواہد شد، بیاوردہ شو، میاوردہ شو۔

سوالات

ذیل کے صیغے مع معنی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ صیغے کس طرح بنے:۔ افروزندہ، افروختہ، کشندہ، گرفتہ، بینندہ، دیدہ، غریب پرور، نان پز، مشکل پسند، موتراش، خداترس، پرسیدہ شود، پرسیدہ می شود، دیدہ مشو، بیاوردہ شود، آوردہ شدہ باشیم۔

---

1 اسی طرح، مثلاً: خالد نے پڑھا وغیرہ، دیکھیے! ان مثالوں میں فاعل یعنی کہنے والا اور پڑھنے والا معلوم ہیں؛ اس لیے اس فعل کو معروف کہتے ہیں۔

2 اسی طرح، مثلاً: پڑھا گیا وغیرہ، دیکھیے! ان مثالوں میں فاعل یعنی کام کرنے والا معلوم نہیں ہے، صرف اتنا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ کام ہوا ہے، اس لیے اس کو مجہول کہتے ہیں۔ 3 یعنی گزشتہ تمام صیغوں میں فاعل معلوم ہوتا تھا۔

نوٹ: چوں کہ مجہول کی گردانیں قدرے مشکل ہیں؛ اس لیے ان کی گردانوں کی اچھی طرح مشق کرائی جائے، آسانی کے لیے ہر ایک کی گردان بطور مثال کے لکھی جاتی ہے۔

گردان فعل ماضی مطلق مثبت مجہول

آوردہ شد: لایا گیا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، آوردہ شدند: لائے گئے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،

آوردہ شدی: لایا گیا تو ایک مرد، صیغہ: واحد حاضر، آوردہ شدید: لائے گئے تم سب مرد، صیغہ: جمع حاضر،

آوردہ شدم: لایا گیا میں ایک مرد، ٫٫ واحد متکلم، آوردہ شدیم: لائے گئے ہم سب مرد، ٫٫ جمع متکلم،

گردان فعل ماضی قریب مثبت مجہول

آوردہ شدہ است: لایا گیا ہے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، آوردہ شدہ اند: لائے گئے ہیں وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب ،

آوردہ شدۂ: لایا گیا ہے تو ایک مرد، ٫٫ واحد حاضر، آوردہ شدہ اید: لائے گئے ہو تم سب مرد، ٫٫ جمع حاضر،

آوردہ شدہ ام: لایا گیا ہوں میں ایک مرد، ٫٫ واحد متکلم، آوردہ شدہ ایم: لائے گئے ہیں ہم سب مرد، ٫٫ جمع متکلم،

گردان: فعل ماضی بعید مثبت مجہول

آوردہ شدہ بود: لایا گیا تھا وہ ایک مرد، صیغہ :واحد غائب، آوردہ شدہ بودند: لائے گئے تھے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب،

آوردہ شدہ بودی: لایا گیا تھا تو ایک مرد، ٫٫ واحد حاضر، آوردہ شدہ بودید: لائے گئے تھے تم سب مرد، ٫٫ جمع حاضر،

آوردہ شدہ بودم: لایا گیا تھا میں ایک مرد، ٫٫ واحد متکلم، آوردہ شدہ بودیم: لائے گئے تھے ہم سب مرد، ٫٫ جمع متکلم،

گردان فعل ماضی استمراری مثبت مجہول

آوردہ می شد: لایا جاتا تھا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، آوردہ می شدند: لائے جاتے تھے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

آوردہ می شدی: لایا جاتا تھا تو ایک مرد ٫٫ واحد حاضر آوردہ می شدید: لائے جاتے تھے تم سب مرد، ٫٫ جمع حاضر

آوردہ می شدم: لایا جاتا تھا میں ایک مرد ٫٫ واحد متکلم آوردہ می شدیم: لائے جاتے تھے ہم سب مرد، ٫٫ جمع متکلم

گردان فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول

آوردہ شدہ باشد: لایا گیا ہوگا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب، آوردہ شدہ باشند: لائے گئے ہوں گے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

آوردہ شدہ باشی: لایا گیا ہوگا تو ایک مرد، ٫٫ واحد حاضر، آوردہ شدہ باشید: لائے گئے ہوں گے تم سب مرد، ٫٫ جمع حاضر

آوردہ شدہ باشم: لایا گیا ہوں گا میں ایک مرد، ٫٫ واحد متکلم، آوردہ شدہ باشیم: لائے گئے ہوں گے ہم سب مرد، ٫٫ جمع متکلم

گردان فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول

آوردہ شدے: کیا اچھا ہوتا کہ لایا جاتا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب

آوردہ شدندے: کیا اچھا ہوتا کہ لائے جاتے وہ سب مرد، ٫٫ جمع غائب

آوردہ شدمے: کیا اچھا ہوتا کہ لایا جاتا میں ایک مرد، ٫٫ واحد متکلم

گردان فعلِ مضارع مثبت مجہول

آوردہ شود: لایا جاتا ہے یا لایا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب

آوردہ شوند: لائے جاتے ہیں یا لائے جائیں گے وہ سب مرد، ٫٫ جمع غائب

آوردہ شوی: لایا جاتا ہے یا لایا جائے گا تو ایک مرد، ٫٫ واحد حاضر

آوردہ شوید: لائے جاتے ہیں یا لائے جائیں گے تم سب مرد، ٫٫ جمع حاضر

آوردہ شوم: لایا جاتا ہوں یا لایا جاؤں گا میں ایک مرد، صیغہ: واحد متکلم

آوردہ شویم: لائے جاتے ہیں یا لائے جائیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم

گردان فعلِ حال مثبت مجہول

آوردہ می شود: لایا جاتا ہے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب آوردہ می شوند: لائے جاتے ہیں وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

آوردہ می شوی: لایا جاتا ہے تو ایک مرد، // واحد حاضر آوردہ می شوید: لائے جاتے ہیں تم سب مرد، // جمع حاضر

آوردہ می شوم: لایا جاتا ہوں میں ایک مرد، // واحد متکلم آوردہ می شویم: لائے جاتے ہیں ہم سب مرد، // جمع متکلم

گردان فعلِ مستقبل مثبت مجہول

آوردہ خواہد شد: لایا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب آوردہ خواہند شد: لائے جائیں گے وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

آوردہ خواہی شد: لایا جائے گا تو ایک مرد، // واحد حاضر آوردہ خواہید شد: لائے جائیں گے تم سب مرد، // جمع حاضر

آوردہ خواہم شد: لایا جاؤں گا میں ایک مرد، // واحد متکلم آوردہ خواہیم شد: لائے جائیں گے ہم سب مرد، // جمع متکلم

گردان فعلِ امر مجہول

باید کہ بیاوردہ شود: چاہیے کہ لایا جائے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب باید کہ بیاوردہ شوند: چاہیے کہ لائے جائیں وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

بیاوردہ شو: لایا جا تو ایک مرد، // واحد حاضر بیاوردہ شوید: لائے جاؤ تم سب مرد، // جمع حاضر

باید کہ بیاوردہ شوم: چاہیے کہ لایا جاؤں میں ایک مرد، // واحد متکلم باید کہ بیاوردہ شویم: چاہیے کہ لائے جائیں ہم سب مرد، // جمع متکلم

گردان فعلِ نہی مجہول

باید کہ نیاوردہ شود: چاہیے کہ نہ لایا جائے وہ ایک مرد، صیغہ: واحد غائب باید کہ نیاوردہ شوند: چاہیے کہ نہ لائے جائیں وہ سب مرد، صیغہ: جمع غائب

میاوردہ شو: مت لایا جا تو ایک مرد، // واحد حاضر میاوردہ شوید: مت لائے جاؤ تم سب مرد، // جمع حاضر

باید کہ نیاوردہ شوم: چاہیے کہ نہ لایا جاؤں میں ایک مرد، // واحد متکلم باید کہ نیاوردہ شویم: چاہیے کہ نہ لائے جائیں ہم سب مرد، // جمع متکلم

نوٹ: فعلِ مجہول صرف متعدی مصادر سے آتا ہے لازم مصادر سے نہیں آتا؛ البتہ اگر کسی مصدر سے لایا جاتا ہے، تو وہ مجازاً ہوتا ہے، جیسا کہ کتاب میں "آوردہ" مصدرِ لازم سے افعال مجہولہ لائے گئے ہیں، لازم و متعدی مصادر جاننے کے لیے لازم و متعدی کے تحت بحث: ص ۴۵ پر دیکھیے۔

تنبیہ: کتاب میں امر و نہی حاضر کے صیغے لکھے گئے ہیں، پوری گردان غائب و متکلم کے صیغوں کے ساتھ یہاں لکھ دی گئی ہے، نیز نہی مجہول حاضر کے صیغوں کا ترجمہ (نہ لایا جا تو ایک مرد اور نہ لائے جاؤ تم سب مرد) بھی کر سکتے ہیں۔

ہدایت برائے معلم: مختلف مصادر سے فعل مجہول بنوا کر ان کی گردانیں سنیں، ماضی مضارع، حال وغیرہ تمام افعال سے گردانیں کرائیں اور کاپی پر لکھ کر لانے کی ہدایت کریں پھر ان کی بنظر غائر تصحیح کریں۔

☆☆☆
☆☆
☆

باب دوم نحو (فارسی)

مفرد و مرکب: لفظ معنی دار کی دو قسمیں ہیں: اول مفرد، دوم مرکب۔

مفرد: وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اور جس سے ایک معنی سمجھے جاویں۔ جیسے[1]: زید۔

مرکب: وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے مل کر بنا ہو۔ جیسے[2]: زید کا غلام۔

مرکب کے اقسام: مرکب کی دو قسمیں ہیں: مفید و غیر مفید۔ غیر مفید وہ ہے کہ پوری بات نہ ہو۔ جیسے[3]: غلامِ زید۔ مفید وہ ہے کہ پوری بات ہو۔ جیسے[4]: زید استادہ است۔

سوالات: ۔ ذیل کے فقروں میں یہ بتاؤ کہ کون مرکب مفید ہے اور کون غیر مفید: زید کا گھوڑا، بکر کا غلام، میرا چاقو، زید کا باپ کھڑا ہے، کل میں دہلی جاؤں گا، کپڑا اسفید، ٹھنڈا پانی۔

مرکب غیر مفید کے اقسام: مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں: مرکب اضافی و مرکب توصیفی۔

مرکب اضافی: وہ ہے جو مضاف و مضاف الیہ سے مل کر بنا ہو۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے کہ اس سے کسی اسم کا لگاؤ ہو۔ جیسے: غلامِ[5] زید میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔

علم نحو: وہ علم ہے جس میں اسم و فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہو۔

موضوع: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان فارسی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

[1] جیسے زید، عمر بکر، کتاب، قلم، کاپی وغیرہ۔ دیکھیے! یہ اکیلے لفظ ہیں اور ان سے ایک ہی معنی، مثلاً زید سے زید کی واحد ذات سمجھی جارہی ہے اور عمر سے صرف عمر کی ذات سمجھی جارہی ہے۔ بریں قیاس کنید۔ [2] جیسے زید کا غلام، عمرو کا لڑکا کھڑا ہے وغیرہ۔ دیکھیے! یہ مثالیں دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنی ہیں؛ اس لیے ان کو مرکب کہتے ہیں۔ [3] جیسے: غلامِ زید (زید کا غلام)۔ دیکھیے! اس مرکب سے پوری بات معلوم نہیں ہوتی ہے کہ زید کا غلام کیا کر رہا ہے؛ کھڑا ہے، بیٹھا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے؛ اس لیے یہ مرکب، مرکب غیر مفید ہے۔

[4] جیسے: زید استادہ است (زید کھڑا ہے)۔ دیکھیے اس مرکب سے پوری بات معلوم ہو رہی ہے کہ زید کھڑا ہے؛ اس لیے اس مرکب کو مرکب مفید کہتے ہیں۔

[5] (غلامِ زید کی ترکیب): غلام (مضاف)، زید (مضاف الیہ)، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

فائدہ: دیکھیے! مذکورہ بالا مثال میں، چوں کہ غلام کا لگاؤ اور تعلق زید کیساتھ ہے کہ وہ اس کا غلام ہے؛ اس لیے غلام مضاف ہوا اور چوں کہ لگاؤ اور تعلق زید کے ساتھ ہے؛ اس لیے ''زید'' مضاف الیہ ہوا، اسی طرح مسجدِ دہلی، مدرسۂ دیوبند، اور دانائے زمانہ وغیرہ کو بھی سمجھو۔

☆☆☆

تنبیہ: جاننا چاہیئے کہ فارسی وعربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ پیچھے[1] اور اردو میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مضاف پیچھے[2]۔ جیسے: زید کا غلام۔ اور ایک قسم اضافت کی اضافت[3] مقلوبی ہے، وہ یہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف سے پہلے آوے۔ مضاف کے آخر میں اگر (الف) اور (واؤ) اور (ہ) نہ ہو، تو اس کے آخر کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے[4]: غلامِ زید، مسجدِ دہلی اور اگر (الف) یا (واؤ) ہو، تو آخر میں یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے:[5] دانائے زمانہ، بوئے گل اور اگر (ہ) ہو، تو اس کو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں۔ جیسے[6]: آموختۂ زید۔

---

[1] جیسے: غلامِ زید اور غــلامُ زیــدٍ میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔ [2] جیسے: زید کا غلام، کیوں کہ جب اردو میں ترجمہ کرتے ہیں، تو مضاف کا ترجمہ پہلے اور مضاف الیہ کا ترجمہ بعد میں ہوتا ہے؛ اس لیے اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں ہوتا ہے۔ [3] اضافت مقلوبی یعنی الٹی اضافت: یہ بات ذہن نشیں کر لینی چاہیے کہ اس اضافت میں علامتِ اضافت ''کسرہ'' وغیرہ نہیں آتے ہیں۔ جیسے: جہاں شاہ (دنیا کا بادشاہ)۔

فائدہ: ایک قسم اضافت کی (فکِّ اضافت) بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مضاف ومضاف الیہ کو بغیر علامتِ اضافت کے پڑھا جائے۔ جیسے: سرِ چشمہ از فرہنگ عامرہ: ص/۲۶۸، صاحبِ دل از لغت ایں: ص/۳۰۴۔ [4] جیسے: غلامِ زید (زید کا غلام)، مسجدِ دہلی (دہلی کی مسجد)۔

[5] جیسے: دانائے زمانہ (زمانہ کا جاننے والا)، بوئے گل (پھول کی مہک)۔ [6] جیسے: آموختۂ زید (زید کا سکھایا ہوا)۔

فائدہ: فارسی میں علامتِ اضافت چھ ہیں: (۱) کسرہ۔ جیسے: غلامِ زید۔ (۲) ہمزہ۔ جیسے: آموختۂ زید۔ (۳) یائے مجہول۔ جیسے: بوئے گل۔ (۴) از۔ جیسے: مگر بوئے از عشق مستت کند (شاید کہ عشق کی خوشبو تجھے مست کردے) بوستاں: ص/۴۔ (۵) ب۔ جیسے: سائل بنان (روٹی کا سائل، فقیر)۔ (۶) را۔ جیسے: غلام زیدرا (زید کا غلام) بسکون میم است۔

نوٹ: جاننا چاہیے کہ مذکورہ بالا علامتوں میں سے پہلی تین علامتوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اردو ترجمہ میں اضافت کی علامت مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان (کا، کی، کے۔ را، ری، رے اور نا، نی، نے) میں سے کسی ایک کا ہونا ہے۔ جیسے: نامِ خدا (خدا کا نام)، کتابِ او (اس کی کتاب)، غلامانِ او (اس کے غلام)، قلمِ تو (تیرا قلم)، کلاہِ تو (تیری ٹوپی)، غلامانِ تو (تیرے غلام)، قلمِ خویش (اپنا قلم)، کلاہِ خود (اپنی ٹوپی)، مردانِ خویش (اپنے لوگ) وغیرہ۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ اضافت کی معنی کے اعتبار سے چند قسمیں ہیں: (۱) اضافتِ تملیکی: مضاف، مضاف الیہ کی ملک ہو۔ جیسے: خرِ عیسی (عیسی کا گدھا)، عصائے کلیم (کلیم کی لاٹھی)۔ دیکھیے! مضاف خر اور عصا، مضاف الیہ عیسی اور کلیم کی ملک ہیں؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت تملیکی کہتے ہیں۔ (۲) اضافتِ تخصیصی: مضاف مضاف الیہ کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے: گلِ بوستاں (باغ کا پھول)، یارِ من (میرا دوست)۔ دیکھیے! مضاف گل اور یار، مضاف الیہ بوستاں اور من کے ساتھ خاص ہیں؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت تخصیصی کہتے ہیں۔ (۳) اضافت توضیحی: جس میں مضاف الیہ سے مضاف کی وضاحت ہوتی ہو۔ جیسے: شہر سکندر آباد، شہر کوفہ، کتاب تیسیری المبتدی۔ دیکھیے! مضاف الیہ سکندر آباد، کوفہ اور تیسر المبتدی، مضاف شہر اور کتاب کی وضاحت کر رہے ہیں؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت توضیحی کہتے ہیں۔ (۴) اضافت بیانی: جس میں مضاف الیہ مضاف کی اصلیت کو بیان کرتا ہو۔ جیسے: خاتمِ طلا (سونے کی انگوٹھی)، دیوارِ گل (پھول کی دیوار)۔ دیکھیے! مضاف الیہ ''طلا اور گل'' مضاف ''خاتم اور دیوار'' کے بیان ہیں، اس لیے اس اضافت کو اضافت بیانی کہتے ہیں۔ (۵) اضافت تشبیہی: مشبہ (جس کو تشبیہ دی جائے) کی اضافت مشبہ بہ (جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے) کی طرف کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلاں چیز جیسی ہے۔ جیسے: نرگس چشم (نرگس جیسی آنکھ)، ←

مرکب توصیفی: وہ ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔
صفت: وہ ہے جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی[1] معلوم ہو۔
موصوف: وہ ہے جس کی برائی یا بھلائی[2] بیان کی جاوے۔ جیسے: مردِ عالم میں مرد موصوف ہے اور عالم صفت ہے[3]۔
تنبیہ: جس طرح مضاف کے آخر کا حال اوپر لکھا گیا ہے، اسی طرح موصوف کا حال بھی سمجھنا چاہیے[4]۔
سوالات: ان فقروں میں مضاف اور مضاف الیہ اور موصوف اور صفت بتاؤ اور موصوف اور مضاف کے آخر کی حالت کی وجہ بھی بیان کرو:۔ غلامِ عمر، نانِ گرم، کتابِ بکر، آبِ خُنُک، چاقوئے خالد، کتابِ خوش خط، مدرسۂ دیو بند، قلعۂ دہلی، کلاہِ خوب، آوازِ دلکش، کفِ دست۔

﴿بقیہ حاشیہ سابقہ﴾
شیشۂ دل (شیشہ جیسا دل)۔ دیکھیے! مشبہ چشم اور دل کی اضافت نرگس اور شیشہ کی طرف کی گئی ہے؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت تشبیہی کہتے ہیں۔
(۶) اضافتِ ظرفی: مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو اور دیگر مظروف ہو۔ جیسے: باغِ انار (انار کا باغ)، آبِ دریا (دریا کا پانی)۔ دیکھیے! مضاف باغ اور دریا مضاف الیہ ظرف ہیں اور انار اور آب مظروف ہیں؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت ظرفی کہتے ہیں۔
(۷) اضافتِ ابنی: بیٹے کی اضافت باپ کی طرف ہو۔ جیسے: عباس علی یعنی عباس ابن علی، ذیشان ذکی یعنی ذیشان ابن ذکی۔ دیکھیے! بیٹے عباس اور ذیشان کی اضافت باپ، علی اور ذکی کی طرف ہے؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت ابنی کہتے ہیں۔
(۸) اضافتِ مجازی: مضاف محض خیالی ہو، مقصود مضاف الیہ ہو۔ جیسے: سرِ ہوش، پائے فکر۔ دیکھیے! مضاف سر اور پائے محض خیالی ہیں، مقصود مضاف الیہ ہوش اور فکر ہیں؛ اس لیے اس اضافت کو اضافت مجازی کہتے ہیں، وغیرہ۔ (مزید تفصیل کے لیے مصدر فیوض دیکھی جاسکتی ہے)۔

---

[1] یا کوئی حالت وکیفیت معلوم ہو۔ [2] یا کوئی حالت وکیفیت بیان کی جاوے۔ [3] دیکھیے! عالم (علم والا ہونا)، یہ ایک صفت وحالت ہے اور مرد موصوف ہے؛ کیوں کہ اس کی ایک حالت بیان کی جارہی ہے کہ وہ مرد عالم ہے۔ [4] یعنی موصوف کے آخر میں اگر (الف) اور (واؤ) اور (ہ) نہ ہو، تو اس کے آخر کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے: زنِ نیک (نیک عورت)، کلاہِ خوب (اچھی ٹوپی) اور اگر (الف) یا (واؤ) ہو، تو آخر میں یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے: دانائے خوب (اچھا جاننے والا) موئے سیاہ (کالے بال) اور اگر (ہ) ہو، تو اس کو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں۔ جیسے: جامۂ سفید (سفید کپڑا) وغیرہ۔
تنبیہ: جاننا چاہیے کہ فارسی وعربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں اور اردو میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں۔ جیسے: اچھی ٹوپی اور ایک قسم مرکب توصیفی کی مرکب اضافی مقلوبی کی طرح مرکب توصیفی مقلوبی بھی ہے، اس میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں ہوتا ہے۔ جیسے: نیک مرد، عالم مرد وغیرہ۔ اور مقلوبی کی دونوں قسموں میں کسرہ وغیرہ بھی داخل نہیں ہوتا ہے، نیز اضافت مقلوبی (الٹی اضافت) کی صورت میں بھی ترجمہ وہی ہوگا جو اضافت مستوی (سیدھی اضافت) میں ہوتا تھا۔ مصدر فیوض ص ر ۴۷۔
نوٹ: جاننا چاہیے کہ مرکب توصیفی کی علامت یہ ہے کہ اس کے ترجمہ میں کا، کی، کے، را، ری، رے اور نا، نی، نے نہیں آتا ہے۔

جملہ[1] کے اقسام

مرکب[2] مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں: خبریہ، اور انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے[3]: زید غلام است۔

جملہ انشائیہ: وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے[4]: بزن زیدرا۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: فعلیہ اور اسمیہ۔ **جملہ اسمیہ:** وہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے ایک کو ان میں سے مبتدا کہتے ہیں دوسرے کو خبر، جس کا حال بیان کیا جائے اس کو مبتدا اور اس حال کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے: زید غلام است میں زید مبتدا اور غلام است خبر ہے[5] اور مبتدا شروع جملہ میں آتا ہے[6]۔

جملہ فعلیہ: وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے۔ جیسے: زید نشست میں زید فاعل اور نشست فعل[7]۔

سوالات

ذیل کی مثالوں میں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ اور مبتدا اور خبر اور فعل اور فاعل بتاؤ:۔

زید ذہین است، غلام بکر آمدہ است، غلامِ[8] خالد را مزن، برادرِ عمر استادہ است، چاقوئے تو خوب است، نان گرم است، آب خنک است، کتاب خوشخط است، دروغ مگو۔

---

1 **جملہ کے اقسام:** جملہ: چند الفاظ کے مجموعہ کو کہتے ہیں، اقسام قسم کی جمع ہے، تو مطلب ہوا: چند الفاظ کے مجموعہ کی قسمیں۔

2 **مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں:** یعنی چند الفاظ کے ایسے مجموعہ کو جس میں پوری بات معلوم ہو جاتی ہو، جملہ بھی کہتے ہیں اور ایسے چند الفاظ کے مجموعہ کی دو قسمیں ہیں خبریہ و انشائیہ۔ چناں کہ گذشت در متن۔ 3 جیسے زید غلام است (زید غلام ہے)، عمر و استادہ است (عمر و کھڑا ہے)۔ دیکھیے! ان دونوں مثالوں میں سچ اور جھوٹ دونوں باتیں ہو سکتی ہیں؛ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ خبر دینے والا سچا ہو کہ زید غلام ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جھوٹا ہو کہ زید غلام نہ ہو، اسی طرح دوسری مثال کو بھی سمجھ لینا چاہیے۔ 4 جیسے بزن زیدرا (زید کو مار)۔ دیکھیے! اس مثال میں ایک چیز یعنی مارنے کا حکم دیا جا رہا ہے، اور حکم دینے میں کیا سچ اور کیا جھوٹ یعنی حکم میں سچ اور جھوٹ کا احتمال ہی نہیں ہوتا، سچ اور جھوٹ کا احتمال تو خبر کے اندر ہوتا ہے۔ 5 مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ 6 کیوں کہ مبتدا اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کے معنی ہیں جس سے ابتدا کی گئی، جس کو شروع میں لایا گیا؛ اس لیے اس کا شروع میں آنا ظاہر ہے۔ 7 فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی مفعول سے مل کر بنے۔ جیسے: زد زید عمرورا (زید نے عمرو کو مارا) زد فعل، زید فاعل را علامت مفعول، فعل فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

8 غلامِ خالد را مزن: خالد کے غلام کو مت مار۔ **ترکیب:** غلام مضاف، خالد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مفعول مقدم، را علامت مفعول، مزن فعل نہی، ضمیر تو (پوشیدہ) فاعل، فعل نہی اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: سوالات میں دیے ہوئے جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرائیں۔

ضمائر[1]

ضمیر: وہ اسم ہے کہ غائب یا حاضر، یا متکلم کے[2] لیے بنایا جائے۔ ضمیر کی بھی مثل صیغوں کے چھ قسمیں ہیں: واحد غائب[3]، جمع غائب، واحد حاضر[4]، جمع حاضر، واحد متکلم[5]، جمع متکلم۔
اور ضمیریں کئی قسم کی ہیں: بعض وہ ہیں جو صرف فعل سے ملتی ہیں اور بعض وہ ہیں جو فعل و اسم دونوں سے ملتی ہیں اور بعض وہ ہیں جو فعل و اسم سے علیحدہ آتی ہیں۔

نقشۂ ذیل سے ہر ایک کو معلوم کرو

اقسام	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
فعل[6] سے ملی ہوئی	سازد میں ضمیر پوشیدہ ہے	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
یہ فعل[7] سے یا اسم سے ملی ہوئی ہیں	ش دادش غلامش	شاں اوشاں دادشاں غلام شاں، اوشاں	ت، ی دادت غلامت، غلامی	تاں دادتاں غلام تاں	م دادم غلامم	ماں داد ماں غلام ماں
فعل[8] سے الگ	او، آں، وے	آناں، آنہا	تو	شما	من	ما

سوالات: ۔ ذیل کی مثالوں میں ضمائر کے اقسام مع معنی و مثال بتاؤ:۔ خامہ ات، پدرتاں، کتابش، کتاب شاں، قلم تراشش، شما رازد، برادرِ او، برادرِ من، فرزند شاں۔

---

[1] ضمائر: ضمیر کی جمع ہے اور ضمیر اسم کے قائم مقام لفظ کو کہتے ہیں۔ تعریف بالفاظ دیگر: ضمیر: وہ اسم ہے جو جملہ میں کسی اسم کے بدلہ میں آئے۔ جیسے: زید گفت (زید نے کہا) کے بدلے او گفت (اس نے کہا) اور جس اسم مثلاً (زید) کے بدلہ جو ضمیر (او) آئی ہے اس کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔
[2] کے لیے بنایا جائے: کی جگہ بولا جائے۔ جیسے: غائب شخص (زید) کے لیے بولا جائے کہ ''او کرد'' اس نے کیا یا کوئی شخص حاضر اور موجود ہے، اس کا نام نہ لیا جائے؛ بلکہ اس کے لیے ایسا اسم (ضمیر) استعمال کیا جائے، جو اسی موجود پر دلالت کرے۔ جیسے: موجود شخص (عمرو) کے لیے بولا جائے کہ ''تو کردی'' تو نے کیا، اسی طرح متکلم (بکر) خود اپنا نام نہ لے کر یوں بولے ''من کردم'' (میں نے کیا) اور ضمیریں (او، تو اور من) جن (زید، عمرو اور بکر) کی طرف لوٹ رہی ہیں، ان کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔ [3] غائب: یعنی ضمیر غائب وہ ضمیر ہے جو غائب کے بدلہ میں بولی جائے۔ جیسے: واحد غائب کے لیے ''او'' (وہ، اس) اور جمع غائب کے لیے آنہا (وہ سب، ان سب) مثلاً: او زید (وہ زید) او کرد (اس نے کیا) اور آنہا زید و عمرو بکر (وہ زید، عمر اور بکر)، آنہا کردند (ان سب نے کیا)۔ [4] حاضر: یعنی ضمیر حاضر وہ ضمیر ہے جو موجود کے بدلہ بولی جائے۔

جیسے: واحد حاضر کے لیے ''تو'' (تو، آپ) اور جمع حاضر کے لیے ''شما'' (تم سب) مثلاً: ''تو کردی'' (تو نے کیا) شما کردید (تم سب نے کیا)۔

۵ متکلم: یعنی ضمیر متکلم وہ ضمیر ہے جو بات کرنے والے یعنی خود کے بدلہ بولی جائے۔ جیسے: واحد متکلم کے لیے ''من'' (میں) اور جمع متکلم کے لیے ''ما'' (ہم سب) مثلاً: من کردم (میں نے کیا) اور ما کردیم (ہم سب نے کیا)۔ ۶ فعل سے ملی ہوئی: یعنی وہ ضمیریں جو صرف فعل سے ملتی ہیں اور فعل کے بعد آ کر فاعل بنتی ہیں اور وہ (ند، ی، ید، م اور یم) ہیں۔ جیسے: سازند (انہوں نے بنایا)، سازی (تو نے بنایا)، سازید (تم سب نے بنایا)، سازم (میں نے بنایا)، سازیم (ہم سب نے بنایا)۔ دیکھیے! ان تمام مثالوں میں ضمیریں فعل سے ملی ہوئی ہیں اور فعل کے بعد آ کر فاعل بن رہی ہیں؛ اسی لیے ان ضمیروں کو ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔ ۷ یہ فعل سے یا اسم سے ملی ہوئی ہیں: یعنی یہ ضمیریں (ش، شاں، اوشاں، ت، ی، تاں، م، ماں) فعل سے مل کر بھی آتی ہیں اور یہی ضمیریں اسم سے مل کر بھی آتی ہیں؛ البتہ جب فعل کے بعد فعل سے مل کر آتی ہیں، تو یہ ضمیریں مفعول بنتی ہیں۔ جیسے: دادش (اس نے اس کو دیا)، دادشاں (اس نے ان سب کو دیا)، دادت (اس نے تجھ کو دیا)، دادتاں (اس نے تم سب کو دیا)، دادم (اس نے مجھ کو دیا)، داد ماں (اس نے ہم سب کو دیا)۔ دیکھیے! ان تمام مثالوں میں ضمیریں فعل کے بعد فعل سے ملی ہوئی ہیں اور ضمیریں مفعول بن رہی ہیں؛ اسی لیے ان ضمیروں کو ضمیر منصوب متصل کہتے ہیں، اور جب یہ ضمیریں اسم کے بعد اسم سے مل کر آئیں، تو مضاف الیہ بنتی ہیں اور اسم مضاف بنتا ہے۔ جیسے: غلامش (اس کا غلام) غلام شاں، غلام اوشاں (ان سب کا غلام)، غلامت، غلامی (تیرا غلام)، غلام تاں (تم سب کا غلام)، غلامم (میرا غلام)، غلام ماں (ہم سب کا غلام)۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ضمیریں اسم کے بعد اسم سے ملی ہوئی ہیں اور ضمیریں مضاف الیہ بن رہی ہیں اور اسم مضاف بن رہا ہے، اسی لیے ان ضمیروں کو ضمیر مجرور متصل کہتے ہیں۔

۸ فعل سے الگ: یعنی وہ ضمیریں جو فعل سے الگ ہو کر آتی ہیں، چنانچہ اگر یہ ضمیریں فعل سے پہلے آئیں، تو یہ ضمیریں فاعل کی ضمیر کہلائیں گی۔ جیسے: او گفت، آں گفت، وے گفت (اس نے کہا)، آنہا گفتند (ان سب نے کہا)، تو گفتی (تو نے کہا)، شما گفتید (تم سب نے کہا)، من گفتم (میں نے کہا)، ما گفتیم (ہم سب نے کہا)۔ دیکھیے! ان تمام مثالوں میں ضمیریں فعل سے الگ ہو کر فعل سے پہلے آئی ہیں اور فاعل بن رہی ہیں؛ اس لیے ان ضمیروں کو ضمیر مرفوع منفصل کہیں گے، اور اگر یہ ضمیریں اسم سے پہلے آئیں تو مبتدا کہلائیں گی۔ جیسے: او کار کرد، آں کار کرد، وے کار کرد (اس نے کام کیا)، آناں کار کردند، آنہا کار کردند (ان سب نے کام کیا)، تو کار کردی (تو نے کام کیا)، شما کار کردید (تم سب نے کام کیا)، من کار کردم (میں نے کام کیا)، ما کار کردیم (ہم سب نے کام کیا)۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ضمیریں مبتدا، اور کار کرد، کار کردند، وغیرہ خبر ہیں، اور اگر ان ضمیروں کے بعد لفظ ''را'' آ جائے، تو یہ ضمیریں مفعول کی ضمیریں کہلائیں گی۔ جیسے: اورا، آں را، وے را (اس کو)، آناں را، آنہارا (ان سب کو)، ترا (تجھ کو)، شمارا (تم سب کو)، مرا (مجھ کو)، مارا (ہم سب کو)۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ضمیروں کے بعد لفظ ''را'' آیا ہے اور ضمیریں مفعول بن رہی ہیں، اسی لیے ان ضمیروں کو ضمیر منصوب منفصل کہیں گے اور اگر یہ ضمیریں اسم کے بعد آئیں، تو یہ ضمیریں مضاف الیہ کہلائیں گی اور اسم مضاف ہوگا۔ جیسے: پیدائش او، پیدائش آں، پیدائش وے (اس کی پیدائش)، وفاتِ آناں، وفاتِ آنہاں (ان سب کی موت)، نمازِ تو (تیری نماز)، حج شما (تم سب کا حج)، روزۂ من (میرا روزہ)، رسول ما (ہم سب کا رسول)۔ دیکھیے! ان مثالوں میں ضمیریں اسم کے بعد آئی ہیں اور مضاف الیہ بن رہی ہیں اور اسم مضاف بن رہے ہیں، اسی لیے ان ضمیروں کو ضمیر مجرور منفصل کہیں گے۔

سوال : مذکورہ بالا ضمیروں کا نام (مرفوع متصل، منصوب متصل اور مجرور متصل، اسی طرح مرفوع منفصل، منصوب منفصل اور مجرور منفصل) رکھنے میں متصل اور منفصل نام رکھنا تو سمجھ میں آتا ہے؛ کیوں کہ وہ ضمیریں یا تو فعل سے ملی ہوئی ہیں یا فعل سے الگ ہیں، لیکن فاعلی ضمیروں کا مرفوع، مفعولی ضمیروں کا منصوب اور اضافی ضمیروں کا مجرور ہونا سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کو مرفوع، منصوب اور مجرور کیوں کہتے ہیں ؟

جواب : دراصل فاعلی ضمیروں کو مرفوع، مفعولی ضمیروں کو منصوب اور اضافی ضمیروں کو مجرور کہنا عربی کی اصطلاحات کی وجہ سے ہے؛ کیوں کہ عربی میں فاعل پر رفع، مفعول پر نصب اور مضاف الیہ پر جر آتا ہے، جس کی وجہ سے فاعلی ضمیروں کو مرفوع، مفعولی ضمیروں کو منصوب اور ←

اسمائے اشارہ: اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی[1] چیز کی طرف اشارہ کریں۔[2] جیسے یہ فارسی کے اسمائے اشارہ ہیں: ایں[3]، آں۔ ایں کی جمع اینان[4] اور آں کی جمع آناں آتی ہے اور جس شئی کی طرف اشارہ کریں اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں[5]۔

اسم موصول: وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے بعد ایک جملہ نہ ہو وہ ناتمام رہتا ہے اور اس جملہ کو صلہ[6] کہتے ہیں۔ جیسے جو شخص کہ کل آیا تھا وہ زید کا بھائی ہے اس مثال میں جو شخص اسم موصول ہے اور کل آیا تھا صلہ ہے۔ فارسی کے اسمائے موصولہ یہ ہیں: ہر کہ[7]، ہر آنکہ، آنانکہ، آنچہ[8]، ہر آنچہ۔ اگر کسی اسم کے آخر یائے مجہول لگا دو اور اس کے بعد لفظ ''کہ'' لاؤ، وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے: مردیکہ[9] اور جس اسم پر لفظ آں ہو اور اس کے بعد کہ ہو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے[10]: آنکس کہ مرادرہم داد آمد۔

منادی: منادی اس کو کہتے ہیں جس کو پکارا جاوے۔ جیسے: او زید۔ زید[11] منادی ہے فارسی میں حرفِ ندا دو ہیں اے اور الف۔ اے اول میں منادی کے آتا ہے۔ جیسے: اے زید اور الف آخر میں منادی کے آتا ہے۔ جیسے[12]: کریما۔

سوالات: ان مثالوں کا ترجمہ کرو۔ اور اسم اشارہ و اسم موصول و منادی اور حرفِ ندا اور مشارٌ الیہ کو بتاؤ:۔ ایں چہ چیز است، آں درخت خشک شد، ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت، طفلیکہ آمدہ بود نشستہ است، ہر کہ پیدا شد خواہد مرد، خداوندا رحم بفرما، اے کریم مغفرت کن، مظاہر علوم مدرسہ عربیہ است در شہر سہارنپور۔

﴿حاشیہ سابقہ﴾

اضافی ضمیروں کو مجرور کہتے ہیں، چنانچہ عربی سے منتقل کر کے فارسی میں بھی ان اصطلاحات کو استعمال کر لیا جاتا ہے۔

تنبیہ : ترا (تجھ کو) کی اصل تورا ہے اور مرا (مجھ کو) (از فرہنگ عامرہ: ص ۴۳۳، و در فیروز اللغات: ص ۱۲۸۵، یعنی بفتحِ میم) کی اصل ''من را'' ہے جس کی وجہ سے ''ترا'' کی تا کو پیش اور ''مرا'' کے میم کو زبر پڑھا جاتا ہے۔

[1] کسی شخص یا کسی چیز۔ [2] اس کی دو قسمیں ہیں قریب اور بعید۔ [3] ایں قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے اور آں بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: ایں قلم (یہ قلم) آں قلم (وہ قلم)۔ دیکھیے! ان دونوں مثالوں میں ایں، آں، فارسی میں اور ''یہ، وہ'' اردو میں اسمائے اشارہ ہیں۔

فائدہ : ایں کی جگہ ''ام'' بھی آتا ہے، مگر اس کا استعمال صرف روز، شب اور سال کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: امروز (اس دن)، ←

﴿حاشیہ سابقہ﴾

امشب (اس رات)، امسال (اس سال)۔ ۴ ایناں: ایناں اور آناں، یہ دونوں جمع ذوی العقول یعنی انسانوں کے لیے ہیں۔ جیسے: ایناں زید وعمرو وبکر اند (یہ زید، عمر اور بکر ہیں)، آناں زید وعمرو وبکر اند (وہ زید، عمر اور بکر ہیں) اور غیر ذوی العقول یعنی غیر انسان کے لیے اینہا اور آنہا جمع آتی ہے۔ جیسے: اینہا اسپ وقلم وجامہ اند (یہ گھوڑا، قلم اور کپڑا ہے)، آنہا اسپ وقلم وجامہ اند (وہ گھوڑا، قلم اور کپڑا ہے)۔

۵ جیسے حاشیہ میں مذکورہ بالا مثالوں میں سے پہلی مثال میں ''قلم'' اور دوسری مثال میں ''زید، عمر اور بکر'' اور تیسری مثال میں ''اسپ، قلم اور جامہ'' مشارٌ الیہ ہیں۔

۶ صلہ: اسم موصول کا بیان ہوتا ہے، جیسا کہ مثال مذکور میں ''کل آیا تھا'' صلہ ہے یعنی اسم موصول ''جو شخص کہ'' کا بیان ہے؛ کیوں کہ صرف ''جو شخص کہ'' کہنے سے بات پوری نہیں ہوتی؛ بلکہ بیان کی ضرورت پڑتی ہے۔ ۷ ہر کہ، ہر آنکہ، آنانکہ اور آنکہ: یہ چاروں اسمائے موصولہ اشخاص کے لیے ہیں۔ ۸ آنچہ، ہر آنچہ اور ہر چہ: یہ تینوں اسمائے موصولہ اشیاء یعنی چیزوں کے لیے ہیں۔

فائدہ: ذیل میں ہر ایک اسم موصول کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

ہر کہ: ہر کہ تأمل نہ کند در جواب ☆ بیشتر آید سخنش ناصواب (جو شخص جواب دینے میں غور وفکر نہیں کرتا ☆ اس کی باتیں زیادہ تر غلط ہوتی ہیں) گلستاں: ص/۲۲۷۔

ہر آنکہ: ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت ☆ دماغ بے ہودہ پخت وخیال باطل بست (جس شخص نے برائی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی ☆ بے کار دماغ پکایا اور باطل خیال باندھا) گلستاں: ص/۳۶۔

آنانکہ: آنانکہ بکُنجِ عافیت بنشستند ☆ دندانِ سگ ودہانِ مردم بستند (وہ لوگ جو عافیت کے کونہ میں بیٹھ گئے ☆ انہوں نے کتے کے دانت اور لوگوں کے منھ بند کر دیے) گلستاں: ص/۴۱۔

آنکہ: آنکہ در راحت وتنعُّم زیست ☆ وچہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست (وہ شخص جس نے راحت اور نعمتوں میں زندگی گزاری ☆ وہ کیا جانے کہ بھوکے کا حال کیا ہے) گلستاں: ص/۲۳۵۔۔

آنچہ: آتشِ سوزاں نکند با سپند ☆ آنچہ کند دودِ دلِ مستمند (جلانے والی آگ کالے دانہ کے ساتھ وہ نہیں کرتی ☆ جو کچھ دردمند کے دل کا دھواں کر دیتا ہے) گلستاں: ص/۵۰۔

ہر آنچہ: ہر آنچہ یافتی بہتر بود (جو کچھ تونے پایا اچھا تھا) فارسی کا معلم: ص/۲۹۔

ہر چہ: ہر چہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست ☆ بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست (جو کچھ میرے سر پر گذر جائے جب تو پسند کرے تو جائز ہے ☆ بندہ کیا دعوی کر سکتا ہے جب آقا کا حکم ہے) گلستاں: ص/۵۴۔

۹ مردیکہ: وہ مرد جو کہ، جس مرد نے کہ۔ ۱۰ جیسے: آنکس کہ مرا درہم داد آمد (وہ شخص جس نے مجھ کو درہم دیا، وہ آیا)۔

۱۱ زید منادی ہے؛ کیوں کہ اس جملہ میں زید کو پکارا گیا ہے اور ''او'' حرف ندا ہے؛ کیوں کہ اس حرف کے ذریعہ پکارا گیا ہے اور جس حرف کے ذریعہ پکارا جائے اس کو حرف ندا کہتے ہیں۔ ۱۲ جیسے: کریما (اے کریم)، خدایا (اے خدا): پادشاہا (اے بادشاہ) وغیرہ۔

☆☆☆

فاعل[1] و مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ و مفعول بہ

فاعل: وہ اسم ہے کہ جس[2] سے فعل صادر ہو یا فعل اس کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے[3]: مرد زید یا زد زید میں زید فاعل ہے۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس[4] پر فعل واقع ہو۔ جیسے: زدم زید را میں زید مفعول بہ ہے۔

مفعول مالم یسم فاعلہ: وہ مفعول ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے[5]: زدہ شد زید میں زید۔

---

[1] فاعل: کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ [2] جس سے فعل صادر ہو: یعنی جس اسم سے فعل (کام) نکلے۔ جیسے: زد زید (زید نے مارا)۔ دیکھیے! اس مثال میں مارنے کا کام زید کی ذات سے صادر ہوا ہے (نکلا ہے)؛ اس لیے زید فاعل ہے۔ [3] جیسے: مُرد زید (زید مر گیا)۔ دیکھیے: اس مثال میں مرنے کا فعل زید کی ذات کے ساتھ قائم ہے؛ اس لیے زید فاعل ہے۔

نوٹ: ذیل میں فاعل سے متعلق کچھ قواعد بیان کیے جا رہے ہیں۔

قاعدہ: (۱) فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: زد زید میں زید فاعل اسمِ ظاہر ہے اور کبھی فاعل اسمِ ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے: آمدند میں ''ند'' فاعل اسمِ ضمیر ہے اور کبھی فاعل میں اسمِ ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جیسے: آمد (آیا وہ) اس میں فاعل اسمِ ضمیر (او یا وے) پوشیدہ ہے۔

قاعدہ: (۲) فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے: احمد آمد (احمد آیا)، زید رفت (زید گیا) وغیرہ۔

قاعدہ: (۳) ایک فعل کے اگر کئی فاعلِ غائب بذریعۂ عطف آئیں، تو فعل جمع غائب آئے گا۔ جیسے: احمد و خالد و ثاقب آمدند، اور اگر ان کے ساتھ فاعل حاضر بھی ہوں، تو فعل جمع حاضر آئے گا۔ جیسے: احمد و ثاقب و شما آمدید، اور اگر فاعل متکلم بھی ہو، تو فعل جمع متکلم آئے گا۔ جیسے: احمد و ثاقب و من آمدیم۔

قاعدہ: (۴) اگر حرفِ تردید مثلاً (یا) کے ساتھ کئی فاعل آئیں، تو جس فاعل کے ساتھ فعل ملا ہوا ہوگا، اسی کے موافق فعل آئے گا۔ جیسے: محمود یا سعید آمد، محمود یا او شاں آمدند، وحید یا تو آمدہ بودی، محمد یا من یا شما می آمدید۔

[4] جس پر: فاعل کا فعل یعنی کام واقع ہوا ہو۔ جیسے: زدم زید را (میں نے زید کو مارا)۔ دیکھیے: اس مثال میں زید مفعول بہ ہے؛ کیوں کہ مارنے کا کام زید پر واقع ہوا ہے، اور جیسے ماجد سیب خورد (ماجد نے سیب کھایا)۔ دیکھیے! اس مثال میں ''سیب'' مفعول بہ ہے؛ کیوں کہ کھانے کا کام ''سیب'' پر واقع ہوا ہے۔

قاعدہ: (۱) مفعول بہ اکثر فاعل کے بعد فعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے: ماجد سیب خورد میں ''سیب'' مفعول بہ فاعل کے بعد فعل سے پہلے آیا ہے۔

قاعدہ: (۲) مفعول اگر ذی عقل (انسان) ہو، تو اکثر اس کے ساتھ علامتِ مفعول ''را'' آتی ہے۔ جیسے: زدم زید را میں زید مفعول کے ساتھ علامت ''را'' آئی ہے۔

[5] جیسے زدہ شد زید: (زید مارا گیا) میں زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو، اس کو مجہول بھی کہتے ہیں اور اس کے مفعول کو نائب فاعل کہتے ہیں۔ جیسے مثالِ مذکور میں: ''زدہ شد'' مفعول مالم یسم فاعلہ یا فعلِ مجہول ہے اور زید اس کا نائبِ فاعل ہے۔

لازم ومتعدی: فعل کی دو قسمیں ہیں: لازم ومتعدی۔ **لازم:** وہ ہے کہ اس میں مفعول بہ کی حاجت نہ ہو۔ جیسے[1]: نشست زید۔ **متعدی:** وہ ہے کہ اس میں مفعول بہ کی ضرورت ہو۔ جیسے[2]: زد زید عمرا۔

سوالات: ۔ ان مثالوں میں فاعل ومفعول مالم یسم فاعلہ ومفعول بہ ولازم ومتعدی کو بتاؤ اور ہر مثال کے معنی بھی بیان کرو: اے جانِ پدر خدائے عزّ وجلّ را بشناس، زید را مزن، سبق بخواں، غلامِ زید مُرد۔

[1] جیسے: نشست زید (زید بیٹھا) اور احمد آمد (احمد آیا)۔ دیکھیے! ان دونوں مثالوں میں ''نشست اور آمد'' دو ایسے فعل ہیں، جو صرف فاعل سے مل کر اپنا پورا مطلب ظاہر کر رہے ہیں، ان کو مفعول کی ضرورت نہیں؛ اس لیے ان دونوں فعلوں کو فعلِ لازم کہیں گے۔

[2] جیسے: زد زید عمرا (زید نے عمر کو مارا) اور ماجد سیب خورد (ماجد نے سیب کھایا)۔ دیکھیے! ان دونوں مثالوں میں ''زد اور خورد'' دو ایسے فعل ہیں جو صرف فاعل (زید اور ماجد) سے مل کر اپنا پورا مطلب ظاہر نہیں کر رہے ہیں؛ بلکہ ان کو مفعول بہ کی بھی ضرورت ہے؛ اس لیے ان دونوں فعلوں کو فعلِ لازم کہیں گے۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ مصدر آوردن اور بودن اور ان کے افعال (بلا علامتِ نے) متعدی ہیں اور ان کے علاوہ جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظ ''نے'' آوے، تو وہ مصدر اور اس کے افعال متعدی ہوں گے۔ جیسے: زد زید (زید نے مارا)، پرورد عمرو (عمرو نے پالا)، چنانچہ مصدرِ زدن اور پروردن اور ان کے افعال متعدی ہوں گے؛ کیوں کہ ان دونوں مصدروں کے ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظ ''نے'' آیا ہے اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظِ ''نے'' نہ آوے تو وہ مصدر اور اس کے افعال لازم ہوں گے۔ جیسے: رفت زید (زید گیا)، خفت عمرو (عمرو سویا)، چنانچہ مصدرِ رفتن اور خفتن اور ان کے افعال لازم ہوں گے؛ کیوں کہ ان دونوں مصدروں کے ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظ ''نے'' نہیں آیا ہے۔

نوٹ: مصدر تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱) لازم: جیسے خوردن (کھانا)، (۲) متعدی: جیسے زدن (مارنا)، (۳) مشترک (کبھی لازم کبھی متعدی) جیسے: آموختن (سیکھنا، سکھانا)، نیز کبھی دونوں معانی ایک جملہ ہی میں استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے: ہر چہ آموختم ترا آموختم (جو کچھ میں نے سیکھا، تجھے سکھایا)۔

سوال: اگر لازم کو متعدی بنانے کی ضرورت پڑے، تو کیسے کریں گے؟

جواب: اگر لازم کو متعدی بنانے کی ضرورت پڑے، تو مصدرِ لازم کے امر کے آخر میں ''اندن یا انیدن'' بڑھا دیں گے۔ جیسے: خوردن (کھانا)، خوردن کے مضارع خورد سے صیغۂ امر خور کے آخر میں ''اندن یا انیدن'' بڑھایا، تو مصدرِ متعدی خوردن سے خوراندن یا خورانیدن ہوگیا، چنانچہ خوردن کے معنی کھانا اور خوراندن اور خورانیدن کے معنی کھلانا، اسی طرح ترسیدن کے صیغۂ امر ترس کے آخر میں ''اندن یا انیدن بڑھایا، تو مصدرِ متعدی ترسیدن سے ترساندن اور ترسانیدن ہوگیا، چنانچہ ترسیدن کے معنی ڈرنا اور ترساندن اور ترسانیدن کے معنی ڈرانا۔ بریں قیاس کنید۔ اور اگر متعدی المتعدی (یعنی ڈبل معتدی) بنانا ہو، تو جو مصدر متعدی بنایا ہے اس کے مضارع سے امر کے آخر میں ''اندن یا انیدن'' بڑھا دیں، تو متعدی المتعدی (ڈبل متعدی) بن جائے گا۔ جیسے: ترسانیدن کے مضارع ترساند سے امر ترساں کے آخر میں ''اندن یا انیدن'' بڑھایا، تو ترساناندن یا ترسانانیدن ہوگیا، چنانچہ ترساندن اور ترسانیدن کے معنی ڈرانا اور ترساناندن اور ترسانانیدن کے معنی ڈروانا یعنی ترساندن، ترسانیدن کے معنی خود ڈرانا اور ترساندن اور ترسانانیدن کے معنی دوسرے کے ذریعہ ڈروانا۔ **فھمید**.

شرط وجزا: اگر دو جملوں میں ایک جملہ کو دوسرے کا سبب[1] ٹھہرایا ہو، تو جس کو سبب ٹھہرایا ہے اس کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں[2]۔ حروفِ شرط یہ ہیں: گر، اگر، ار، چو، چوں، جو، ہرگاہ (جس وقت) مثلاً: اگر زید خواہد آمد من خواہم آمد۔

ظرف یا مفعول فیہ: ظرف اس کو کہتے ہیں جس[3] میں فعل واقع ہو اور[4] اس کو مفعول فیہ بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان، ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: وہ زمانہ ہے جس[5] میں فعل واقع ہو۔ جیسے[6]: زد زید عمرو را بروزِ جمعہ۔ اس مثال میں روزِ جمعہ ظرفِ زمان ہے۔

ظرفِ مکان: وہ مکان ہے جس[7] میں فعل واقع ہو۔ جیسے[8]: زد زید بکر را در خانہ۔ خانہ ظرفِ مکان ہے۔

سوالات: امثلہ ذیل میں شرط وجزا کی اور ظرف کی تعیین کرو۔ اگر زید خواہد آمد، من خواہم آمد، چوں آمدی، بنشیں، بشب کم خور، ایں جا بنشیں۔

---

[1] سبب: یعنی وجہ ٹھہرایا ہو۔ [2] جیسے: اگر زید آئے گا، تو (اس کے آنے کے سبب یعنی اس کے آنے کی وجہ سے) میں بھی آؤں گا۔ دیکھیے! اس جملہ میں چوں کہ میرے آنے کی شرط زید کا آنا ہے؛ اس لیے زید کا آنا شرط اور میرا آنا جزا ہوگا۔

فائدہ: ذیل میں مذکورہ بالا ہر ایک حرفِ شرط کی مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) گر بمعنی اگر۔ جیسے: گر پائے کسے سگے گزیدہ: سگ را نتواں عوض گزیدن (اگر کسی کے پیر میں کوئی کتا کاٹ لے ☆ تو کتے کو بدلہ میں نہیں کاٹا جاسکتا) فارسی کی پہلی: ص/۴۸۔ (۲) اگر بمعنی اگر۔ جیسے: اگر جادۂ بایدت مستقیم ☆ رہِ پارسایا امید است وبیم (اگر تجھے سیدھا راستہ چاہیے ☆ تو پرہیزگاروں کا راستہ امید اور خوف ہے) بوستاں: ص/۱۳۔ (۳) ار الف مفتوحہ کے ساتھ ہے بمعنی گر، اگر جیسے: بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود ☆ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش (اگر تو فرماں بردار غلام کو نہیں نوازے گا، تو وہ چلا جائے گا ☆ مہربانی کر کہ مہربانی سے غیر بھی غلام بن جاتا ہے) گلستاں: ۳۲۔ (۴) چو بمعنی جب جیسے: چو نرمی کنی خصم گردد دلیر ☆ وگر خشم گیری شوند از تو سیر (جب تو صرف نرمی اختیار کرے گا، تو دشمن نڈر ہو جائے گا ☆ اور اگر غصہ ہی اختیار کرے گا، تو تجھ سے سیر ہو جائے گا) بوستاں: ص/۱۷۔ (۵) چوں بمعنی جب جیسے: چوں بہ پیش پدر آمد، زمینِ خدمت ببوسید (جب وہ باپ کے سامنے آیا، تو اس نے خدمت کی زمین کو بوسہ دیا) گلستاں: ص/۲۵۔

(۶) جو حرف شرط (فیروز اللغات: ص/۴۰۵) جیسے: یکے را کہ معزول کردی زجاہ ☆ جو چندے برآید بہ بخشش گناہ (ایک وہ شخص کہ جس کو تو نے عہدہ سے الگ کر دیا ہو ☆ جب کچھ عرصہ گزر جائے تو اس کا جرم معاف کر دے) بوستاں: ص/۱۶ (۷) ہرگاہ بمعنی جس وقت جیسے: ہرگاہ می آمدم استقبالم می کرد (جس وقت میں آتا تھا وہ میرا استقبال کرتا تھا)۔ [3] جس: وقت یا جس جگہ میں۔ [4] اور اس کو مفعول فیہ بھی کہتے ہیں: یعنی ظرف اور مفعول فیہ دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ [5] جس زمانہ میں۔ [6] جیسے: زد زید عمرو را بروزِ جمعہ (زید نے عمرو کو جمعہ کے دن مارا)۔ دیکھیے! چوں کہ اس مثال میں مارنے کا فعل جمعہ کے دن ہوا ہے؛ اس لیے روز جمعہ ظرفِ زمان اور مفعول فیہ ہے۔ [7] جس: مکان ←

گنتی

اکائیاں[۱]**:** یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش ہفت، ہشت، نہ۔

دھائیاں[۲]**:** دہ، بست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نود، صد۔

﴿بقیہ حاشیہ سابقہ﴾

یعنی جس جگہ میں۔ ۸؎ جیسے: زد زید بکر را در خانہ (زید نے بکر کو گھر میں مارا)۔ دیکھیے! چوں کہ اس مثال میں مارنے کا فعل ایک جگہ یعنی گھر میں ہوا ہے؛ اس لئے خانہ ظرفِ مکان ہے۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ کچھ اسماء ایسے بھی ہیں، جو وقت کو بتلانے کے لیے آتے ہیں اور ان کو اسمائے وقتیہ کہتے ہیں وہ اسماء: (۱) گاہ (۲) گہ (۳) گاہاں (۴) الف نون (۵) ہنگام ہیں۔ جیسے صبح گاہ (صبح کا وقت)، سحر گہ (صبح کا وقت)، شام گاہاں (شام کا وقت)، ہنگام چاشت (چاشت کا وقت) اور لفظ ''بامداد'' و''بامداداں'' تو صبح کے لیے ہی وضع کیے گیے ہیں۔ جیسے: بامداداں بدرگاہِ ملک آوردند (صبح کو بادشاہ کے دربار میں حاضر کردیا) گلستاں: ص/۲۷۔ نیز جس جگہ میں کام واقع ہو، اس جگہ کو بتلانے کے لیے بھی مختلف طریقے استعمال کر لیے جاتے ہیں: (۱) کبھی مصدر یا اسم کے آخر میں لفظ ''گاہ'' لگا کر بناتے ہیں، مصدر کی مثال۔ جیسے: خفتن گاہ (سونے کی جگہ) اور اسم کی مثال۔ جیسے: عیدگاہ (عید کی نماز پڑھنے کی جگہ)، درس گاہ (سبق پڑھنے کی جگہ)۔ (۲) کبھی اسم کے آخر میں لفظ ''کدہ'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: مے کدہ (شراب خانہ)۔ (۳) کبھی لفظ ''دان'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: عطر دان (عطر رکھنے کا بکس)۔ (۴) کبھی لفظ ''خانہ'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: کارخانہ (کام کرنے کی جگہ)۔ (۵) کبھی سرائے زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: حرم سرائے (زنانہ مکان)۔ (۶) کبھی لفظ ''سار'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: کوہ سار (پہاڑی جگہ)۔ (۷) کبھی لفظ ''بار'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: دریابار (دریا کے کنارے کا ملک) فرہنگِ عامرہ: ص/۲۲۰۔ (۸) کبھی لفظ ''زار'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: گلزار (پھولوں کی جگہ)۔ (۹) کبھی لفظ ''ستاں'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: گلستاں (پھولوں کی جگہ، باغ)، بوستاں (خوشبو کی جگہ، باغیچہ، باغ)) ہندوستاں۔ (۱۰) کبھی لاخ زیادہ کردیتے ہیں جیسے: سنگ لاخ (پتھریلی زمین)۔ (۱۱) کبھی لفظ ''آباد'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: سکندر آباد (سکندر کی آباد کردہ جگہ)۔ (۱۲) کبھی اسم سے پہلے لفظ ''جا'' یا ''جائے'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: جانماز یا جائے نماز (نماز کی جگہ)۔ (۱۳) کبھی امر سے پہلے کوئی اسم زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: زرخیز (عمدہ پیداوار)۔

۱؎ **اکائیاں:** یکْ، دو (بواوِ مجہول)، سہ (بکسرۂ مجہولہ)، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نہ (بضمۂ مجہولہ)۔

۲؎ **دہائیاں:** دہ (بکسرۂ مجہولہ) بِست، سی، چہل (بکسرۂ جیم فارسی وبفتحۂ ہا کہ ہر دو مجہول است) پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نُود (بضمۂ مجہولہ) صَد۔ (مزید برآں) ہزار، لک، کرور، ارب، کھرب وغیرہ۔

☆☆☆
☆☆
☆

گیارہ[1] سے انیس تک: یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفتدہ، ہیزدہ، نوزدہ۔ باقی اعداد کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جو عدد بنانا ہو اس میں دیکھو کتنی دہائیاں اور کتنی اکائیاں ہیں، جس[2] قدر اکائیاں ہیں ان کو بعد میں رکھو اور بیچ میں واؤ لے آؤ، عدد مطلوب بن جائے گا۔ مثلاً: چھیالیس کو دریافت کرنا ہے، تو چھیالیس میں چھ اکائیاں ہیں، تو چھ کی فارسی شش ہے اور چار دہائیاں ہیں، چار دہائی کا مجموعہ چالیس ہے اور چالیس کو چہل کہتے ہیں، تو چھیالیس کی فارسی چہل و شش ہوئی[3]۔

---

[1] گیارہ سے انیس تک: یازدہ، دُوازدہ، سیزدہ (بیائے مجہول)، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفتدہ، ہیزدہ (بیائے مجہول) نوزدہ (بواؤ مجہول)۔

[2] جس قدر اکائیاں ہیں ان کو بعد میں رکھو: اور جس قدر دہائیاں ہیں ان کو اول میں رکھو۔ [3] یعنی خلاصہ یہ ہوا کہ فارسی میں بھی اردو ہی کی طرح پہلے بڑا عدد بولا جاتا ہے، پھر اس سے کم، پھر اس سے کم۔ جیسے: پچیس کو بست و پنج، چھ سو پچیس کو شش صد و بست و پنج، بیالیس ہزار چھ سو پچیس کو چہل و دو ہزار و شش صد و بست و پنج کہیں گے، نیز ہزار، لاکھ اور کروڑ لانے کے لیے ان کے درمیان واؤ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے: چار کروڑ چھیاسی لاکھ بیالیس ہزار چھ سو پچیس کو ''چہار کرور ہشتاد و شش لک چہل و دو ہزار شش صد و بست و پنج'' کہیں گے۔

نوٹ: اوپر جو اعداد مذکور ہیں وہ تو مکمل عدد تھے، کچھ اعداد وہ ہیں جو مکمل عدد نہیں ہوتے، ان کو اجزائے عدد کہتے ہیں اور وہ نیم (آدھا)، سہ یک (تہائی: ایک چیز کے تین حصوں میں سے ایک حصہ)، چہار یک (چوتھائی: ایک چیز کے چار حصوں میں سے ایک حصہ)، پنج یک (پانچواں: ایک چیز کے پانچ حصوں میں سے ایک حصہ) وغیرہ ہیں۔ اور ان کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ عدد کے آخر میں ''یک'' لگا دو تو اجزائے عدد (عدد کے حصے) بن جائیں گے۔

فائدہ: عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) عددِ ذاتی (۲) عددِ وصفی۔

عددِ ذاتی: وہ عدد ہے جو صرف چیزوں کی تعداد کو بتائے۔ (اس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

عددِ وصفی: وہ عدد ہے جو چیزوں کے مرتبہ کو بتائے۔ جیسے: یکم (پہلا)، دوم (دوسرا)، سوم (تیسرا)، چہارم (چوتھا)، پنجم (پانچواں) وغیرہ اور اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ عددِ ذاتی کے آخر میں میم اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ بڑھا دو، تو عدد وصفی بن جائے گا اور اس کو عدد صفت بھی کہتے ہیں۔

سوال: آپ نے عدد صفت کا جو قاعدہ بیان کیا ہے وہ قاعدہ یکم، چہارم، پنجم وغیرہ میں تو جاری ہوتا ہے؛ لیکن دوم اور سوم جو بواؤ مجہول پڑھے جاتے ہیں ان میں جاری نہیں ہوتا، ایسا کیوں ؟

جواب: مذکورہ قاعدہ دوم اور سوم میں بھی جاری ہوتا ہے، چنانچہ فرہنگِ عامرہ: ص/۲۲۹، میں دوم کو دُوُم دال اور واؤ دونوں کے ضمہ کے ساتھ اور سوم کو فیروز اللغات: ص/۸۲۷، میں سِوُم سین کے کسرہ اور واؤ کے ضمہ کے ساتھ ہی لکھا ہے؛ لیکن لوگ خلافِ قاعدہ دوم کو بضم الدال وبواؤ مجہول اور سوم کو بضم الدال وبواؤ مجہول ہی پڑھتے ہیں۔

سوال: جس طرح دوم کی دال مضموم ہے اسی طرح سوم کا سین بھی تو مضموم ہونا چاہیے، مکسور کیوں ہے؟

جواب: چونکہ سوم ''سہ'' بکسرۂ مجہولہ اور ''وم'' سے بنا ہوا ہے اس لیے سوم اصلاً سین کے کسرہ کے ساتھ سِوُم ہے۔

﴿عطف ومعطوف علیہ ومعطوف﴾

کسی حکم میں بذریعہ واؤ وغیرہ[1] کے ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ یا ایک جملہ کو دوسرے جملہ کے ساتھ شریک کرنے کوعطف بولتے ہیں اور جس کوشریک کیا ہے اس کومعطوف اور جس کے ساتھ شریک کیا ہے اس کومعطوف علیہ کہتے ہیں۔ جیسے: آمد زید و بکر میں زید[2] معطوف علیہ اور بکر معطوف ہے۔ اور معطوف علیہ ہمیشہ پہلے ہوتا ہے، معطوف پیچھے ہوتا ہے۔

سوالات:۔ ان مثالوں کا ترجمہ کرو اور معطوف علیہ ومعطوف کو متعین کرو۔ پنجاہ وشش روپیہ زیدوعمر وخالدرا بدہ، چہل وپنج کتاب امروز خریدہ ام، زید نشستہ است وعمر استادہ است۔

حروفِ معانی: حروفِ معانی وہ حروف ہیں کہ جو معنٰی دار ہوں[3]، ہر ایک حرف کے معنی اور موقع مع مثال کے لکھا جاتا ہے اور ایسے حروف کی دو قسمیں ہیں: مفردہ[4]، مرکبہ[5]۔

---

[1] وغیرہ: یعنی وہ الف، ہ، پس، سپس، دگر، دیگر، ہم اور نیز ہیں: (الف) جیسے: شباروز (رات اور دن)۔ (ہ) جیسے: آمدہ رفت (آیا اور گیا، آکر گیا)، پروردہ رفت (پالا اور گیا، پال کر گیا)۔ (پس، سپس)۔ جیسے: احمد آمد پس محمود سپس حامد (احمد آیا پھر محمود پھر حامد)۔ (دگر، دیگر، ہم) جیسے: زید رفت دگر عمرو دیگر بکر ہم کریم (زید گیا، دوسرا عمرو، دوسرا بکر، کریم بھی)۔ (نیز) جیسے: امیر آمد نیز فقیر (امیر آیا، فقیر بھی)۔

فائدہ: جاننا چاہیے کہ مذکورہ بالا (ہ) واؤ کے معنی میں ہوتی ہے اور عموماً اس کے ذریعہ فعلِ ماضی کا عطف فعل ماضی پر کیا جاتا ہے۔ جیسے: آمدہ رفت میں آمد اور رفت دونوں فعل ماضی کے صیغے ہیں، (ہ) کے ذریعہ فعلِ ماضی ''آمد'' کا عطف فعل ماضی ''رفت'' پر کردیا گیا۔

[2] زید معطوف علیہ واؤ حرفِ عطف اور بکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

[3] یعنی جو اسم سے مل کر خاص معنی کا فائدہ دیتے ہوں۔ جیسے: خدایا اور بخدا میں الف نے ندا یعنی پکارنے کے اور (ب) نے قسم کے معنی دیے۔

[4] مفردہ: یعنی تنہا ایک حرف۔ جیسے: الف، ب، ت، وغیرہ۔

[5] مرکبہ: یعنی ایک سے زائد حروف کا مجموعہ۔ جیسے: از، در، بر وغیرہ۔

ھدایت: حروف کا نقشہ اس طرح حفظ کرائیں: الف پانچ معنی کے لیے آتا ہے: (۱) برائے ندا یعنی پکارنے کے واسطے اسموں کے آخر میں۔ جیسے: خدایا (اے خدا)، پادشاہا (اے بادشاہ) اسی طرح آخر تک حفظ کرائیں۔ اسی طرح (ب) دس معنوں کے لیے آتا ہے، اول برائے اتصال یعنی ساتھ، اسموں کے شروع میں۔ جیسے: رفت زید باعمر (زید عمر کے ساتھ گیا) اسی طرح آخر تک حفظ کرائیں۔

☆☆☆

نقشۂ[۱] حُروفِ مُفردَہ

معنی	موقع	مثال
الف		
ا۔ برائے ندا	آخر اسماء میں[۲]	خدایا، پادشاہا
۲۔ برائے دعا	مضارع میں[۳]	کناد
۳۔ بمعنی فاعل	آخر امر حاضر[۴]	دانا۔ بینا
۴۔ برائے کثرت یعنی بہت	آخر صفت[۵]	خوشا یعنی بہت خوش
۵۔ زائد[۶] یعنی کچھ معنی نہیں	آخر ماضی مطلق	گفتا بمعنی گفت

۱ **نقشۂ حروفِ مفردہ**: یعنی ان مفرد حروف کا نقشہ جو معنی دار ہوں اور وہ ''الف، ب، ت'' وغیرہ ہیں، ہر ایک حرف کے معانی موقع اور مثال کے ساتھ مذکور ہیں۔ ۲ آخر اسماء میں: یعنی اسموں کے آخر میں اگر الف کا اضافہ کر دیا جائے، تو ندا یعنی پکارنے کے واسطے آتا ہے۔ جیسے: خدایا (اے خدا)، پادشاہا (اے بادشاہ) وغیرہ۔ ۳ مضارع میں: یعنی مضارع کے درمیان میں اگر الف کا اضافہ کر دیا جائے، تو برائے دعا یعنی دعا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے: کناد (کر دیجئے)۔ ۴ آخر امر حاضر: یعنی امر حاضر کے آخر میں اگر الف کا اضافہ کر دیا جائے، تو فاعل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: دانا (جاننے والا)، بینا (دیکھنے والا) وغیرہ۔ ۵ آخرِ صفت: یعنی صفت کے آخر میں اگر الف کا اضافہ کر دیا جائے، تو کثرت یعنی بہت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: خوش سے خوشا یعنی بہت خوش، اسی طرح ''بد'' صفت کے آخر میں الف کا اضافہ کیا تو ''بدا'' یعنی بہت برا، ہوگیا۔ ۶ زائد: یعنی ماضی مطلق کے آخر میں اگر الف کا اضافہ کر دیا جائے، تو وہ زائد ہوتا ہے اس کے اضافہ سے ماضی مطلق کے معنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے: گفتا اور گفت، دونوں کے معنی ایک ہی ہیں بمعنی اس نے کہا، اسی طرح کبھی کسی اسم کے شروع میں بھی الف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: اسکندر بمعنی سکندر اور کبھی مصدر کے شروع میں بھی الف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: افسردن بمعنی فسردن۔

اضافہ: الف کبھی اسم مفعول بنانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: پزیرا (قبول کیا گیا) اور کبھی قسم کے لیے آتا ہے۔ جیسے: حقا (خدا کی قسم)، ربا (رب کی قسم) اور کبھی اتصال یعنی کسی کام کے لگاتار ہونے کو بتلانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: سراسر (تمام، کل، اس سرے سے اس سرے تک) فیروز اللغات: ص/۸۳۸، شباشب (راتوں رات، تمام رات، رات بھر) فیروز اللغات: ص/۸۸۴۔

☆☆☆

معنی	موقع	مثال
	ب	
١۔ برائے اتصال یعنی ساتھ	اول[1] اسماء میں	رفت زید باعمر
٢۔ بمعنی در یعنی بیچ یا میں	؍؍	رفت[2] زید بمسجد
٣۔ بمعنی بر یعنی اوپر	؍؍	جانم[3] بلب رسید
٤۔ بمعنی برائے یعنی واسطے	؍؍	بطوافِ[4] کعبہ رفتم
٥۔ بمعنی را یعنی کو	؍؍	بماداد[5]
٦۔ بمعنی سبب	؍؍	بجرم[6] گرفتار شدی
٧۔ بمعنی قسم	؍؍	بخدا[7]
٨۔ بمعنی ابتداء یعنی شروع کرتا ہوں	؍؍	بنامِ خدا[8]
٩۔ بمعنی طرف	؍؍	بمکہ[9] رفتم
١٠۔ زائد[10]	بر فعل	بگفت، بیا۔ جاننا چاہیے کہ بے کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ اسم اشارہ پر آتی ہے، تو الف اسم اشارہ کا دال سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: بایں سے بدیں، بآں بداں۔

١ اول اسماء: یعنی اسموں کے شروع میں اگر ''ب'' کا اضافہ کردیا جائے، تو وہ مختلف معانی کے لیے آتا ہے، جیسا کہ مثالوں کے ترجمہ سے واضح ہوجائے گا، مثلاً ''ب'' کبھی برائے اتصال یعنی ساتھ آتا ہے۔ جیسے: رفت زید باعمر (زید عمر کے ساتھ گیا) بریں قیاس کنید۔
٢ رفت زید بمسجد (زید مسجد میں گیا)۔ ٣ جانم بلب رسید (میری جان ہونٹ پر پہنچی)۔ ٤ بطواف کعبہ رفتم (میں کعبہ کے طواف کے واسطے گیا)۔
٥ بماداد: اس میں (ب) بمعنی را یعنی کو اور (ما) ضمیر جمع متکلم بمعنی ہم اور (داد) ماضی مطلق کا واحد غائب ہے بمعنی اس نے دیا، تینوں کو ملا کر معنی ہوں گے اس نے ہم کو دیا۔ ٦ بجرم گرفتار شدی (جرم کے سبب گرفتار ہوا تو)۔ ٧ بخدا (خدا کی قسم)۔
٨ بنامِ خدا (خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں)۔ ٩ بمکہ رفتم (میں مکہ کی طرف گیا)۔ ١٠ زائد بر فعل: یعنی کبھی فعل پر (ب) زائد بھی داخل کردیتے ہیں اور جو حرف زائد ہوتا ہے اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے: گفت کے معنی (اس نے کہا) اسی طرح بگفت کے معنی بھی (اس نے کہا)۔ اور یہی حال مضارع گوید سے بگوید اور امر گو سے بگو وغیرہ کا ہے یعنی بائے زائدہ سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

مثال	موقع	معنی
ت		
از[۱] بار گہت مرانم اے شاہ	آخر اسم میں	بمعنی خود یعنی اپنی
چ		
ایں[۲] طعام نہ خوردم چہ بے مزہ بود	شروع جملہ میں	برائے سبب
چہ[۳] گفتی، چہ خوردی	//	برائے سوال یعنی کیا
ک[۴]		
بر درت آمدم کہ لطف کنی	درمیان[۵] دو جملہ	بمعنی تا کہ
نشستہ بودم کہ زید آمد	//	بمعنی ناگاہ
کہ میگوید	شروع جملہ میں[٦]	بمعنی کون
نیستی تو عالم کہ طفلِ مکتب ہستی	درمیان[۷] دو جملہ	بمعنی بلکہ

۱ از بار گہت مَرانم اے شاہ (اپنی بارگاہ سے مجھ کو مت نکال اے بادشاہ)۔ مرانم: مراں، راندن مصدر کے مضارع راند سے صیغہ نہی حاضر اور ''م'' برائے مفعول ہے۔ ۲ ایں طعام نہ خوردم چہ بے مزہ بود (یہ کھانا نہیں کھایا میں نے اس وجہ سے کہ بے مزہ تھا)۔

۳ چہ گفتی (کیا کہا تو نے)، چہ خوردی (کیا کھایا تو نے)۔

اضافہ: (۱) کبھی چہ برائے تصغیر یعنی کسی چیز کے چھوٹے ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: کتابچہ (چھوٹی سی کتاب)، باغچہ (چھوٹا سا باغ)، دیگچہ (چھوٹی سی دیگ)، طاقچہ (چھوٹا سا طاق) وغیرہ۔ (۲) برائے تعظیم یعنی کسی چیز کے بڑا ہونے کو بتلانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: چہ دلاور است (کتنا بہادر ہے)، چہ محبت می کند (کس قدر محبت کرتا ہے)۔ (۳) برائے تحقیر یعنی کسی چیز کے بے حیثیت ہونے کو بتلانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: ایں چہ است (یہ کیا ہے یعنی اسکی کیا حیثیت ہے)۔ (۴) برائے مساوات یعنی دو چیزوں کے درمیان برابری ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے، جبکہ ''چہ'' کو دو مرتبہ ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک (تخت شاہی پر مرنا اور مٹی پر مرنا برابر ہے) گلستاں: ص ۲۳۳۔ (۵) برائے حسرت یعنی افسوس ظاہر کرنے کے لیے۔ جیسے: دریغا اے فلک بامن چہ کردی (اے آسمان تو نے میرے ساتھ کیا کر دیا)۔

۴ ک: چند معانی کے لیے آتا ہے جیسا کہ مذکور ہے، نیز کاف کا زیر ظاہر کرنے کے لیے کاف کے آخر میں ہائے مختفی (جس ہا کی آواز ظاہر نہ ہو) لگاتے ہیں۔ ۵ درمیان دو جملہ: یعنی لفظ ''کہ'' کبھی دو جملوں کے درمیان آکر ''تاکہ'' کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: بر درت آمدم کہ لطف کنی (میں تیرے دروازہ پر آیا، تاکہ تو مہربانی کرے) اور کبھی ناگاہ یعنی اچانک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: نشستہ بودم کہ زید آمد (میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک زید آ گیا)۔

٦ شروع جملہ میں: یعنی لفظ ''کہ'' شروع جملہ میں آکر کون کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: کہ میگوید (کون کہتا ہے)۔ می گوید (فعل حال ہے)۔

۷ درمیان دو جملہ: یعنی لفظ ''کہ'' کبھی دو جملوں کے درمیان آکر ''بلکہ'' کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: نیستی تو عالم کہ طفلِ مکتب ہستی (تو عالم نہیں؛ بلکہ مکتب کا بچہ ہے یعنی طالب علم ہے)۔

مثال	موقع	معنی
عالم بہ کہ ایں جاہل	براسم[۱]	بمعنی از یعنی سے
گرد دخراب کہ علم نیاموخت	//	بمعنی ہر کہ
بنشیں کہ زید نشستہ است	درمیان[۲] دو جملہ	بمعنی کیونکہ

یائے معروف

تھانوی۔ دہلوی	آخر اسماء[۳]	برائے نسبت بمعنی والا

۱ براسم: یعنی لفظ ''کہ'' کبھی اسم پر آکر ''از'' یعنی ''سے'' کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: عالم بہ کہ ایں جاہل (عالم بہتر ہے اس جاہل سے) اور کبھی ہر کہ یعنی اسم موصول کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: گرد دخراب کہ علم نیاموخت (برباد ہو جاتا ہے وہ شخص جس نے علم نہیں سیکھا)۔

۲ درمیان دو جملہ: یعنی لفظ ''کہ'' کبھی دو جملوں کے درمیان آکر ''کیوں کہ'' کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: بنشیں کہ زید نشستہ است (بیٹھ جا؛ کیوں کہ زید بیٹھا ہے)۔

۳ آخر اسماء: یعنی اسموں کے آخر میں یائے معروف زیادہ کرنے سے نسبت یعنی تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے: تھانوی (تھانہ بھون کا رہنے والا)، دہلوی (دہلی کا رہنے والا)۔ دیکھیے! ان مثالوں سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ رہنے والے شخص کا تعلق دہلی سے یا تھانہ بھون سے ہے۔

سوال : آپ نے قاعدہ بتایا کہ کسی اسم کے آخر میں یائے معروف زیادہ کرنے سے نسبت یعنی تعلق کا پتہ چلتا ہے اور مثال دی، (تھانوی اور دہلوی)، حالاں کہ (تھانوی) تو (تھانہی) اور (دہلوی)، (دہلیی) ہونا چاہیے؛ کیوں کہ اصل (تھانہ اور دہلی) ہیں؟

جواب: اسموں کے آخر میں یائے معروف زیادہ کرنے سے نسبت یعنی تعلق کا پتہ تو چلتا ہی ہے؛ البتہ کبھی یائے معروف سے پہلے والے حرف میں بھی مختلف طرح سے رد و بدل ہوتا ہے: (۱) اگر اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو، تو اس کو کبھی تو واؤ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: تھانہ سے تھانوی، کبھی گاف سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: قلعہ سے قلعگی اور کبھی حذف یعنی ہائے مختفی کو دور ہی کر دیتے ہیں۔ جیسے: کوفہ سے کوفی۔ (۲) اور اگر اسم کے آخر میں الف ہو، تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے: بخارا سے بخاری۔ (۳) اور اگر اسم کے آخر میں ''الف مقصورہ'' یا ''ہمزہ'' یا ''ی'' ہو، تو اس کو واؤ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: الف مقصورہ کی مثال: مصطفیٰ سے مصطفوی، ہمزہ کی مثال: بیضاء سے بیضاوی، اور ''ی'' کی مثال: دہلی سے دہلوی۔ (۴) اور کبھی یائے نسبت سے پہلے الف نون زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: نور سے نورانی۔ (۵) اور کبھی کوئی اور حرف (آخری حرف کے علاوہ) بھی حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے: مدینہ سے مدنی۔ (۶) اور کبھی کوئی حرف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: رَی سے رازی، وغیرہ۔

☆☆☆☆
☆☆
☆

معنی	موقع	مثال
بمعنی مصدر[۱]	آخر اسم فاعل سماعی وقیاسی واسم مفعول	بخشندگی، افسردگی، غریب نوازی
لیاقت یعنی لائق	آخر مصدر[۲]	کشتنی یعنی لائق کشتن

یائے مجہول

بمعنی ایک	آخر اسم[۳]	مردے۔ اس کو یائے وحدت بھی کہتے ہیں

۱ بمعنی مصدر: یعنی اسم فاعل سماعی یا اسم فاعل قیاسی یا اسم مفعول کے آخر میں اگر یائے معروف زیادہ کردی جائے، تو یہ مصدر کے معنی میں ہو جاتے ہیں۔ جیسے: بخشندگی، اصل میں بخشندہ (بخشنے والا) اسم فاعل قیاسی تھا، اسی طرح افسردگی، اصل میں افسردہ (ٹھٹھرا ہوا) اسم مفعول قیاسی تھا اور قاعدہ ہے کہ اسم فاعل واسم مفعول قیاسی میں "ہ" کو گاف سے بدل کر پھر یائے معروف کا اضافہ کرتے ہیں، چنانچہ ایسا ہی کیا کہ "ہ" کو گاف سے بدل کر یائے معروف کا اضافہ کر دیا، تو بخشندگی بمعنی بخشا اور افسردگی بمعنی ٹھٹھرنا ہو گیا اور اسم فاعل سماعی کی مثال غریب نوازی ہے کہ یہ اصل میں غریب نواز (غریب کو نوازنے والا) تھا، اس کے آخر میں یائے معروف کا اضافہ کیا، تو غریب نوازی (غریب کو نوازنا) ہو گیا۔

۲ آخر مصدر: یعنی مصدر کے آخر میں یائے معروف زیادہ کرنے سے لیاقت یعنی کسی چیز کے لائق ہونے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے: کشتن مصدر کے آخر میں یائے معروف کا اضافہ کیا، تو کشتنی کے معنی ہو گئے (مار ڈالنے کے لائق)، اسی طرح خوردن سے خوردنی (کھانے کے لائق چیز)۔

۳ آخر اسم: یعنی کبھی یائے مجہول اسم کے آخر میں زیادہ کرنے سے ایک کے معنی ہوتے ہیں۔ جیسے: مردے (ایک مرد) زنے (ایک عورت) وغیرہ۔

اضافہ: (۱) یائے مجہول کبھی تنکیر بمعنی کسی اور کوئی کے معنی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: وزاں کس کہ خیرے بماند رواں ☆ دمادم رسد رحمتش برروان (اور جس شخص کی کوئی نیکی جاری رہتی ہے ☆ اس کی روح پر رحمتیں لگا تار پہنچتی ہیں)۔ بوستاں ص ۳۲، اور کسی کی مثال جیسے: میندار در پای کارکسے ☆ کہ افتد کہ در پایش افتی بسے، (کسی کا کام پاؤں میں مت ڈال ☆ کیوں کہ بسا اوقات ہو سکتا ہے کہ تو اس کے پاؤں میں گر پڑے۔ بوستاں: ص ۳۴۔

(۲) کبھی یائے مجہول توصیفی ہوتی ہے۔ جیسے: قضارا در آمد یکے خشک سال ☆ کہ شد بدر سیمائے مردم ہلال (اتفاقاً ایک ایسا خشک سال آیا ☆ کہ لوگوں کے چودھویں رات کے چاند جیسے چہرے بن گئے) بوستاں: ص ۳۹۔ (۳) کبھی یائے مجہول زائد ہوتی ہے۔ جیسے: گر یکے را تو کامراں بینی: دیگرے را دل از مجاہدہ ریش (ایک شخص کو تو اگر کامیاب دیکھتا ہے ☆ تو دوسرے کا دل محنت ومشقت کی وجہ سے زخمی ہے) گلستاں ص ۶۱۔

☆☆☆

نقشۂ[۱] حروف مرکبہ

مثال	معنی	حرف مع ترجمۂ ہندی
از صبح حاضرم، از دہلی آمدم	برائے ابتدا[۲]	از سے
گرفتم از دراہم	بمعنی بعض[۳]	از
از بہر خدا	زائد[۴]	از
رفتم در مسجد	ظرفیت[۵]	در۔ بیچ یا میں

[۱] **نقشۂ حروفِ مرکبہ**: یعنی ان مرکب حروف کا نقشہ جو معنی دار ہوں اور وہ ''از، در، بر'' وغیرہ ہیں ہر ایک حرف کے معانی موقع اور مثال کے ساتھ مذکور ہیں۔ [۲] برائے ابتدا: یعنی ''از'' ابتدا کو بتلانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: از صبح حاضرم (میں صبح سے حاضر ہوں)، از دہلی آمدم (میں دہلی سے آیا ہوں)۔ [۳] بمعنی بعض: یعنی بعض کبھی بعض (کچھ) کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: گرفتم از دراہم (میں نے کچھ درہم لیے)۔

[۴] زائد: یعنی از ''بہر'' کے شروع میں زائد ہوتا ہے۔ جیسے: از بہر خدا (خدا کے واسطے)۔

اضافہ: (۱) از کبھی بمعنی بر آتا ہے۔ جیسے: فلاں از نفس خود بخیلی می کند (فلاں شخص اپنے نفس پر بخیلی کرتا ہے) ہمچناں در مفتاح القواعد: ص۴۴۔

(۲) از کبھی بمعنی مدد آتا ہے۔ جیسے: از خنجر بکشت (اس نے خنجر کی مدد سے مارا)۔

(۳) از کبھی بمعنی علت یعنی وجہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: گر یکے را تو کامراں بینی ☆ دیگرے را دل از مجاہدہ ریش (ایک شخص کو تو اگر کامیاب دیکھتا ہے ☆ تو دوسرے کا دل محنت و مشقت کی وجہ سے زخمی ہے)۔

فائدہ: از کا الف کبھی ابتدا میں اور کبھی کسی حرف سے ملنے سے گر جاتا ہے۔ جیسے: ندہد مردِ ہوشمند جواب ☆ مگر آنگہ کز وسوال کنند (عقل مند مرد جواب نہیں دیتا ☆ مگر اس وقت جب کہ لوگ اس سے سوال کریں) گلستاں: ص۱۴۱/۳۔ دیکھیے! اس مثال میں از کا الف دوسرے حرف سے ملنے کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اور ابتدا میں الف کے گرنے کی مثال: ز صاحب غرض تا سخن نشنوی (غرض والے سے ہرگز بات نہ سنے تو) ہے۔ دیکھیے! اس مثال میں از کا الف ابتدا میں گر گیا ہے۔ [۵] ظرفیت: یعنی ''در'' کام کے واقع ہونے کی جگہ کو بتلانے کے لیے آتا ہے کہ یہ کام کس جگہ میں ہوا ہے۔ جیسے: رفتم در مسجد (زید مسجد میں گیا)۔ دیکھیے! اس مثال میں ''در'' نے جانے کے کام کو بتا دیا کہ جانے کا عمل مسجد میں ہوا ہے۔

☆☆☆
☆☆
☆

حروف مع ترجمۂ ہندی	معنی	مثال
در	زائد برافعال[1]	درساخت
بر یا اوپر	بمعنی بالا	بربام رفتم[2]
بر	زائد	برانداخت[3]
را	علامت مفعول[4]	زدم زیدرا
را	برائے[5]	خدارا ببخشا
آرے	ہاں	آرے زید آمدہ است[6]
بلے	ہاں	بلے عمر عالم است[7]
تا	برائے انتہا[8]	از صبح تا شام
تا[9]	جب تک	تا جہاں باشد تو باشی
تا[10]	تا کہ	بیا تا خدمت کنم
تا[11]	ہرگز	زصاحب غرض تا سخن نشنوی
چوں[12]	بمعنی اگر	چوں آمدی بنشیں

[1] زائد برافعال: یعنی ''در'' فعلوں پر داخل ہوکر زائد ہوتا ہے، جس سے معنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے: درساخت (اس نے بنایا) اور بغیر در کے ساخت کے بھی یہی معنی ہیں۔

اضافہ: در کبھی کثرت کے معنی کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے: چمن در چمن (باغ ہی باغ، بہت سارے باغ)، کوہ در کوہ (پہاڑ ہی پہاڑ)۔

[2] بربام رفتم (میں کوٹھے پر گیا)۔ [3] برانداخت (اس نے ڈالا، اس نے پھینکا)۔

[4] علامت مفعول: یعنی ''را'' کسی اسم پر داخل ہوکر اس کے مفعول ہونے کو بتلاتی ہے۔ جیسے: زدم زیدرا (میں نے زید کو مارا)۔

[5] برائے: یعنی کبھی ''را'' برائے یعنی واسطے کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: خدارا ببخشا (خدا کے واسطے بخش دیجئے)۔

اضافہ: کبھی ''را'' بمعنی ''از'' (سے) آتی ہے۔ جیسے: اسکندر رومی را پرسیدند (سکندر رومی سے لوگوں نے پوچھا)۔ دیکھیے! را بمعنی از (سے) آئی ہے۔ [6] آرے زید آمدہ است (ہاں زید آیا ہے)۔ [7] بلے عمر عالم است (ہاں عمر عالم ہے)۔ [8] برائے انتہا: یعنی ''تا'' کسی کام کی انتہا اور آخر کو بتلانے کے لیے آتی ہے۔ جیسے: از صبح تا شام (صبح سے شام تک)۔ [9] تا: بمعنی جب تک جیسے: تا جہاں باشد تو باشی (جب تک دنیا رہے گی تو رہے گا)۔ [10] تا: بمعنی تا کہ جیسے بیا تا خدمت کنم (آ، تا کہ خدمت کروں میں)۔ [11] تا: بمعنی ہرگز جیسے: زصاحبِ غرض تا سخن نشنوی (غرض والے سے ہرگز بات نہ سنے تو)۔ [12] چوں آمدی بنشیں (آگر تو آگیا، تو بیٹھ جا)۔

مثال	معنی	حرف مع ترجمۂ ہندی
شب چوں گذشت	سوال[۱]	چوں
زید چوں شیر ہست	بمعنی مانند[۲]	چوں
زید چو شیر ہست	بمعنی مانند	چو
قلم دان	ظرفیت[۳]	دان
مرد ماں، دوستاں	جمع کے لیے	ان[۴]

۱ سوال: یعنی لفظِ "چوں" کبھی سوال کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے: شب چوں گذشت (رات کب گذر گئی)۔ اور سوالیہ حروف کو حروفِ استفہام کہتے ہیں۔
حروفِ استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کا سوال کیا جائے، فارسی کے حروفِ استفہام یہ ہیں: (۱) آیا: جیسے آیا زید آمدہ است (کیا زید آیا ہے)۔ (۲) چہ: جیسے احمد چہ گفت (احمد نے کیا کہا)۔ (۳) چیست: جیسے درنامہ چیست (خط میں کیا ہے)۔ (۴) کہ: جیسے ایں جا کہ آمد (اس جگہ کون آیا)۔ (۵) کیست: جیسے ایں کیست (یہ کون ہے)۔ (۶) کدام: جیسے کدام کس نوشت (کون سے آدمی نے لکھا، کس آدمی نے لکھا۔ (۷) کرا: جیسے احمد کرا زد (احمد نے کس کو مارا)۔ (۸) کے: جیسے ثاقب کے آمد (ثاقب کب آیا)۔ (۹) چرا: جیسے سگ را چرا زد (اس نے کتے کو کیوں مارا)۔ (۱۰) چگونہ: جیسے ایں کار چگونہ کنم (یہ کام کیسے کروں میں)۔ (۱۱) کجا: جیسے سعد کجا رفت (سعد کہاں گیا)۔ (۱۲) چند: جیسے چند درہم بدست داری (کتنے درہم ہاتھ میں رکھتا ہے تو)۔

۲ بمعنی مانند: یعنی "چوں" مانند اور کسی کی طرح ہونے کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: زید چوں شیر ہست (زید شیر کے مانند ہے) یہ تشبیہ بہادری میں ہے۔
تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دینا و مانند کرنا (مفتاح القواعد: ص ۵۳)۔ اور حروف تشبیہ یہ ہیں (۱) ہمچو: جیسے رویش ہمچوں ماہ است (اس کا چہرہ چاند کے مانند ہے)، (۲) ہمچناں (۳) ہمچنیں (۴) چناں (۵) چنیں (۶) مثل (۷) مانند وغیرہ، مثلاً: ہمچناں گفت، ہمچنیں گفت، چناں گفت، چنیں گفت (اس نے ایسا کہا)، زید مثل احمد است، زید مانند احمد است (زید احمد کی طرح ہے)۔

۳ ظرفیت: یعنی لفظ "دان" کسی اسم کے آخر میں زیادہ کرنے سے شئی کی جگہ کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے: قلم دان (قلم رکھنے کی جگہ، بکس)۔

۴ ان: یعنی "الف نون" جمع بنانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: مرد ماں (بہت سے مرد)، دوستاں (بہت سے دوست) ان کے واحد، مردم اور دوست ہیں۔

فائدہ: واحد سے جمع بنانے کے لیے چند قواعد ہیں ان کو ذہن نشیں کر لینے چاہئیں۔

(۱) وہ لفظِ واحد جو انسان کے لیے استعمال ہو، اس سے جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے آخر میں الف نون بڑھا دیا جائے۔ جیسے: مردم سے مردماں، دوست سے دوستاں، زن سے زناں وغیرہ۔ (۲) وہ لفظِ واحد جو غیر انسان کے لیے استعمال ہو، اس سے جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے آخر میں "ہا" بڑھا دیا جائے۔ جیسے: اسپ سے اسپہا، کتاب سے کتابہا وغیرہ، اور اگر لفظ واحد کے آخر میں "ہ" ہو تو صرف "الف" بڑھا کر بھی جمع بنا لیتے ہیں۔ جیسے: جامہ سے جامہا وغیرہ اور کبھی غیر انسان کی جمع "ان" بڑھا کر بھی بنا لیتے ہیں۔ جیسے: مرغ سے مرغاں وغیرہ۔ (۳) اگر لفظِ واحد کے آخر میں "ہ" ہو، تو "ہ" ہٹا کر آخر میں "گان" بڑھا دینے سے جمع بن جائے گی۔ جیسے: بندہ سے بندگاں، خواجہ سے خواجگاں وغیرہ۔ (۴) اگر لفظِ واحد کے آخر میں "الف یا واؤ" ہو، تو اس کے آخر میں "ی" کے ساتھ "الف نون" بڑھا دیا جائے، تو جمع بن جائے گی۔ (لفظِ واحد کے آخر میں "الف" ہو) جیسے: دانا (عقلمند) سے دانایاں اور (لفظِ واحد کے آخر میں "واؤ" ہو) جیسے: گلرو (پھول سے چہرے والا) سے گلرویاں وغیرہ۔

نوٹ: بچوں سے کاپی پر صرف صغیر اور صرف کبیر کی گردانیں تمام مصادر کی لکھوائی جائیں تو بہت مفید ہوں گی، نمونہ کے لیے چند مصادر کی گردانیں لکھی جاتی ہیں۔

صرف صغیر معروف

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	حال	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آمیختن،آمیزیدن	ملنا،ملانا	آمیخت	آمیزد	می آمیزد	بیامیز	آمیزندہ	مردم آمیز	آمیختہ
بافتن	بننا	بافت	بافد	می بافد	بباف	بافندہ	نورباف	بافتہ

صرف کبیر معروف

مصدر	معنی مصدر	بحث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدن	آنا	ماضی مطلق	آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
//	//	مضارع معروف	آید	آیند	آئی	آئید	آیم	آئیم
//	//	حال معروف	می آید	می آیند	می آئی	می آئید	می آیم	می آئیم
//	//	مستقبل	خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
//	//	امر معروف[۱]	بیاید	بیایند	بیا	بیائید	بیایم	بیائیم
//	//	نہی معروف	نیاید	نیایند	میا	میائید	نیایم	نیائیم
//	//	اسم فاعل	آئندہ	آئندگان				
//	//	اسم مفعول	آمدہ	آمدگان				

صرفِ صغیر: وہ گردان جس میں ہر قسم (ماضی،مضارع،حال،امر وغیرہ) کے صیغے آجائیں۔ جیسے: آمیختن،آمیزیدن: ملنا،ملانا۔

آمیخت: ملا وہ ایک مرد یا ملایا اس ایک مرد نے۔ بافتن: بننا بافت: بنا اس ایک مرد نے۔

آمیزد: ملتا ہے، ملے گا یا ملاتا ہے، ملائے گا وہ ایک مرد۔ بافد: بنتا ہے یا بنے گا وہ ایک مرد۔

می آمیزد: ملتا ہے یا ملاتا ہے وہ ایک مرد۔ می بافد: بنتا ہے وہ ایک مرد۔

بیامیز: مل یا ملا تو ایک مرد۔ بباف: بن تو ایک مرد۔

آمیزندہ: ملنے والا یا ملانے والا وہ ایک مرد۔ بافندہ: بننے والا وہ ایک مرد۔

مردم آمیز: لوگوں سے ملنے والا یا ملانے والا وہ ایک مرد۔ نورباف: کپڑا بننے والا وہ ایک مرد۔

آمیختہ: ملا ہوا یا ملایا ہوا وہ ایک مرد۔ بافتہ: بنا ہوا وہ ایک مرد۔

صرفِ کبیر: وہ گردان جس میں ایک ہی قسم (صرف ماضی مطلق یا صرف مضارع وغیرہ) کے تمام صیغے آجائیں، جیسا کہ مذکور ہے۔

ھدایت: جب ایک ایک قسم کی گردانوں میں بچہ چل جائے، تو مذکورہ طریقے سے بھی گردان کرائی جائے، تو ان شاء اللہ بہت مفید ہوگی۔

نوٹ: مذکورہ بالا صرفِ صغیر اور صرفِ کبیر معروف کی تھیں، ذیل میں صرفِ صغیر اور صرفِ کبیر مجہول لکھی جاتی ہے۔

صرف صغیر مجہول

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	حال	امر
آوردہ شدن	لایا جانا	آوردہ شد	آوردہ شود	آوردہ می شود	بیاوردہ شو

صرف کبیر مجہول

مصدر	معنی مصدر	بحث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آوردہ شدن	لایا جانا	ماضی مطلق	آوردہ شد	آوردہ شدند	آوردہ شدی	آوردہ شدید	آوردہ شدم	آوردہ شدیم
//	//	مضارع مجہول	آوردہ شود	آوردہ شوند	آوردہ شوی	آوردہ شوید	آوردہ شوم	آوردہ شویم
//	//	حال مجہول	آوردہ می شود	آوردہ می شوند	آوردہ می شوی	آوردہ می شوید	آوردہ می شوم	آوردہ می شویم
//	//	مستقبل مجہول	آوردہ خواہد شد	آوردہ خواہند شد	آوردہ خواہی شد	آوردہ خواہید شد	آوردہ خواہم شد	آوردہ خواہیم شد
//	//	امر مجہول	بیاوردہ شود	بیاوردہ شوند	بیاوردہ شو	بیاوردہ شوید	بیاوردہ شوم	بیاوردہ شویم
//	//	نہی مجہول	نیاوردہ شود	نیاوردہ شوند	میاوردہ شو	میاوردہ شوید	نیاوردہ شوم	نیاوردہ شویم

اضافہ

فائدہ : جاننا چاہیے کہ سات اسماء ایسے بھی ہیں، جو گذشتہ افعال و اسماء سے مشتق ہوتے ہیں، جن میں سے چند (اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف) کا بیان تو گذر چکا۔ باقی (اسم آلہ، اسم تفضیل، اسم حالیہ اور حاصل مصدر) کا بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

اسم آلہ: وہ اسم ہے، جو کام کرنے کے اوزار کو بتائے۔ کبھی امر سے پہلے کوئی اسم زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے: قلم تراش (قلم کو چھیلنے کا اوزار، کٹر)۔

اسم تفضیل: وہ اسم ہے، جو دوسرے کے مقابلہ میں معنئی وصفی کی زیادتی کو بتائے۔ اکثر اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ "تر یا ترین" زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے: دانندہ تر (زیادہ جاننے والا دوسرے کے مقابلہ میں)، چابک تر (زیادہ چالاک)۔ البتہ لفظ "ترین" میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے: بلند ترین (بہت زیادہ بلند)۔

اسم حالیہ: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے۔ امر کے آخر میں "الف نون" زیادہ کرنے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے۔ جیسے: احمد گریاں آمد (احمد روتا ہوا آیا) اس مثال میں "گریاں" اسم حالیہ ہے۔ اکثر اسم حالیہ انفرادی حالت میں اسم فاعل ہوتا ہے۔

حاصل مصدر:

وہ اسم مشتق ہے کہ جس سے مصدر کا خلاصہ اور اثر سمجھا جائے، اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں مختلف طریقوں سے بنا لیا جاتا ہے، ان میں سے چند قواعد ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''ش'' زیادہ کرکے اس کے ماقبل کسرہ دیدیتے ہیں۔ جیسے: آمیزش (ملاوٹ)۔ آمیزیدن مصدر کے مضارع آمیزد سے امر حاضر کے صیغہ آمیز کے آخر میں ''ش'' کا اضافہ کرکے اس کے آخر کو زیر دیدیا، تو حاصل مصدر (آمیزش) ہوگیا۔

(۲) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: اندیشہ (سوچ، خوف)۔ اندیشیدن مصدر کے مضارع اندیشد سے امر حاضر کے صیغہ ''اندیش'' کے آخر میں ''ہ'' کا اضافہ کیا، تو اندیشہ ہوگیا۔

(۳) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''الف'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: پویا (دوڑ)۔ پوئیدن مصدر کے مضارع پوید سے امر حاضر کے صیغہ ''پوئے'' کے آخر میں ''الف'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (پویا) ہوگیا۔

(۳) کبھی امر حاضر کے آخر ''الف اور ئی'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: دانائی (عقلمندی)، دانستن کے مضارع داند سے امر حاضر کے صیغہ ''دان'' کے آخر میں ''الف اور ئی'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (دانائی) ہوگیا۔

(۴) کبھی امر حاضر کے آخر ''ی'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: آگاہی (خبرداری)۔ آگاہیدن مصدر کے مضارع آگاہد سے امر حاضر کے صیغہ ''آگاہ'' کے آخر میں ''ی'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر آگاہی ہوگیا۔

(۵) کبھی امر حاضر کے شروع میں کوئی اسم زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: تُرک تاز (دوڑ دھوپ) از فرہنگ عامرہ: ص/۱۳۵۔ تازیدن مصدر کے مضارع تازد سے امر کے صیغہ ''تاز'' کے شروع میں ''ترک'' اسم کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (ترک تاز) ہوگیا۔

(۶) کبھی امر حاضر کے صیغہ ہی کو حاصل مصدر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: آرام۔ آرامیدن مصدر کے مضارع آرامد سے امر حاضر کے صیغہ آرام کو ہی حاصل مصدر بنالیا ہے۔

(۷) کبھی امر حاضر اور ماضی کا صیغہ بذریعہ واؤ ملا دیتے ہیں۔ جیسے: بندوبست (انتظام، تیاری) از فیروز اللغات: ص/۲۲۹، ۴۲۹۔ بستن مصدر کے صیغہ ماضی ''بست'' اور مضارع ''بندد'' سے امر حاضر ''بند'' کو بذریعہ واؤ ملایا، تو حاصل مصدر (بندوبست) ہوگیا۔

(۸) کبھی دو امروں کے بیچ میں ''الف'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: کشاکش (کھینچا تانی) از فیروز اللغات: ص/۱۰۷۲۔ کشیدن مصدر کے مضارع کشد سے امر حاضر کے صیغہ ''کش'' کے درمیان ''الف'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (کشاکش) ہوگیا۔

(۹) کبھی ماضی کے آخر لفظ ''ار'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: رفتار (چال) از فیروز اللغات: ص/۵۴۷۔ رفتن مصدر کی ماضی رفت کے آخر میں ''ار'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (رفتار) ہوگیا۔

(۱۰) کبھی دو ماضیوں کو بذریعہ واؤ ملا دیتے ہیں۔ جیسے: خرید وفروخت (لین دین) از فیروز اللغات: ص/۶۲۳۔ خریدن اور فروختن مصادر کی ماضیوں کو بذریعہ واؤ ملایا، تو حاصل مصدر (خرید وفروخت) ہوگیا۔

(۱۱) کبھی اسم مفعول کی ''ہ'' کو'' گاف'' سے بدل کر آخر میں ''ی'' لگا دیتے ہیں۔ جیسے: آزردگی (تکلیف) از فرہنگ عامرہ: ص/۳۱، (رنج، ناراضی، اداسی) از فیروز اللغات: ص/۱۸۔ دیکھیے! آزردن مصدر کے اسم مفعول کی ''ہ'' کو گاف سے بدل کر آخر میں ''ی'' لگادی، تو حاصل مصدر (آزردگی) ہوگیا۔

(۱۲) کبھی دو امروں کو بذریعہ واؤ ملا دیتے ہیں۔ جیسے سوز وساز (جلن)۔ (۱۳) کبھی امر ونہی کو بلاکسی حرف کے ملا دیتے ہیں۔ جیسے: خواہ مخواہ۔

(۱۴) کبھی امر حاضر کے آخر ''اک'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے: پوشاک (لباس) از فرہنگ عامرہ: ۱۲۰، (پہناوا) از فیروا اللغات: ص/۳۲۹۔ پوشیدن مصدر کے مضارع پوشد سے صیغہ امر حاضر ''پوش'' کے آخر میں ''اک'' کا اضافہ کیا، تو حاصل مصدر (پوشاک) ہوگیا۔

(۱۵) کبھی امر و ماضی کو بلا کسی حرف کے ملا دیتے ہیں۔ جیسے: گفتگو (بات چیت) از فرہنگ عامرہ: ص/۳۹۴۔ گفتن مصدر کی ماضی گفت اور گو ید مضارع سے امر حاضر (گو) کو ملایا، تو حاصل مصدر گفتگو ہو گیا۔

(۱۶) کبھی ماضی کا صیغہ ہی حاصل مصدر استعمال کر لیتے ہیں۔ جیسے: شناخت (پہچان) از فرہنگ عامرہ: ص/۲۹۸۔ شناختن مصدر کی ماضی شناخت کو ہی حاصل مصدر استعمال کر لیا۔

(۱۷) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے گریہ (آہ وزاری، رونا پیٹنا) از فرہنگ عامرہ: ص/۱۱۵۵۔ گریستن مصدر کے مضارع گرید سے صیغہ امر حاضر (گری) کے آخر میں ''ہ'' کا اضافہ کیا تو حاصل مصدر (گریہ) ہو گیا۔

تدریس حصہ ہٰذا کے متعلق معلم کے لیے چند ہدایات مفیدہ

۱۔ جس شئی کی تعریف پڑھائی جاوے اول اس کو اردو کے امثلہ سے طالب علم کے ذہن نشین کر دیا جاوے؛ تاکہ اس شئی کی ماہیت سے اس کو پوری آگاہی ہو جاوے، اس کے بعد فارسی کی مثالیں دریافت کی جاویں۔

۲۔ جو قاعدہ پڑھایا جاوے اس کی اس قدر مثالیں پوچھی جاویں کہ جس سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ قاعدہ اس کو خوب ضبط ہو گیا ہے۔

۳۔ جو سوالات وامثلہ مشقی اس میں لکھی گئی ہیں وہ بطور نمونہ کے ہیں ان پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔

۴۔ اس حصہ کے بعد صد پند لقمان اس طور سے پڑھائی جاویں کہ جو صیغہ آوے خود طالب علم سے نکلوایا جاوے اور ہر قاعدہ کو اس پر جاری کرایا جاوے خود نہ بتلانا چاہیے؛ پڑھے ہوئے قواعد سے جواب طلب کرنا چاہیے، صد پند کے بعد حکایات لطیف اسی طرح سے پڑھاویں، اس کے بعد کریما اسی طریق سے، اس کے بعد پندنامہ پھر دیگر کتب فارسیہ مگر جو کتاب پڑھائی جاوے امور بالا کی رعایت رکھنا ضروری سمجھا جاوے۔

۵۔ حتی الوسع ایک طالب علم کو نہ پڑھاوے یا تو جماعت ہو ورنہ کم از کم دو ضرور ہوں اور ان کو یہ ہدایت کرے کہ پڑھے ہوئے قواعد کی آپس میں ایک دوسرے سے مثالیں پوچھیں اور سبق کا تکرار کریں۔

۶۔ معلم کو لازم ہے کہ طلبہ کی طبائع کا لحاظ کر کے سبق کی تقریر کرے اپنی استعداد ولیاقت کے جتلانے کو مقصود نہ سمجھے؛ بلکہ ہمیشہ اس کا خیال کرے کہ طالب علم کے یہ بات ذہن نشین ہو جاوے۔

۱۔ جتنا متن پڑھایا جائے، ساتھ ساتھ اس کے متعلق حاشیہ کو بغور پڑھا جائے، پھر اس کی روشنی میں سبق پڑھایا جائے، جو طلباء کو سمجھانا مناسب سمجھیں، سمجھا دیں اور جو یاد کرانا مناسب سمجھیں، یاد کرا دیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط
وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ☆

تمت